

تحفہ نصائح

تصنیف

علامہ سید رفیع حسینی راجا دارالافتاء

حاشیہ

شیخ الحدیث علامہ محمد رفیع حسینی راجا دارالافتاء

مکتبہ قادریہ لاہور

تختہ نصائح

اُردو خواہشی

تصنیف : غلام سید یوسف حسینی راجا

(م ۶۳۱ / ۲۳۳۱)

والد ماجد خواجہ بندہ نواز گیسو راز قدس سرہ

تخشیہ : محمد عبد الحکیم شریف قادری

مکتبہ دریہ ○ لاہور

(پاکستان)

فہرست ابواب تحفہ نصاب

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۶۲	عقود صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۳	تذکرہ مصنف
۶۵	باب ۱ در بیان ستادوں دام و دادان قرص	۶	در لغت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۶۶	باب ۲ در بیان کلام و سلام و سکوت و غیبت	۷	در مدح شیخ العالمین محمود نصیر الدین قدس سرہ
۶۹	باب ۳ در ختم و حکم و حمد و عجب و عیوب و خیرت	۸	در سبب تصنیف کتاب و تعریف ابوالفتح
۷۱	باب ۴ در بیان اخلاق و بد و عبادت و جزا	۹	باب ۱ در بیان توحید باری تعالی عز و جل
۷۲	باب ۵ در توکل و رضا و خوف و رجا	۱۱	باب ۲ در بیان احکام و ارکان ایمان
۷۴	باب ۶ در بیان صبر و شکر	۱۳	باب ۳ در بیان عقاید و عقوبت گور
۷۵	باب ۷ تور و زہد	۲۱	باب ۴ در بیان علم و فضل آن
۷۷	باب ۸ در بیان تحمل و سخا و ایثار و امساک	۲۳	باب ۵ در قصاص حاجت و دعو و تہم و غسل
۷۸	باب ۹ در بیان توبہ و طہار و طہر و لغت رسالین خلق را	۲۶	باب ۶ در بیان اوقات نماز و عقوبت نماز و الصلوٰۃ
۸۲	باب ۱۰ در بیان حلم و غضب	۲۸	باب ۷ در بیان زکوٰۃ و صدقات بیان زکوٰۃ و زکوٰۃ
۸۳	باب ۱۱ در بیان امر از معروف و نہی از منکر		صدقہ و دعا
۸۵	باب ۱۲ در بیان سماع و دہش و سرود	۳۱	باب ۸ در بیان روزہ اے رمضان
۸۷	باب ۱۳ در بیان لاغ باری و زرد و سحر	۳۳	باب ۹ در بیان حج و عمرہ و جہاد یا کافران
۹۰	باب ۱۴ در بیان رنج کردن و خوردن جانورال	۳۶	باب ۱۰ در بیان تلاوت قرآن و ذکر و دعا و درود
۹۳	باب ۱۵ در بیان ماہی و روزہ و قاصیت سعد و کس	۳۹	باب ۱۱ در بیان مکاسب و قناعت و سوال
۹۸	باب ۱۶ در بیان پیروی و جراتی	۴۱	باب ۱۲ در بیان نکاح کردن و جزا
۱۰۱	باب ۱۷ در بیان رنج و زحمت و عفت و عنت	۴۳	باب ۱۳ در آوردن عروس و مخاز و مجامعت او
۱۰۴	باب ۱۸ در بیان مصائب و فقریت و آنچه بران تعلق دارد	۴۷	باب ۱۴ در آداب طعام خوردن
۱۰۹	باب ۱۹ در بیان احکام شہادت	۴۹	باب ۱۵ در بیان آداب آب خوردن
۱۱۱	باب ۲۰ در بیان اسباب مری و دہش فرائی	۵۰	باب ۱۶ در بیان آداب جامہ پوشیدن
۱۱۴	باب ۲۱ در بیان توکل	۵۲	باب ۱۷ در بیان ذکر کردن و خفقت
۱۱۶	باب ۲۲ در بیان موجبات بہشت	۵۴	باب ۱۸ در بیان بیع و شرا
۱۱۸	باب ۲۳ در بیان موجبات دوزخ و اسباب آن	۵۵	باب ۱۹ در بیان منع محبت سلطان اکبر و اغیا
۱۲۱	باب ۲۴ در بیان دہش اسلام و اسرار متوقا	۵۷	باب ۲۰ در بیان حسن خلق و صحبت و شہرت و حقوق مساکین
۱۲۹	باب ۲۵ در بیان مناجات و ختم کتاب تمت	۵۹	باب ۲۱ در حقوق الدین بر فرزندان و حکومت

تذکرہ مصنف

حضرت علامہ سید یوسف حسینی راجا المشہور راجہ قاتل ابن سید علی قدس سرہما العزیز کا سلسلہ نسب سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے آباؤ اجداد سلطان علاؤ الدین سعود کے دور حکومت (تبرہویں صدی عیسوی کے آخر) میں عرب سے ہندوستان وارد ہوئے اور دہلی میں قیام پذیر ہو کر بلند مناصب پر فائز ہوئے، سید یوسف حسینی راجا ہیں دہلی میں پیدا ہوئے اور اپنے دور کے نامور علماء سے استفادہ کر کے علوم دینیہ میں یکسے روزگار ہوئے ہیں

حضرت علامہ کی حیات مبارکہ کے اکثر بیشتر گوشے پردہ خفا میں ہیں البتہ تذکرہ خواجہ گیسو دراز سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دربار شاہی، قلعہ دہلی سے خصوصی تعلق تھا اور جب ۴۴ھ میں سلطان محمد غلق نے دہلی کی بجائے اورنگ آباد کو دار الخلافہ بنایا تو نقل مکانی کرنے والے عہد میں سید یوسف بھی شامل تھے ہیں دربار شاہی کے تعلق کے باوجود سید یوسف حسینی پر تقویٰ و پیرہن گاری اور روحانیت کا گہرا غلبہ تھا، آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ کی عظیم اہلبیت شخصیت اور حضرت محبوب الہی خواجہ نظام الدین دہلوی کے خلیفہ اہل حضرت شیخ محمود نصیر الدین چرخ دہلوی کے مدد قاص اور کچے عاشق تھے، تحفہ نصاب میں اپنے پیر و مرشد کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے مستقل عنوان قائم کیا ہے۔

در مدح شیخ العالمین قدوة السالکین محمود نصیر الدین قدس سرہ العزیز
اس عنوان کے تحت جو کچھ اپنے شیخ کے بارے میں کہا ہے وہ ان کے کمال اخلاص کا پتہ دہا رہا ہے، انہوں نے واضح طور پر اشارہ کیا ہے کہ پیر و مرشد عالم باعمل ہونا چاہیے، جاہل اور بے عمل نہیں، فرماتے ہیں سے
عالم بعلم، پچو اور مرگز ندیدہ مردے
اندک کرامت پچو اور خیر و کجا دور قمر

سید یوسف حسینی کی عظمت و جلالت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت و طریقت کے آفتاب حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ابوالفتح صدرا الدین سید محمد حسینی (المتوفی ۸۲۵ھ و ۸۲۲ھ) جن کا مرزا پرنوار گجر کہ شریف ہیں مرجع خلافتی ہے آپ کے فرزند ارجمند اور تربیت یافتہ تھے، پیش نظر کتاب

تحد نصائح ان ہی کے لئے لکھی تھی، چنانچہ سبب تصنیف میں فرماتے ہیں :-
 گوید میں یوسف گداور و غنم گنبدار
 از بہر خلف خوش لقا بود الفتح آں نور البصر
 انہوں نے اپنے تخت چکر کے لئے جودعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے حرف بحرف پورا فرمایا
 از کو بخواہم بہر اد علم و عمل، تقوی، و درخ
 سالک بگردان آبخال، چوں او باشد کس دگر

تحد نصائح اپنے نام کی طرح واقعی قیمتی نصیحتیں اور کذاب زندگی کا مجموعہ ہے، پاک و ہند کے دینی
 مدارس کے نصاب میں عرصہ دراز سے شامل ہے اس کے ۴۵- باب ہیں جن میں مصنف نے بڑی عمدگی
 سے وہ مسائل بیان کر دیے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔
 عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ تحد نصائح پر اردو میں حاشیہ لکھا جائے جو مختصر بھی ہو اور کتاب
 کو حل کرنے میں معاون بھی ہو، محکمہ تعلیمی گزشتہ سال اس حاشیہ کو مکمل کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس
 حاشیہ کے دوران زیادہ تر حضرت مولانا محمد علی جوہر رحمہ اللہ تعالیٰ (فدائی کی متعدد کتابوں کے شارح) کی شرح ذہبی
 غیاث اللغات اور تحد کے فارسی حواشی سے استفادہ کیا گیا۔
 خود: کچھ عرصہ پہلے درس نظامی کے نصاب میں فارسی کی چند کتابیں پڑھائی جاتی تھیں جن سے
 طالب علم فارسی زبان کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کی تعلیم حاصل کر لیتا تھا، آج کل ان کتابوں کو غیر ضروری قرار
 دے کر ترک کیا جا رہا ہے، کاش ہمارے علماء اس طرف توجہ فرمائیں کہ اخلاقی جمیل انسانیت کا وہ زیور ہے
 جس کی اس زمانہ میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۴ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

۲۹ جون ۱۹۸۲ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمدے گویم بے عدد مر خالق جن دبشر
 کردہ معلق آسمان ہم اختران شمس و قمر
 نہ عظمیٰ بدادہ عرش را پر در پائش طائرے
 چوں برق سالے چار صد انگہ رسد پایہ دگر
 ہم آفریدہ جتنے کش عرض و طولش آں چنل
 ایں ہفت طبق ارض سما پیشش چو قبتہ بر سر
 دریا و لب ہا جوئے ہا کردہ رواں رنیں
 اشجار پر از میوہ ہار وید نہیں شہد و شکر
 مرده اراضی جلگی زندہ کند از قطرہ ہا
 آں خشک میداں یک نہاں ہم لعل بینی ہم خضر
 ستارگاں چوں شمع ہا کردہ بپا از مہر خود
 روشن مزین شد سما از بہر خلقے را بہر
 چیزیکہ باشد در جہاں آں چیز گوید ذکر حق
 تسبیح گویاں علے نامی بود خواہی مجس

۱۔ حمد تعریف و ثناء یا تو تعلیم کے لیے
 ہے بعدہ دان گنت، فائق پیدا کرنے
 والا حق ناری مخلوق جو مختلف تخلیقات
 اختیار کر سکتی ہے مگر اور نون ہوتی
 ہے، بشر انسان، معلق آدراں، طائر
 ہوا اختران جمع اختر، ستارہ، عرش
 سورج، قمر چاند (ف)، طائرے جن کے
 نزدیک چاند سورج اور ستارے سماں
 کے نیچے غما میں معلق ہیں نہ عظمیٰ پائش
 معصوم، بزرگی اور زندگی کو موصول ہے
 پر در میوہ حاصل غائب شمس مقادیر از پر
 آں، طائر پر نور یا عظمیٰ کے لیے ہے
 یعنی طاقتور زندہ چوں شمس برق بجلی سے
 آفریدہ پیدا کیے جتے، بہشت کوشش میں
 شین عرض کے لیے مضاف الیہ مقدم ہے
 عرض چوڑائی، قول بانی ہفت سات
 طبق درجہ، فعال ارض زمین سما آسمان
 پیش سامنے، آگہ خبر کتبہ و فعال
 ارشاد باری تعالیٰ ہے عن حکمنا انزلنا
 الشہادۃ ان لا اله الا نحن، جنت کی چوڑائی
 آسمان اور زمین کی چوڑائی جیسی ہے،
 اسکی لہائی کا حکم اللہ تعالیٰ کوئی ہے
 بڑی نہیں جوئے، چھوٹی نہیں رواں جاری
 روئے اور بہرہ، اتحاد و جمع، درخت
 روئے آگاہی ہے، شہد و شکر اس سے ہے
 و او تحد و ف سے اس کا خلف، اشجار پر
 ہے شمع مرده خشک، سب مکمل ہوا
 جمع ارض زمین جلگی تمام قطرہ، نصیحت
 (ادارش کے لعل مرخ اختر مرہ شہادۃ)

ستارے گردش کرنے والے شمع باجم شمع جوں کر وہ باقائے ہر سورج، جہاں عزت و زینت والا معنی ستاروں کو آسمان کی زینت اور
 مخلوق کے لیے ماہنامہ بنایا کہ عرب ستاروں کی سمت پر سفر کرتے تھے، شمع تسبیح پاکیزگی کا بیان تمام جہاں نامی ہر شے والا ہر شے
 ارشاد باری ہے و ان رب شیء الا یستعیم و یخضع لہ ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

در سبب تصنیف کتاب و تعریف ابو الفتح گوید

گویم یوسف گدا در وعظ سخن چنبد را
از بہر خلف خوش لقا ابو الفتح آں نور البصر
آں رکن دین کز علم خود معمور دارد در کنہا
یارب بگرداں آں چناناں پذیر از من ایں قدر
از تو بخوابم بہر اد علم و عمل تقویٰ و دور
ساک بگرداں آں چنان چوں او نباشد کس در
از صد قل خواہم ز تو یارب بگرداں پیش من
سبقتے بگوید بشنوم بنیم جہانے پیش در
پندے بگویم بعد ازیں بشنوبہر بلے زمن
در لیت آں خبر بلے بہادر گوش کن جان پدر
تحفہ نصائح نام ایں کردم از حق دارم رجا
کاندر نظر پا کان شود مقبول چون شیر و شکر
رنجے کشیدم مدتے ہم درد ما چون درد زہ
تامن بزدام ایں چنین تحفہ متور نامور

ہے اور آئینہ مصنف کے مراد ہے حضرت
نور اللعین سید نور اللعین مراد کی نسبت
لکن العین لقب ہے جوست سلطان و حکیم
نورانی و مصنف کتاب صفت بیہ و ہول
خلف عموم ایچا بیلا ایچا جانشین نام
ساکن جو تو اس کا معنی یارب جانشین ہوگا۔
خوش لقا خوش اخلاق جسے دیکھ کر خوشی
ہو اور البصر آنکھ کی روشنی سے رکن دین
بیٹے کا نام ہو سکتا ہے لغوی معنی راہ پر
دین کا ستون تصور آباد رکھنا مع رکن
ستون دین کے ستون اہل سنت و جماعت
کے عقائد نماز روزہ حج اور کواۃ بگوں
بنا دے پیچیدہ قبل از معنی اسے اللہ
اسے اپنے علم سے ارکان دین کا رکھنے
تاریخ دے گئے تقویٰ اللہ تعالیٰ کے
ماسوا کو پیرو دنیا و دنیا مشرقی موعظت
کو ترک کرنا ساک راہ طریقت پر چلنے
والا یعنی اسے شریعت و طریقت کا جہان
بنا دے دعا کے بعد چلے تو صحبت پند
نصیحت یا عظمت کے لیے بھی نصیحت
بشنو صغیر و صغیر مفضل امیر المؤمنین
نسنا باب قسم اور دوازہ ذکر مونی ہے بہا
درش قیمت جس کی قیمت ادا کی جاسکے۔
تھے فصل جمع نصیحت و بعد دی کی بات
رعا امیر، تو قلعہ رنجے اور مدتے میں وہ
مخلت کے لیے بھی بڑا رنج و طویل مدت
در ذکر وہ درد و زحمت کو بچھنے کے وقت
ہوتی ہے متور اور دش، نامحمد مشور۔

لے عاشق ہوئے و تخریج لے یہ حق ہو یا و ایک کجا تہ شریعت ہے۔ تو قلعہ اللہ تعالیٰ کی تہ تیجان۔ یاری پیدا کرے و اللہ تعالیٰ بلند عزت و امر اس کا
نام پاک غالب ہے کہ گردہ پہ چلے بائیک پورا حق ہو گا جو جانے کہ احکام شرعی اس پر لازم ہو جس اس کی کم از کم حدت لکلی اور لکے کے
قلی خیر کے مطابق بارہ سال سے ختمہ جو لڑکی کے بلوغ کی حدت بیان فرماتے ہیں تو وہ شہوت کے لحاظ سے ہے (شرع) کو دیکھ کر خیر حق
لازم شریعتی حق اس میں تہذیب و راسل حق شای تھا اللہ تعالیٰ کا پہچانہ و تہذیب و راسل غائب فعل مضارع اردو اسحق جاننا اس کا اصل
ضمیر ہے جو کوئی کہ ظہر رہے خدا پہلا مفعول اور بلے شک کے، نظیر مفعول معنی وہ بچہ بچہ کسی شک کے اللہ تعالیٰ کو ایک جانے انشا پر لائق
ہیں کہ بچوں کے بلے بلے بدل میں عینا صراحت
فصل امر و از اسحق جان حضرت ذات بر
مشابہ از اسحق مفعول از ازل و جان گیا ماند
دل، پند باب، یہ صریح کہ یکدل و یکدل
کا ترجمہ ہے خدا کا کھانا آت پانی زک عورت
بیوی، محتاج تہذیب و خلعت ہے بیوی، بہتو بھون
بہ لفظی، ارادہ، پشت پانی مشورت، مشورہ
نصیر و دفعہ ثانی اگر مسمی اللہ تعالیٰ علیہ کہ نہ کرنا
ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے
میں مشورہ طلب فرمایا، (مسند امام احمد) یہ غلط
ہے جو کہ مسمی اللہ تعالیٰ علیہ و کہ اگر اللہ تعالیٰ
کسی کے مشورے کا محتاج نہیں ہے بلکہ جو بچہ
وہ وہ بچہ مکن جو میں ہیں، اللہ تعالیٰ واجب
مرتب دی اجزا کو کہ کرب اجزا کا محتاج ہوتا
ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے کہ وہ جو بچہ
جوئی ملکہ تقسیم کا قابل ہو، عرض وہ جو بچہ
میں جو بیسے بیسے، سیدی، ختای صاحب شہا،
یہ صاحب صفت ہے اور اللہ تعالیٰ مقتدا نہیں،
اسکی وجہ دوسرے صراحت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے لیے بھی مصلحت نام استعمال کے جاسکتے ہیں
جو شریعت میں وارد ہیں اور امامان مقلدہ میں سے
کوئی بھی علی شریعت میں وارد نہیں ہے اس لیے
اللہ تعالیٰ کے لیے بھی، شفیق، خاضع اور عظیم
کا استعمال جائز نہیں،

یارب بفضل لطف خود گرداں چنین ایں تحفہ را
جملہ جہان عاشق شود خواند ہر شام و صبح

باب اقل در بیان توحید باری تعالیٰ عز اسمہ گوید

گرد خود باغ کو کے فرض ست شناسی حق برو
داند خدا بیشک کے جز او نشاید کس در
نیچوں پداں حضرت خدا مثلے ندارد، شبہ ہم
ہرگز نزادہ کس از د، نے مادر اورا نے پدر
اور اطعام و آب و زن ہرگز نباشد حاجتے
خوابے نہ اورا غفلتے نے سہو یا بر فے گذر
پیشی نخواہد از کسے نے مشورت با کس کند
جملہ جہان محتاج او از کس نخواہد او نصر
جو ہر مرکب جسم ہم عرض و تنہا ہی ہم گو
نامش نخوان جز آنکہ آن صاحب شرع کردہ خبر

لے کل مجموعہ اجزاء اور اللہ تعالیٰ لیسٹ ہے اس کی برہنیں بعض حروف و کلمات کی بڑی قدرت و مقررہ صورت سے مکان
 و مکان کے نزدیک وہ امتداد و توسیع یا موجود و غائبی یا چرائی اور کوئی اس کے برابر ہو، فلاں کے نزدیک حروف کی اندرونی سطح
 جو حروف کی برہنیں سے متصل ہو، چونکہ قرآن یک میں ہے "الصلوات علی العرش استوی" اس لیے مستقل طور پر عرض کیے
 جگہ ہونے کی کوئی برہنہ پیش آگے جس سے اسے راست و باطنی درجے کے درجہ پر بھی جوہر ہوں میں سے کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتے
 تھے زندہ صاحب حیات شہداء والا بیتا دیکھنے والا خواست اراہہ قدرہ و غنی غلت انہما غیر بطلانی، شہر بڑی (رف) اللہ تعالیٰ کی صفت
 صفتیں صفتی محض میں حیثیت، ارادہ، قدرت، علم، کلام، سخن، بعثت، تازیہ کے نزدیک ان صفتوں کو ہے کہ عالم جہاں مختار
 صاحب اختیار وہ مجبور نہیں ہے ایجاد و بیدار کرنا

لے کل بگوئی بعض ہم رنگے نگوئی نے مزہ
 بوئے نگوئی شکل ہم نے قد و قامت نے صُور
 اور نگوئی در مکان نے عرش گوئی جلے او
 نے پیش و پس نے راست و چپے زیر گوئی نے زبر
 زندہ بدال حضرت علیہ الشواست او بینا است ہم
 اشیا شدہ از خواست اہم نور و ظلمت خیر و شر
 موجود کردہ عالمے مختار در ایجاد ہم
 عاجز بنودہ بیچگہ وقتے نہ گشتہ منقسط ہم
 حادث بدال جملہ جہاں جز حق مدال کس لا قدم
 جملہ صفاتش بچنین بیشک بدال جان پدہ
 گویا بدال حضرت خدا اندر ازل بریک سخن
 اہم بدان ناہی بدان صیغہ یکے جملہ خبر
 حرفے ندارد صوت ہم اعراب در دے نے ہجا
 دانی کلامش بیشکے از جنس خاطر ہم فکر

مقرر و مقررہ صورت و وجود و جہلہ موجود
 ہو قدم لے بے امتداد و بونا (رف) اللہ تعالیٰ اور اس کی
 صفتیں صفتی محض میں باقی صفت حادث تھے گویا
 صاحب کلام ازل وہ وقت جس کی ابتدا نہیں
 اس کے مقابل آئندہ ہے جس کی انتہا نہیں
 بریک سخن ایک کلام پر بھی مخلوقات کی بیداری
 سے پہلے ایک صفت، کلام نفسی سے موصوف
 تھا آخر حکم کرنے والا ناسخ کرنے والا
 صفتہ مراد صفت جملہ شریعتی کلام کی تمام نہیں
 خبر کی طرف آج بھی بلند کلام ایک صفت
 ہی ہوگی ذکر متعدد، بعد میں جب اس کا تعلق
 نامور ہے ہوگا اسے امر کہیں گے جسی عند
 سے ہوگا توہنی، شہ حرف خصوص آواز و جہاں
 کے مختلف مخارج پر اعتماد کی وجہ سے میر
 جو صوت آواز و مطلق، اعراب حرکات و سکنات
 ہجا حروف کو ایک دوسرے سے الگ الگ
 پڑھنا، قاطعاً خیال فکر سوچ (رف) کلام نفسی
 قدیم الفاظ کے قبیلے سے نہیں بلکہ انہیں
 مطالب سے بلا تشبیہ جیسے بات کہنے
 سے پہلے آدمی سوچتا ہے۔

لے دیدہ شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت
 بیند جملہ مومنال ہر یک بدیدہ چشم سر
 بکند فرامش ہر یکے نعمت جنان ز رحمت جہاں
 مدہوش جملہ مومنان از یک تجلے در نظر
 رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل
 کیفے ندارد ایں سخن نے در کد نے مثل دگر
 دیدن خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع
 محکی است از جملہ سلف صدک دین و اراد اثر

دیکھ دیدہ شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت
 بیند جملہ مومنال ہر یک بدیدہ چشم سر
 بکند فرامش ہر یکے نعمت جنان ز رحمت جہاں
 مدہوش جملہ مومنان از یک تجلے در نظر
 رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل
 کیفے ندارد ایں سخن نے در کد نے مثل دگر
 دیدن خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع
 محکی است از جملہ سلف صدک دین و اراد اثر

بَاب دوم در احکام و ارکان ایمان گوید
 گرا نبیاء ہم نامدے نے شرع بودے در جہاں
 واجب شدے بر مردمان ایمان بخالق مقتدر
 تصدیق دل ایمان بدال ایں رکن صلی بیشکے
 اقرار شد اندر زباں از ہر احکام اسے پسر

لے دیدہ شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت
 بیند جملہ مومنال ہر یک بدیدہ چشم سر
 بکند فرامش ہر یکے نعمت جنان ز رحمت جہاں
 مدہوش جملہ مومنان از یک تجلے در نظر
 رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل
 کیفے ندارد ایں سخن نے در کد نے مثل دگر
 دیدن خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع
 محکی است از جملہ سلف صدک دین و اراد اثر

لے تازی دراصل ناگوار لائے تو،
یعنی اگر کوئی شخص دل سے تباہ نہ ہو
سے افراتفری کرتا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک
مومن ہے مگر جس کی تباہی اور ہلاکت
ساتھ ساتھ انسانوں والا مصلحت طرح کر کے
جس تک اسرار نہیں کرنا لے مرقے
کچھ لوگ عقل بہار یعنی آبادی سے دور
نشوونہ ہیں مگر دور یعنی اگر چاہیں
کسی نے نہیں بتایا لیکن عقلی طور پر ذات
صفات کو بیان کرتے تھے مگر دنیا کی بعض
اگر کوئی شخص علم سے محروم کر ایمان سے آنا
ہے لیکن اسے دلائل کی خبر نہیں ہے تو
اگرچہ وہ عقیدہ ہے اس کا ایمان معتبر ہے
عامی عوام الناس میں سے ایک بعض
نہجوں میں عامی ہے کہ جو کچھ ایمان ہے
قبلی کا ہے اس لئے کہ یہ لوگ کسب
کوئی مومن ایمان سے خارج نہیں ہو سکتے
عہ حوالہ جیسے طاعت یا عبادت کے لئے
بڑی بڑی عہدہ اطراف والوں کے چھینٹوں کا تھا
میں، یعنی کافر جب تک دل سے تصدیق کرے
تو بی بیکیاں کرے مگر عہدہ نہیں آتا
عہدہ خلعت تردد و تباہی یعنی اگرچہ یہ عرف
مستور جمع کافر عرف اگر کوئی بوجھے کہ کفر
مومن ہو تو ہر سے دوق سے کہنا چاہئے کہ
ہاں میں مومن ہوں، شک شبہ کا مطلب یہ
ہو گا کہ ایمان نہیں ہے عہدہ بدعت چندان
کچھ وقت قدر گناہ کے برابر (اہل تو
ہو تو دل سے نفس کفر اور اپنے عہدہ کہ مومن
تعالیٰ علیہ السلام کی شفاعت کی صورت مسلمان کے
گناہ معاف فرمادے گا اور اگر خدا خواست نہیں
گیا بھی تو گناہ کے مطابق سزا یا کرباہر کلمہ کا
عہدہ معاف ہے مگر باطل (د) شامت نفس سے
اگر گناہ مرنے والے ہو جائے تو توبہ واستغفار کے علاوہ
فورا کوئی نیک کام کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔

تصدیق گرداری بدل اقرار ناری بر زبان
باشی تو مومن نزدیک کافر بنزدیک بشر
گر مردے اندر جہل نشوونہ علمے از کے
آنجا بمیر دآں چناں یا بد عذابے در سقر
ایماں بیار دچوں کے علمے نخواہ معرفت
عامی بوداں مومنے ایمان مقصد معتبر
ہرگز نیاید مومنے بیرون زایماں بچگ
گرچہ گناہاں می کند از صد کبائر بیشتر
چوں کافرے کو میکند صد چند طاعتے
از کفر ناید او بروں گرچہ کند عدد المطر
شکے نیاری شبہ ہم ایمان خود جانان من
بر حق بگوین مومنم در نہ تو باشی از کفر
دورخ نمائد مومنے جاوید لیکن چند گاہ
قد رگنہ رنجے کشد آید بروں پس ناں قدر
چوں تو کنی عصیاں بے نیکی بکن ہم متصل
عفتوت کند حضرت خدا جملہ گناہ گرد دہر

باب سوم در بیان عقاید و عقوبت گوید

دگر پرسش حق بدآں بر کو دکان ہم بالناس
منکر نکیرے پرسدش ازوے جو غائب شد بشر
مومن کہ باشد پارسا بد جوابے زودشال
گویند او را شائب تو بچوں عرقے شاد در
عصاة بعضے مومنوں گویند جواب از فضل لب
کفار را بستہ زبان دائم عذاب بیشتر
عرفہ بابے گر شود شیرے خورد دیا سوخت
اورا سوالے ان یقین در گورنے ایں مختصر
دگر و غنطہ دال بحق ابرار را آساں شود
اشرار را باشد چناں چوں در جواراں نیشکر
اطفال جملہ مشرکاں اندر سوال از بہشت
کردہ توقف بیشکے آں شمع امت نامول
دگر عاصی مومنے بیند عقابے چند گاہ
کفار را در گور دال دائم عذابے بیشتر

لے عقاید و مسائل جنہیں ماننا چاہیے۔
عقوبت سرانہ گور کو دکان جمع کو دکان
منکر نکیر معلوم، ناقص، خوفناک شکل و
صورت دالے و فرشتے بشر انسان (د)
میت سے بچنے میں تراب کون ہے؟ تیرا
دین کیا ہے؟ اور تو اس ذات کریم کے بارے
میں کیا کہتا ہے؟ مومن اللہ تعالیٰ کے فضل
سے صحیح جواب دے گا کافروں نے تو جواب
دے نہیں گئے اور سزا پائیں گے بچوں سے
یہ سوال ہو گا کہ اپنے والدین کو مومن چھو
کر آئے ہو یا کافر؟ لے ابرار بہر گاہ زندہ
جلدی شال انہیں عذاب میں نہ داخل
فعل امر، محقق، سوچا، عروس و بوس
شاد و خوش مسرت لے عصاة جمع عامی
تا فیان، گنہگار فعل جہانی، بستہ بندہ
دائم بیشتر بہشت زیادہ عہدہ غرقہ
ذبحا سوختہ جلا ہوا سوختہ بندہ (د) میت
کے اصلی جزا جہاں ہیں گے وہیں سوال
ہو گا صرف تیرے ہی نہیں ہو گا کہ غنطہ
ننگی، دانا، ابرار جمع ہو گا نیک، اشرار جمع
شریر، پرکار، جواراں بیلنا نیشکر لگا۔
عہ اطفال جمع طفل، بچہ وقت ظہر نا کوئی
حکمران مگر نا شمع چرخ، نمود مشہور (د)
حضرت امام اعظم رحمی اللہ عنہ نے مشرکوں کے
بچوں سے سوال ادران کے منت میں جانے
کے بارے میں توقف کیا ہے، بعض حوزت
نے کہا وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے،
بعض نے کہا وہ اعراف میں ہوں گے۔
شہ عامی گنہگار عقاب عذاب چند گاہ
کچھ وقت جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

سے کہیں دراصل کراں (نہ خود رفت) ان دی حضرت کو عرشہ پر نشو و نما دے جس کے معنی ہونے کی نشاندہی اگر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، قافیہ میں، عاقبت کے لیے حضرت عمر کا ذکر افرام کیا اور درجہ سے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں جگہ جگہ خلفاء راشدین (۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (۶) حضرت سعید بن زید (۷) حضرت طلحہ بن عبید اللہ (۸) حضرت ابوبعیدہ (۹) حضرت زبیر بن عوام (۱۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شائق ہر

تحقیق داں کیں وہ نفر از اہل جنت بیشکے
بوکر و عثمان ہم علی دانی چہارم شہ عسر
سعد و سعید طلحہ دان ہم بو بعیدہ، مشتی
دانی زبیر اوشد نہم ہم عبد رحمان نامور
میشاق را برحق بدان دادم ذراری جملگی
منکر مشق تو زیں سخن رستہ شوی رود حشر
تو نادر و جنت عرش را کسی وہم لوح و قلم
موجودہ دان مخلوق ہم فانی مدان ہم منکر
در لوح مرقوم آنچہ شد زان خشک و فارغ شد قلم
جزا و نباشد بیچ گاہ ہرگز نہ گردد خام تر
بر باد شاہاں بیچ گاہ ہرگز نہ میایستے کش
بکنند ظلمے گر چہ شان صد جو زینی یا جبر
عزفے بکن یا باغبان زیر علم سلطان خود
باغی چو بیتی شد کسے اور انجش نعل تر

پہاں در ذری جمع قدرت، اولاد اس عبارت میں قلب ہے در ذری مصاف ہے آدم کی اولاد اولاد آدم رستہ پہلا حرف مشروح صیغہ و امر اسم مفعول از رستہ، چھوٹا، نجات یا نجات اللہ تعالیٰ نے حقہ آدم علیہ السلام کی نسبت تمام اولاد کو نکالا اور ان سے محمد علیہ السلام "اکنست" ہو چکا ہے، سب کے کما جی، ہاں تو ہمارا رب ہے فقیر انیس سجدہ کا حکم یا بعض نے دو سجدہ سے کہ بعض نے ایک ایک بعض نے باطل سجدہ کیا، یہ شائق دانی نہیں کہ کہہ کر صلوات اللہ علیہ کے درمیان میں لیا گیا کہ منکر مکرر مکرر (نہ) مصنف نے چھوڑ دیا کا ذکر کیا ہے جن کو نہیں اسی طرح ارواح بھی باقی رہیں گی مرقوم لکھا ہوا عام قلم (نہ) حدیث شریف میں ہے جنت اللہ کی جگہ کا قلم ہے جو کچھ کہنے والا ہے قلم اسے لوح محفوظ میں لکھ کر رکھتا ہو جی سے ہرگز نہ بناوت و درجہ تنوار جو قلم تحریر یافتہ (نہ) مسلمان بادشاہ کے خلاف بغاوت جانتا نہیں قند دہی ہر نہ میں جامع صغیر کے قوال سے ہے اگر بارہ ہزار افراد بادشاہ کی مخالفت میں متفق ہوں تو اس کے خلاف خروج کیا جاسکتا ہے در نہ نہیں (مخرج) جگہ عرق سے، جب باد باغیاں جمع باغی، مسلم بادشاہ کی اطاعت سے انحراف کرنے والا، علم جہتہ استحقاق قلم کو عین تربیت جلد۔

لے رخصت اجازت افکار روزہ در کھنا صوم روزہ قسم چار رکعت فانی نماز کی دو رکعت ادا کرنا (نہ) یہ مسائل اگرچہ فقہ سے متعلق ہیں لیکن جو ممکن کا ماننا لازم ہے اس لیے اعتقادات میں بیان کئے گئے، احادیث کے نزدیک سب سے عظیم عصر اور عشاء دو رکعت کی فرض ہیں اگر کسی نے چار رکعتیں ادا کیں تو آفری دو رکعت نفل ہوں گے حدیث شریف میں ہے صوم احکامات میں فاجہ لہذا فاسق کہنے کے معنی نماز (محمد یا رسول اللہ) ادا کی تو ادا ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ البتہ ایسے شخص کو امام بنانا نہ ہے۔

رخصت بدال اندر سفر افطار افضل صوم دان
جائز گویم در سفر اندر نماز الا قصر
باید گذاری جمعہ را پس ہر کہ باشد نیک و بد
محکم بکن بر روزہ با شتی بخسانہ یا سفر
میدان شفاعت برحق است ابراہم اثر را
خواہند از حضرت خدا آندہ بیرون از سفر
از بہر مردہ زندگان بد بند صدقہ یا دعا
گرد عذاب بے دور شاں یا بند راحت بیشتر
مشکل چو کارے مر ترا آید کہے مے خواں دعا
مغیر عبادت دان دعا و اندر دعا جانال اثر
دانی قیامت را نشان دجال دیگر ادب ہم
عیسیٰ فرو آید کشد دجال را از پشت خر
یا جوج با جوج ہم پیدا شود اندر جہاں
سر ہائے بعضے آسمان باشند بعضے یک شہر

نکلیں گے اور جو چیز مانتے آئے گی کا جائز ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک ہوں گے۔

جو شخص طہارت کا طہر کرے وہ بھی پاک ہو جائے گا تو ایک دن رات وضو کرے تو اس کے بعد اور سارا جو تو جس دن رات صوم کر سکتا ہے سکھ ابراہم اثر را، نیکوں کی شفاعت میں مکاروں کے لیے مقرر درجہ ایک اہل سنت کے نزدیک ہوا ت کے لیے حد درجہ حدیث شریف میں ہے کہ "مَنْ يَصُومْ يَكُنْ مِنَ السَّائِدِينَ" یعنی جو شخص صوم کرے گا وہ سائیدینوں میں سے ہوگا۔ ابراہیم اثر را، ہر شخص کے لیے سموات میلاد شریف، گیارہویں شریف، ہر تہا اور ساواں ایصال ثواب کی ہے جس میں شہ متبرع، حاکمان اسے عزت و شرف دیتے ہیں اور عقیقہ، شجاعت لکھتے ہیں و جلال و جلال و جلال، جو کمال، دجال قیامت کے قریب فرما دے گا ایک آنکھ سے کہانہ اور دوسری آنکھ سے کہانہ، اس کے حقیر و خوار کا ظہر ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کثیف واکر کے قتل کریں گے، بودودی صاحب کے خیال میں دجال کی حقیقت انسان سے زیادہ نہیں ہے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں یہ دونوں خیال احادیث کی دوسرے باطل ہیں، واجب الاذن عجیب الحقیقت جانور جس کے احسن خلقت جانوروں میں ہے جو کچھ بھی علما نے قیامت میں سے ہے جگہ یا جوج بہت ہی عجیب قدر کی مخلوق ہے کہ بعضی باشند بہر میں، جوج طویل القامت سب سے بڑی مخلوق، دجال یا جوج کی لوح کی اولاد میں سے ہیں اور سہر سکنہ کی کئی جگہ بند ہیں، قریب قیامت

لے شمس سورج طلوع نکلتا، نواسخ اختلاف مفتوح کھلا ہوا (ف) علامات قیامت میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے، اس وقت سب کا فرمان لے آئیں گے گران کا ایمان قبول نہ ہو گا کہ زماناں جمع زن عورت، بعض نوجوانوں میں کثرت زنا ہے یعنی بیکاری اس کے کھڑا (ف) حدیث شریف میں ہے علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھائی جائے گا، جہالت عام ہوگی، زنا کی کثرت ہوگی، شراب پی جائے گی، مرد بچے جائیں گے (لڑائیوں میں مارے جائیں گے) اور عورتیں باقی رہ جائیں گی بیان ملک

از سومی مغرب شمس اباشد طلوعی بے نزاع
بستہ شود در توبہ را کان بود مفتوح بریشتر
کثرت زنا اندر جہان دانی قیامت ا نشان
بر اسپ چوں بینی زنان آید قیامت نہ وتر
دیگر نشانی علم ہا خوانند خلقے بے عمل
ساجد رہی اند کے مسجد بی بی بیشتر
مشغول بینی در بنا خلقے شدہ از جان دل
مرگے بخوابی آل زمان مردن ہیں بہتر شمر
محمود احمد تاج دین مزدور بینی ہر طرف
شادی قبول ازیر کا مقطع شدہ ہم مشتہر
اہل بوائے روستا چوپاں، شان ہم جفت لان
کفش نہ گا ہے پائے شان پگے بودے شان لبر
دانی قیامت بیشکے ایساں چوبینی شہر ہا
مشغول گشتہ در بنا ہر یک بقصرے مفتوح

پچاس جوڑوں کا سر پرست ایک مرد ہوگا، عورتوں کا بغیر کسی عذر اور ضرورت کے کھڑوں پر توار ہونا بھی قیامت کی نشانی ہے کہ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ بہت سے علم حاصل کریں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے دنیا پر اس زمانے میں بدو با عام ہے، کچھ مشغول مصروف بنا (تعمیر (ف) دنیاوی نقصان یا فوری دنیا پر موت کی آرزو منور سے لیکن اگر دنیاوی نقصان یا فوری سے غافل رہیں نظر آرزو کی جیسے تو عمر نہیں بچے فقہ فضل (یعنی شریف اور خاندانی لوگ، اچھے اچھے ناموں والے مزدوروں کے اور کھلیا قسم کے لوگ معزز اور غمزدہ بن گئے، لے بودادی جمع باورہ بیکل اہل بوائی جنگی دوستا دیہاتی چوپاں ٹکڑے کرانے والا شہاں بکریاں چرانے والا، دودھ شرا مصروع بیلے مصروع میں مذکور افراد کی صفت ہے، کفش چوتنا چکے مختلف بکڑی، دھنا موصوف صفت مل کر مبتلا اس کی خبر آئندہ شہر ہے شہ قحط عمل، کوئی، یعنی وہ چم داسے اور کا شکار قسم کے لوگ شہر دل میں کر بلند و بالا عمارات تعمیر کریں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔

لے سنگ خارا سخت پتھر، متفرک ہیں کبر بر تھا، بڑی عرف، بچوں میں چونکہ ذہنی قوی ترقی پذیر ہوتے ہیں اس لیے اس وقت جرات یادی جائے ذہن میں ناسخ ہوتی ہے جوانی کے بعد ذہنی قوتیں زوال پذیر ہوتی ہیں اس لیے عمر کی کوئی بات ذہن میں نہیں رہتی ہے کہ آموزہ صغیر و صغیر حاصل کر لیں اور آزمودنی، ایک سنا، حکم خوش ملی، صرف وہ علم جس میں الفاظ کی ساخت سے بحث کی جاتی ہے لغت وہ علم جس میں الفاظ مفردہ کے معانی بیان کئے جاتے ہیں، خود وہ علم جس میں اسم فعل اور حرف کے آخری حالات سے بحث

باجہام در بیان علم و عمل و فضل آن گوید

بر سنگ خارا نقش دان علمے کہ خوانی دفر
بر آب ان آن نقش را علمے کہ خوانی دکر
قرآن بخوان تفسیر ہم آموز خط صرف لغت
نحو و معانی بابیان توحید ہم فقہ و خبر
علمے بخوان کان ترانہ بود مٹھی شود
جنت بیابی حور ہم بیابی خلاصی از سفر
علمی کہ خوانی بہر حق بیشک تر مٹھی بود
نے بہر فتویٰ نے قضائے بہر نان شغلے دگر
علمے کہ خوانی بہر حق دان سود خود آن علم را
علمے و بہر حق بود زان علم بینی صد ضرر
گر علم خوانی بہر آن بر صد رشینی مر تفع
آن علم دان چون کسب ہاں کسب ناں بہتر شمر

اعراب و ہذا اور باہمی ترکیب سے بحث کی جاتی ہے، معانی وہ علم جس میں موقع عمل کے مطابق کلام کرنے کی بحث ہوتی ہے بیان جس میں ایک مقصد کو خلقت طریقوں سے بیان کرنے کا انداز بتایا جاتا ہے، توحید علم عقائد، فقہ اعمال اور ان کے احکام کا بیان، خبر حدیث (ف) اصل مقصد و قرآن و حدیث اور اعتقادی و عملی مسائل کا بیان ہے اس مقصد کے لیے فقہ اور معادن علوم علمی حاصل کرنے چاہئیں لے نافع مفید مٹھی تجارت دینے والا آخر جمع حور، بڑی آنکھ والی عورت شہ (ف) علم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس کے مطابق عقیدہ اور عمل ایسا کرے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کی جائے باقی سب زائد امور میں لے صرف عارف رومی قدس سرہ فرماتے ہیں ے علم را بر تن زنی بائے بود علم را بر تن زنی بائے بود صدر بلند و بلند شیشی در اصل نشانی تھا تو شیشی ترلق اوچا ہو کر کشتیا کا دیوار، سخت، مزدور شہر صغیر و صغیر حاصل کر لیں اور آزمودنی، ایک سنا، حکم خوش ملی، صرف وہ علم جس میں الفاظ کی ساخت سے بحث کی جاتی ہے لغت وہ علم جس میں الفاظ مفردہ کے معانی بیان کئے جاتے ہیں، خود وہ علم جس میں اسم فعل اور حرف کے آخری حالات سے بحث

بعد قیامت کو سر نہاد و فاسد شدت آدمی کی روح آسمان کی طرف عروج کرتی ہے، اس کا گناہ اگرچہ ہو گا مگر اسے بر قیامت پر فرض
 ہے کہ اس کی میت کا حق ادا ہو جائے۔ چونکہ
 کا سر نہاد آدمی کے ادا سے غافل نہیں
 ہوتا، سلام و جہیز نہ دے، عجب ہے، قیامت
 کے ادا سے مسجد میں کیا عبادت ہے اور
 ان کو اپنے پر بادھو ہوں، ہرے سے کہہ رہے ہیں
 شہرہ را قاتر بھوک فقر ناداری قرآن پاک
 کو خلاف کے ہرے و فقر ہا تو لگا، کچھ ہے
 لکے نیکہ انکا، مکتفہ کوئی، جہی کا
 مسجد میں جانا نہیں ہے، عورت شریف میں
 سے ایسی کہ احسن الشجرہ الخشب
 ولا یخاف الخشب سے کسی وہ نصیر بنی جس
 کے قادیان ہونے سے انتشار عبادت سے
 دینی آجیانا، شہرت انکا رشتہ وہ نصیر
 جسم جو حقیقت کرنے سے ظاہر ہوئے تھے
 حج قرع تورت کی خرم گاہ و کچھ بھی جانب
 سے انرا اسی کا تیری سے لکھنا، بہت لقم
 بہر جو باہر دف، زندہ انسان کے اگلے یا
 بیچے شہد غائب ہو جائے تو دونوں غسل
 واجب ہے اگر انزال ہو، مرد یا عورت
 کے ساتھ یہ حالت ہو تو غسل واجب
 ہوگا جب انزال ہوگا نہ ہوگا جسے نہیں
 انزال ہو جائے لکھنا لذت و کرم کی نماز
 (ف) مرد یا عورت کو خواب میں انزال ہو اور
 بطور عیسیٰ ہو تو غسل لازم ہے در نہ
 نہیں اسی غسل سے نماز ادا کی جا سکتی
 ہے شہد انفس پہلی پیدائش کے بعد جو
 خون آئے عیسیٰ باہر آئی، وہ خون جو اندر
 عورت کے رحم سے خارج ہوا اور عورت کی
 زیادہ اور دس دن تک ہوتا ہے جسے عیسیٰ
 نفاس کا خون بندہ ہوتا ہے تو عورت پر غسل
 فرض ہے شہد جمہ، عیسیٰ عیسیٰ اور
 عیسیٰ کے لیے عیسیٰ کو توڑا اور کھسک کر
 ہے اور کھسک کر غسل دینا واجب ہے۔

اسے مسئلہ کی حاجت و پیش ہو تو غسل کرنا مستحب ہے اسی طرح کافر مسلمان ہو اور وہ جہی نہیں ہے اور جہی اس کے سر نہاد
 کی ہوئی ہے تو اسے غسل کرنا مستحب ہے، (ف) قادیان برہنہ میں امام محمد الدین کسفی نے منقول ہے کہ کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خواب میں نماز حاجت سکھائی، دو رکعت نماز جب چاہے چھ بعد کی رات پڑھے تو بہتر ہے سب رکت میں فاتحہ کے بعد سورہ
 کاہنوں میں سورہ اور دوسری رکت میں سورہ
 اخلاص دس مرتبہ پڑھے، سلام کے بعد
 سر کھینچ کر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ
 ولا الہ الا اللہ والاکبر اور دس مرتبہ یاغیاث
 المستغیثین پڑھے پھر اسی حاجت عرض کرے
 پھر ایک مرتبہ یا رب، یا رب کے الفاظ دائرہ
 العزت دینی اور دنیاوی حاجت پڑھنے کی شرح
 ہے مسئلہ میں ہر عورت جو عورت کو شہادت
 پڑھنا چاہے، ہر عورت جو عورت کو شہادت
 انکے تائیں دیکھنا بول تو بہا و شریعت از حدیث
 صدر الشریعہ مولانا محمد علی اعظمی قدس سرہ
 لا حظ مولانا نے امام محمد الدین علیہ السلام نے
 فرمایا اگر عورت کی صحت کی سخت کا خوف نہ ہو
 کہ عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 ہر عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 کسی وقت بھی سوگ کر سکتا ہے، عورت کو شہادت
 شہادت ہے کہ عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 کھسک کر قیامت فرض، عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 ہے مسئلہ اگر عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 سے بیماری کا علاج ہے یا بانی عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 خطا ہے تو عیسیٰ اور بانی عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 کر کے عیسیٰ جس زمین پر ایک دفعہ اٹھا اور
 کو زمین اور دوسری مرتبہ ہاتھوں پر سج کیا
 جائیگا، عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 معنی، ایک رکت کے بعد فاتحہ پڑھ کر عورت کو شہادت
 جملہ اور کھسک کر قیامت فرض، عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 ہے اس سے عیسیٰ جائز ہے، عورت کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 چاندی پر عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت دینا عیسیٰ علیہ السلام کو شہادت
 کیا جا سکتا ہے شہد قادیان اور کھسک کر قیامت فرض

چونکہ پیش آید حاجت غسل بکن ازجان دل
 مسلم جوگر دو کافرے داں غسل آں ہم دوست تر
 ہر عضو رانی شود بگو کلمہ شہادت بار بار
 بیشک شوی پاک از گنج جنت در آئی ہشت در
 مسواک را در ہر وضو دایم بکن در صوم ہم
 خوشبو بکن تو جامہ تن گردی معطر در حشر
 در ریش بسلت شانہ کن یا بی اماں از دام غم
 در سینہ گرداں شانہ را ابرو بکن ہم فرق سر
 یکساں تیمم ہر دو را محدث بود یا خود جنب
 چوں تو نیابی آب را یا سرد بینی یا خطر
 از جنس ارضی ہر پیست از خاک دیکہ سرد گ
 سازی تیمم در نفع گر خاک باشد خوب تر
 در غسل کردن ہم وضو سخی مگو با بیچ کس
 فارغ شوی چوں از وضو بخوان ہمیں سورہ قدر

تھا کہ سر دلیس دف ہمال تمام صدقہ میں یا اور اس پر ثواب کی امید کھنا اور فقیر کا ہلنے کے باوجود اس پر دعائے جزا قبولیت دینا سخت گناہ ہے لیکن بھارت نے اسے کفر قرار دیا ہے، صدقہ کی بہت قسمیں ہیں، تین قسمیں جو سریت یا کئی نہیں ہو سکتی بہت بہتر ہیں (۱) نیک کو جو کوئی دے دے (۲) وہ جو جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) صدقہ جاریہ مثلاً مسجد اور مدرسہ یا سبب و غیرہ ملے وادن دینا، بعض نسخوں میں خوردن ہے، نیز یہ اسم اللہ شریف پلا سنا خانی مشہور قادیان مگر سینہ داسو عاقل و امر از مکرستین، دیکھنا دف حرام مل دینے

وقت یا دے کر کہتے وقت اسم اللہ شریف دینا اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کی توہین ہے اسے حقہ پوشیدہ، ایسے خوف، خشم و غضب اللہ تعالیٰ کا غضب نوح علیہ السلام نے سارا حصہ نوح و اس کی قوم کو بخشی دیا (قرآن شریف) انکی عزت و قدر پر ہزار سال بھی اخرج، حقہ صدقہ دینے سے شکر کے نام نہ ہونے کا مطلب زندگی میں کا خیرہ، منافق و اوقات کے بعد ذکر خیر کا پانی رہنا ہے، بلکہ یہ غاش، دیکھا واد (دف) ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو جیسا ہے اور اللہ کو شکر اصرہ کیا گیا ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے شہ آید تکلیف دینا سخت احسان جتنا کہنا، اگر تیرے بھائی (دف) ارشاد دینی کے آئے "تَجْلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَلٰٓئِکَ الْاٰدٰی" اپنے صدقات احسان اور تکلیف سے باطل نہ کرو گئے تم صاع خرماد و خرماد میرا خرماد انصاف دوں، فقر یا سارا حصہ بھاری، فقر صدقہ فقر یعنی قربانی بخش دیکر شاد بکری بقرہ نے دف صاحب نصاب پرانی فرقہ اور بھگتے چون کی طرف سے صدقہ نقد و سادہ ہے مال و بر قربانی واجب ہے، کھانے پل صراط برقی، لایع جھکے واد (دف) قربانی میں بکری ایک شخص کی طرف سے اور گناہ گار اور فاسق اشخاص کی طرف سے دی جا سکتی جائز و سخت مند اور بے عیب ہو حدیث شریف میں ہے قانیا علی الصراط مطایا کمر دو چل نہ اپر تہدی سواریاں ہیں۔

در ویش چوں گوید دعا داند یقین ناوہر را
اشم شود اوزیں گنہ ملعون بود ہم خاک سر
چوں تو برانی بر زباں ناوہر دادن تسمیہ
کافر شوی دوزخ روی ایں حکم در خانی نگر
گر خفیہ بدی صدقہ را ایں شوی از شتم حق
چوں نوح گرد عمر تو دو چند یابی مال و زر
صدقہ بدہ از بہر حق نے بہر نام و نہ ریا
چوں از ریا صدقہ دی ذرہ نیابی در حشر
صدقہ بدہ در ویش را ایذا کن منت منہ
در زیر نہ تو دست خود تا دست او گرد زبر
گندم بدہ تو نیم صاع خرماد و خواضعاف آل
در فطراں واجب شدہ اضحیٰ بکش شاد و بقر
گاوشتر از مفت کس شادے بکش از یک نفر
بر پل چو فردا بگذری چوں برق لامع می گذر

لیند وقت تکلیف، بھاری ملے اور تمام رخصتے دار (دف) جب رخصتے دار توجہ بول تو فدا کی جائے انہیں صدقہ دیا جائے۔ کئے بکرہ اور بھرتا سے ناخوار دراصل نشانہ ازشت تدرن بخا وقت خشم غضب (دف) حدیث شریف میں ہے الصدقہ تسد البلاء، صدقہ بلا کو رد کر دیتے ہے روزہ بھی صادق سے غروب آفتاب تک کھائے پیئے اور عمل زوجیت سے رخصائے الہی کی قیمت سے باز رہنا، قیمت قصہ دارادہ برکات یعنی ترف زہن پر اکتفا کرے ہر روزہ کے لیے دینے قیمت کرنا فرض ہے، بآہ جانہ و قیمت پس قیمت کسی کی قربانی بیان کرنا، فقر امور خیرہ مثلاً معاشرت اور لواطت کا فروغ الفاوسے ذکر کرنا اور اس طرح تشریح کرنا (دف) حدیث شریف میں ہے بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں کولے بھوک اور پیاس کے کچے حاصل نہیں ہوتے، یہی جو خیر خیر امور سے اجتناب نہیں کرتے شہ مسئلہ، حدیث شریف میں ہے کہ جب قرم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو اسے چھوڑ سے افطار کرنا چاہیے کہ اس میں برکت ہے اور اگر بھوک دھنے قربانی سے افطار کرے لے افطار روزہ کھولن اہم مقصد و شوار مشکل (دف) چونکہ افطار کا وقت قبولیت کا وقت ہے لہذا ہر مقصد و پیش ہوسکتی دعا کرنی چاہئے، کھ مسئلہ، ارات کو عام طور پر چھٹا کھانا کھا جاتا ہے، روزہ افطار کرنے پر بھی اتنا ہی کھا نا چاہیے۔

چوں پیش آید حاجتے یا زحمتے صدقہ بدہ
صحت شود حاجت روز از حمت و دیوں زدر
گر صدقہ خواہی تا دی باید ہی احرام را
در ویش را ہر گز نہ ایشاں چو بینی مفتقر
صدقہ بگرداند بلا خشم خدا شاند فرو
ہر گز نیاید زدر تو آفت بلا خوف و خطر

باب ششم در بیان روزہ ہائے رمضان المبارک گوید

روزہ بکن نیت بدل رمضان چو دیدی ماہ را
غیبت مکن فحشے مگواز لاغ بازی کُن عذر
با آب کُن افطار را چوں گرم بینی از ہوا
افطار با خرما بکن باشد ہوا چوں سرد تر
افطار خواہی چوں کئی از حق، بخواہی حاجتے
در ہر مہتے کاں ترا دشوار باشد اسے پسر
روزہ بداری بہر حق نے بہر نام و نہ ریا
طعمیکہ میخور دی لبشب افطار کن ہم آں قدر

طعمیکہ مخوردی بچاشت آل اخور در ویش ده
 گر تو نگه داری خوری چنداں نیابی ازا بر
 گه که بداری نفل را مفطر نباشد دایم
 هم بیض را داری بیاباشی بخانه یا سفر
 روزه بداری در رجب اول میانه آخرش
 ترویہ داری روزه را هم عرفہ قدے هم نحر
 روزه خمیس و جمعه هم شش روز از شوال هم
 صائم شوی در هر دودہ از بہر حق روز قمر
 میرے کہ باشد لشکرے دائم بگرد روز شب
 از نفل دارد روزه گرافطار باشد خوب تر
 صائم چو برگے پان شب دواں رنگ مانند در دین
 مکودہ باشد نہ نچیں بل خوف باشد از فطر
 دایم خوری طعمے سحر ترکش نگیری ہیچ گ
 ہرگز نہ پرسی حق ترا از طعم فطر و ہم سحر
 روزه بدال اسرار حق باکس ملوایں را از را
 روزه چناں پنہاں کن نے نین بدانند نہ پسر

لے مسئلہ: روزے کا مقصد چونکہ قرض ہے اس لیے دن میں جو کچھ ناکھا یا نہ کھاتا ہے روزہ کو یہاں ہے بلکہ اگر کبھی کبھی مفطر ہے روزہ یعنی قری ماہ کی تیرہ چوبیس اور پندرہ تاریخ داری بیا کہ تم کہہ دوں سریت تریں میں ہے کہ جو شخص ایام بیض کے روزے رکھے گویا کہ وہ صائم الہی ہے بلکہ میرا درمیان، پندرہ تاریخ تریں قرضہ والی کے ساتھ ہی عذوق والی کی تو تاش کا، تخرقہ بی کا دن، دس ذوالحجہ (ف) جب کے پچیس پندرہ دن اور آخری دن کا روزہ اسی طرح ذوالحجہ کی آٹھ اور لو کا روزہ اور دس تاریخ کو گناہ تک کھائے بیٹے سے باز رہنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں ہے: وجب اللہ تعالیٰ کا شعبان میں اور رمضان میں امت کا ہمیشہ بے ذوقی کی آٹھ اور تو تاریخ کا روزہ حجاج کے، سوائے کے ہے کہ شخص جمعرات، ہر دودہ یعنی ذوالحجہ اور رمضان کے دس دن، روز قمر کو دن، (ف) یہ تمام نفل مستحب ہیں شہ میرے سردار (ف) لشکر کے کمانڈر کے لیے نفل روزہ کھانا چاہیے بلکہ نفل افضل ہے تاکہ وہ بڑی مستعدی سے کمان کر سکے صائم روزہ دار بزرگ پنا، پان، شب رات کے وقت رکعت سومی، دہن نہ فطر فطر کا نفل شہ حدیث شریف میں ہے سحر کھاؤ کہ سحر کھانے میں برکت ہے، افطاری کا وقت ہر جائے تو افطاری میں ہمیشہ شہ ہے شہ اسرار جمعہ روزہ، راز، رجاں اسرار پنہاں پوشیدہ، دن عورت، بوی (ف) نفل روزہ نفل رکھنا چاہیے تاکہ اس میں کاپلو آجائے۔

فردا چو حق اعمال را بدہ خصماں ہر یکے
 طاعت کہ باشد جملگی خصمے بر در روزہ مگر
 وقتے در آئی مسجد یا بد در آئی معتکف
 رمضان چو آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر
 یک دم مشو بیرون ازاں جز حاجتے غسل و تہ
 بیسے بکن ہم تو نحر کالا میاری در نظر
 میخور طعام و آب ہم در اعتکاف و شب ہم
 خامش مشوا ذکر حق میخوان قرآن شام و نحر

باب نهم در بیان حج و سفر و جہاں با کافراں گ

از خانہ بیرون در و جز از جماعت جمعہ ہم
 بیرون بدال آفت بلا وقتے کن نیت سفر
 گر تو سفر خواہی کنی بارے سفر کعبہ بکن
 تا تو کنی طوف حرم باب بوی آن حجر
 دس حج رفتن فرض داں گزاد داری راحلہ
 یک سالہ نان دہ اہل الہے چو بینی بیخطر

لے فردا کل، قیامت خصماں حج خصم، دشمن (ف) قیامت کے دن ہر دشمن اپنے حقوق کے بدلے آدمی کی نیکیاں سے جا لگا سوائے روزے کے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا بلکہ معتکف اپنے آپ کو مسجد میں یا بند کرنے والا، آخر عشر آخری دن، قدر مہر، بلال اللہ (ف) رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ جس سے اس کے ادا کرنے سے سب بری اللہ ہو جائیں، آدمی جب مسجد میں جاتا اعتکاف کی نیت کر سکتا ہے اگر ایک ساعت طہر نا ہو، بلکہ یک دم ایک گھنٹی تو سوائے جمعہ و رخت تک صیغہ واحد حاضر نفل امر از خریدن، خریدنا کالامالی و اسباب و نظر سائنے (ف) اعتکاف والا انسانی حاجت (ف) معتکف غسل و وضو کے لیے مسجد سے باہر نہیں آسکتا، البتہ سامان حاضر کے لیے خرید و فروخت کر سکتا ہے عورت اپنے شوہر میں مقیم ہو کر اعتکاف کی گئی۔ لے معتکف، قیام تھا، شب ہیضہ واحد حاضر نفل امر از خفتن سونا خامش معتکف خامش (ف) معتکف کے لیے وجیب رسانا دست ہے اگر دن و نای کی گفتگو، دینی علوم کی تعلیم و تعلم میں حرج نہیں ہے لے حاکم کہ برتوں باہر ذوالحجہ (ف) مطلب یہ ہے کہ رات کے بغیر کھائے باہر نہ جانا چاہیے شہ بارے ایک دفعہ بیت اللہ تریف قیام طواف تہمتی تو روزے سے حج و عمرہ شہ ذوالحجہ حرج راحلہ سواری (ف) حج عمرہ میں ایک مرتبہ فرض ہے اگر راستہ خطرے سے غالی ہو کہ مدت کے اخراجات ہیں ہول اور جانے سے دہائی تک اہل و عیال کا خرچ میرے ہو۔

لے شادان خوش بختی نشینی کا مخفف قصر محل (ف) حدیث شریف میں ہے "اعظم الن من ذنبا من وقف وظن ان الله لم يغض له" بڑا گنہگار وہ ہے جو وقف کے باوجود گناہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جس بخشش سے صدر بلند مقام (ف) حج اور عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بانگا و رسالت میں حاضر ہو کر براہم و اجابت سے ہے حدیث شریف میں ہے من من اسر قبری وجبت له شفا عتی، جس نے میرے مدفن مبارک کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہے گنہ حدیث شریف میں ہے

"من حج و لم یز من فی حق جفائی" جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے جفا کی گنہ تمنا آگیا، مرد مصیبت و احد حاضر فی الزرق، جانا یا اسے ساتھی ایک لکھنؤ میں ہاں ہے ہمسایہ بڑا ہی (ف) اگر کسی عورت کی بنا پر سفر کیا جائے تو ایک ساتھی ساتھ ہونے چاہئیں، ای طرح مکان خریدنا ہونا چاہیے لکھنؤ دیکھ کر فریاد چاہیے شہ قند فریاد مشتری جھرت گچ خوان گہر موی (ف) آداب سفر میں سے ہے کہ ہر جھرت اور جھرت کے روز سفر کیا جائے، پہلے کے دنوں کی نسبت مختلف ستاروں سے ہے چنانچہ آوارہ کوئی بیرون کو روز قمر مغل کو روز مریخ بدھ کو روز عطارد جھرت کو روز مشتری اور جمعہ کو روز زہرہ اور ہفتہ کو روز زحل کہتے ہیں، در اصطلاح یا کوئی چاہیے کہ روز زحل ہفتہ کے دن قاتل نماز ان (ف) حدیث شریف میں ہے اللہ جل جلالہ لا متی تکون صلوٰۃ الخیر ایک روایت میں ہے فی بکرم الیوم السبت اسے اللہ میری امت کے لیے جھرت اور جھرت کی ابتدائی ساتھیوں میں برکت عطا فرمائے عورت چھو، آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج جس میں ستاروں کے اجتماع سے چھو کی شکل میں جھتی ہے برج ثابت ہیں برج ہیں دو، اسد اور زور، لیکن مصنف کا مقصد ہر جھرت ہے (ف) ستاروں کو فاصل شمار مانا کرتے ہیں، البتہ انہیں احکام خداوندی کے تابع مانتے ہوئے علامت مانتے ہیں کوئی صحیح نہیں، چنانچہ کسی برج میں ہے علم نجوم کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں، عام آدمی کے لیے مشکل ہے (شرح)

روز جمعہ روز احد در غرب تو ہرگز مرد زحمت بیہنی در بدن صحت نیابی لے پسر شنبہ دو شنبہ وقف کن در مشرق رفتن جانم در تو نمائی میروی از درد بیتی صد خطر روز سہ شنبہ اربعہ سمت شمالی ہم مرد در مشتری بیرون مرد سوئے جنوبی در سفر چوں گم کنی تو راہ را رہے نیابی تاروی گوئی اذان در حال تو را ہے نیابی در نظر جنگے یکن با کافراں فرضے ہداں این جنگ را وقتے کہ بیتی کافراں کردند غوغا عام تر از حرب نگریزی گہے بڑہ گار گردی دوزخی اکبر کبائر این گنہ زان کار کن کلی حذر گر مومناں باشند وہ داں بست یک این حرب آندم کہ تابند روئے را دانی مباح این لے پسر

سلہ روز احد اور احد در غرب از حرم زحمت تکلیف، گنہ شنبہ ہفتہ در شنبہ میر وقتہ شنبہ، شرقی مشرقی گنہ شنبہ مشرق، اربعہ بدھ، مشتری جھرت (ف) ابن ہر موی ہے کہ اجل ہفتے کے دنوں میں مختلف لوگوں میں سزا کئے ہیں لہذا ان کے پچھلے گنہوں میں چاہیے تاکران کی برکت حاصل ہواں کی کافرت نعمت میں سفر کرنا چاہیے جیسے کہ مصنف نے فرمایا در شرح، گنہ مسئلہ مسافر اگر راستہ قبول کرے تو اسے اذان کہنی چاہیے اذنا اللہ العزیز راستہ مل جائے گا، امام طبرانی راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قمر سے کسی کی چیز گر جائے یا وہ مرد کو طالب ہو اور وہ ایسی چیز ہے جیسا کوئی مرد گار نہیں کرے "یا حبذا اللہ" آجینوئی "اسے اللہ کے بندہ میری مدد کرے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے" (الطیب البیان ص ۷۷) از مولانا سید محمد رحیم الدین مراد آبادی) شہ فرشتے یا عظمت کے لیے ہے، غوغا فتنہ و فساد (ف) جب کافر مسلمانوں کے کسی شہر پر حملہ آور ہیں اور جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو جنگ ہر شخص پر فرض ہے شہ حرب جنگ نگریزی تو دھاگ، اکبر کا تربت بڑا گناہ ہے کچھ کچھ طور پر حذر پریدہ شہ وہ جس بست و یک آئیں تا بقید مصنف غائب فعل مضارع از تافہیں، پھر نا مباح جائز و ف جنگ میں دو گنا دشمن کے سامنے سے بھاگنا ناجائز ہے اس سے زائد ہو تو جائز۔

دانی اجابت طائرے اور پُر از صدق و صل
 طیران نہ گرد مکش چوں بشکند ایں ہر دو پر
 چوں تو دعا خواہی کئی صلوات گو در ابتدا
 در ختم ہم صلوات گو تا ہیج یابی زود تر
 ساعت اجابت اں دعا وقت نہ از روز جمعہ
 در جمعہ ساعت آخریں خواندن دعا غنیمت شمر
 اتمام زان دیدی کہ شد از حق بخوابی حاجتے
 وقت اقامت ہم ازاں در خوف شب وقت سحر
 از ظہر تا ہم عصر تو در روز اربعہ خواں دعا
 در شب جمعہ عیدین ہم وقتیکہ مے بار دمطر
 وقتیکہ گردی نرم دل افطار بکنی روزہ را
 چوں تو کئی ختم قرآن حاضر جماعت صد نفر
 در شب برات و ہم شبے اول کہ باشد از حب
 وقت کہ صف غازیان حملہ کند بر صف کفر
 چوں تو کئی فرضے ادا می کن بجانب دل دعا
 وقتے کہ کعبہ مر ترا سے جان من آید نظر

لے اجابت قبولیت طائر زندہ صدق سبحانی
 حق ملامت طائر آن انا بقدر کثرت دعا
 خواہی کی کرنا چاہے صلوات جمع صلوات درود
 سلام ختم آخر پنج سورت (دف) جب دعا کے
 اول اور اگر درود و تہلیل پڑھا جائے گا تو کئی
 درود و تہلیل تو لیتا مقبول ہوگا اس کے بعد کئی
 کے فضل و کرم سے دعا بھی مقبول ہوگی مثلاً
 ساعت گھڑی نما اذان غنیمت شمر جمعہ
 و صبح نماز فعل امر از خرم گناہان غنیمت
 نے قبولیت دعا کا وقت قول مشہور کے مطابق
 ذکر کیا یعنی دوسری اذان کے بعد اس وقت
 دل سے دعا کی جائے پھر قول راجح ذکر کیا کہ
 جمعہ کے دن عصر سے غروب تک اہل طہارت
 ہیں کہ اگر کوئی شہزادی پیش کرتے تو اس وقت
 یا اللہ یا علی یا کریم کا درود کیا جائے اللہ
 اللہ العزیز سے چاہئے گی (شرح) بلکہ تمام
 تکمیل قرآن اس اذان سے ہم اذان اس جمعہ
 سے صرف بیسٹ، و امیان (دف) یہ تمام
 قبولیت دعا کے اوقات ہیں جسے روزانہ
 بوجہ فی بار صیغہ واحد یا فعل حال از بار بار
 برستا ہوتا بارش لے وقتیکہ گردی نرم دل
 یعنی جب وقت طاری ہو اس وقت دعا کر
 اسی طرح افطار کے وقت صد نفر سوا (دف)
 دف آخر ان پاک کے شب کے وقت دعا کرنی
 چاہیے اسی طرح جب سوا اذان جمعہ ہوئی
 ہے اندر میں کوئی مقبول دعا والا پورے شب
 برات شبان کی پندھوئی رات، اگرچہ
 دونوں حرف متوجہ ہو کر (دف) جب کئی
 پہلی رات، شب برات کی طرح منظر ہے، اگرچہ
 پر ملے کا وقت بھی دعا کے لیے موزوں ہے جسے
 مسئلہ: نوافل کے بعد اجتماعی طور پر دعا
 مانگا جی نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے
 رَاٰ اٰمِیْ غَنَتْ فَاَهْتَفْتُ، جب تو نماز
 سے فارغ ہو کر دعا کے لیے کوشش کر، دعا پڑھ کر اس سے بھی منع کرتے ہیں۔

لے رخصتی یا عرض پیش کرنا (دف) احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ مسافر یا بیمار اور والدین کی دعا اولاد کے حق میں مقبول ہے حضرت
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں لیلتہ القدر پاؤں تو کیا دعا مانگوں، فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
 تَحْرِیْرَ الْعَقُوْقِ اَعْفَیْ عَنِّیْ، اے اللہ!
 از رخصتے والا ہے بخشش کو پسند فرماتا ہے مجھے
 بخش دے، یہ دعا بھی بکثرت مانگی جائے
 اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَلَا تُحْسِنُ عَلٰی
 و اچھرا نام میں خیر ہی اللہ کیا و عذاب
 الا حشر اقلہ مکتوب کما فی غنیمت مزدوری
 قناعت جو کچھ دل مانے اس پر کفایت ناموں
 مانگا اسے شے نکت عار کتب دستکاری،
 ضروریات زندگی کے لیے کوشش کر، اگرچہ صغیر
 و صغیر نماز فعل امر از خرم گناہان، دعا
 فنون الفروع و اقسام تہتر کمال (دف) کسب
 معاش سمیت انبیاء سے، انبیاء کرام نے
 مختلف ذرائع اختیار کئے، سب سے بہتر
 طریقہ حیا رہے تاکہ ان کے سوال سے غنیمت
 حاصل ہو پھر معاش، پھر تجارت پھر
 کھیتی باڑی، علماء کے شاہان شان طلب
 کسبت اور علم ساری ہے کہ کسکائی
 کہ کوشش غنیمت از دست درج خوشتن
 اپنی مشقت کے ساتھ سے، بعض نسخوں میں
 ہے از رنج دست خوشتن، (دف) جو شخص
 کسی کے بگڑے دست سوال دراز نہیں کرتا
 لوگوں کی نگاہ میں محترم ہوتا ہے نہ کوئی سستی
 کا فز، انھران، (قر کر دعا (دف) اللہ تعالیٰ
 نے جب انسان کو کھجور سالم احسن احوال
 ہوں اور وہ کھجور کھتی سے کام لے تو میں نے
 اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہیں کیا اور
 جب بلا جوار کسی سے سوال کرے گا تو دنیا کا کھجور
 میں ذلیل ہوگا نہ تنگ پھر پھر اپنے صبر
 نگہاں بشت کر کرہ پراورش متعلیٰ
 یعنی جب تو تہتر پراورش لائے اور اپنے من
 سے، (دف) غنیمت و مشقت کر کے گوارا کرنے
 مردم مسافر زحمتی و اندر چوں عرض دعا
 دانی اجابت بیشکے دیگر دعا مادر پدر
 بآیت از ہم در بیان کاسب و قیامت می گیرد
 شرمے نداری ننگ ہم از کسب کردن جانمن
 آموز کسب و علم ہم شود و فنون صاحب ہمنر
 آموز علم و ہم ہمنر در ہا نگر دی تا بسے
 آنکس کہ باشد با ہمنر نالنے خواہد در بدر
 از کسب کہ خود بخور و از دست رنج خوشتن
 چیزے خواہی از کسے تا شہد گردی ہم شکر
 کالے بکن بحال تو داں کابی چوں کافری
 کابل کہ باشد آدمی اور ابدان چوں گا و خمر
 سنگے چو آری میزے بر پشت خود از کوه و دشت
 اور فروشی نان خوری بہتر ز صد نان پدر

میں جو خود دانی اور عزت ہے وہ بیکارہ کر پاپ کے مال سے کھالے میں کہاں۔

کوتاہ فریب زن مکن دیگر دمازد لاغرک
 ہرگز نخواہی کاملہ فسرزند آں دارد ہتر
 بڑنے مکن خانہ را آں زن کہ دارد ساق مو
 منانہ را ہم دفع کن مکارہ باشد زشت تر
 آں زن کہ او ایذا کند باریک دارد ساق پا
 بر روی گوید بدتر ادا تم بہ بینی بستہ سر
 پختہ نخواہی خلوتے بیمار سازد خویش را
 در ہر سخن عذر سے کند مکارہ باشد حیلہ گر
 آہستہ چوں گوئی سخن پاسخ دہد لغو زند
 بے اذن تو آید بروں تنہا ببرد در بدر
 مردم چوں آیند پیش او از تو گلہ برے کند
 گوید قوی ناخوش منم او گرچہ باشد خوب تر
 سر را پوشد بچگہ نے روئے شوید دست دپا
 نے چشمہا سرمہ کند نے شانہ اند فرقی سر
 پنہاں کند از تو سخن مہاں بداند دشمنان
 اول ز تو طعنے خورد و از مرد خورد پیش تر

لے کوتاہ بہت قدر فریب دہاں
 لمبی، لاغرک کرد و نحیف و نازک کاملہ
 باقوی یا جس کی پیٹے سے ایلاد ہوتی
 عورت بہرمانی کی صورت بہت نادر
 مونی نہ ہوا ہی طرح دارد قد و کرد
 ہر زیادہ دہاں ہر جس کی پیٹے سے طاق
 ہے، شہ خانہ جو عورت بکثرت کر کردی
 کرے اور ہر وقت سر ہاتھ رکھے،
 ساق پینڈی، جس کی پینڈی پر بال ہوا
 مکارہ بات بات پر احسان پہنچانے لگتی
 مکارہ فری، ازشت نہ بہت ہی شہ ایدا
 تکلیف دینا، عورت کی پینڈی کا
 باریک ہونا ہی اچھا وصف نہیں ہے،
 شہ عورت تنہا مکرہا، حیلہ گر،
 مکارہ کی تصویر ہے، یا سچ محاب
 غمہ بند آواز سے بات کہنا، اقل احوال
 تنہا کسی شہ مکرہا، عورت کی بات
 بہت تنگ شہ شہ کنگھی، فرق ایک،
 شہ پنہاں پوشیدہ، عورت اگر مرد
 سے ناگزیری کرتے، مہاں کو دشمن
 ہاتھ، شہ ہر سے پہلے کھائے اور زیادہ
 کھائے یہ بھی اس کا اچھا وصف نہیں ہے،

لے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مہنا آتنا فی الدنیا حسنتہ و فی الآخرۃ لا حسنتہ سے رنگ اور موافق
 مزاج عورت مراد ہے اور دقتا عذاب الناس سے، بدکردار اور ناموافق عورت مراد ہے شہ کثیر کثیر منسوب ہے بہتر
 (مجامع) کی طرف، پہلے حرف کا مضموم پڑنا، نسبت کے تغیرات سے ہے، فارسی میں را اور دیوہ دونوں تھیں کے ساتھ پڑتی
 جاتی ہیں، ماہ از شب چارہ چارہ ہوا جس کا
 چاند، کیم چاندی، بزرگی، سینہ (د) اگر
 آزاد عورت اچھے اوصاف والی نہ مل سکے
 تو کثیر خریدنے میں خرچ نہیں، حضرت
 اسماعیل علیہ السلام حضرت امیر کے ہاتھ پر
 ہیں اور حضرت زین العابدین حضرت تھرا کو
 کے ہاتھ پر اسے ہیں اور وہ دونوں کثیر
 قصص رضی اللہ تعالیٰ عنہم، شہ لہذا
 موافقت کو، جیسی صفات اور خاصہ فعل
 امر از لیستیں، پھر (د) کثیر خریدنے کا
 ایک فائدہ ہے کہ اگر موافق نہ ہو تو دوسری
 خریدی جا سکتی ہے کہ شہوت، خواہش،
 بڑی ہست سے، اگر بے ریش نا مانع
 لڑکا (د) حدیث شریف میں ہے جو شخص
 غیر عورت کی طرف شہوت کی نظر سے لگے گا
 قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں
 سیسہ ڈالا جائیگا، امر کی طرف نظر نہ
 اور بھی خطرناک ہے کہ اس تک لسانی کا
 کوئی شرعی طریقہ نہیں ہے عورت سے
 نکاح کیا جا سکتا ہے شہ لو آتک غیرہ
 فعل، تقبیل پر لینا، من چھونا یا چیر لیا
 ہذا باطل شہ عورت کی ذہن، محبت
 مباشرت شہ منزل گھر، وزن شہ کھانا
 ہے کہ لفظ منزل کو وہ صول میں پر لھا جائے
 یعنی لفظ "منزل" پر لھا کر شہر مانا جائیے،
 پھر باقی شہر پر لھا جائے، شہ صیغہ واحد
 حاضر فعل امر از شہین، دھون بارش کی سیڑ
 دھوا حاضر فعل مضارع از شہین، مہانا،
 گوشہ کونا، باجم جمع، دہاں دواہ (د) و

آنکس کہ دارد زن چنین اور ابد و رخ دال یقین
 تو چوں نہ نے یابی چنین در حال اور اکن بدر
 راحت نخواہی در جہاں فی الحال روئید بحر
 چوں ماہ از شب چارہ شیریں سخن ہم سیمبر
 گریک یابی پار ساقان بود خدمت کند
 باو بساز و خوش بزی ورنہ برد دیگر بحر
 شہوت میں نہ روئے زن بیگانہ چوں باشد ترا
 در سوئی امر دم مہین از نزد او شود دور تر
 چوں تو لواطت یا زنا تقبیل کنی مس بم
 خیرات مجملہ عمر تو ناچیزد گر دہم بدر

باب سیزدہم در آوردن عورتی بخانہ و مجامعت باو
 چوں تو نے آری بمنزل پائے اور در حال شو
 باید بریزی آب را در چار گوشہ بام و در

میں العلم میں ہے کہ مرد، عورت کے پاؤں دھوئے اور پانی مکان کے پاروں گوشوں میں چھڑک دے کہ باعث برکت ہے۔

خلوت کئی چوں مانے نام خدا اول بخواں
از دیو شیطان جنگلی خوانی تعوذ نامور
می کن ضیافت صبحم کُش گو سفند و گادوا
طعمے مکن خلقے بخواں آمد چنیں اندر خبر
در وقت خلوت اہل خود شہوت نے بیگانہ را
درد دل جو آری بیشکے دختر مزاید نے پسر
زیر دخت بار در ہرگز مرو نزدیک زن
فرزند بد بد چوں خدا ظالم بود ہم بے ہنر
گر بے وضو خلوت کئی بچلے بی سنی در ولد
در زیر مر سیارہ ہم فرزند فاسق زشت تر
نخنے گو تو آں زماں گنگے ولد باشد ازاں
نظرے مکن در شر مگہ فرزند آید بے بصر
خلوت مکن با اہل خود گر سیر خودی طعام را
بیامد گردی بیشکے صد خج بینی صد ضرر
اول زشب قرباں مکن چنداں نیابی لاسے
قرباں جو آخر شب کئی باشد ستودہ خوب تر

سے خلوت بیل حرف مفتوح ہے و تنہائی
تعوذ نامور با نیکو بھلائی (د) بکرا
پڑانے سے ہے سیم اللہ شریف اور
اعوذ باللہ بڑھے اور پھر دعا پڑھے
اللہم صلی علی محمد و آلہ و سلم و علی
الشیطان ما ذکرک فکتا " اسے اللہ
میں شیطان سے دور فرما اور جو کونے
میں عطا فرمایا ہے اس سے شیطان کو روک
فرما اللہ صیاف، دعوت، دلو، مجسم
میں کے وقت، کش دیکھ کر گو سترہ مکی
کا ذکر کرے، پھر پڑھ لکھ (د) اللہ
شریف میں ہے "اولم ذکرک فکتا"
دیکھ کر اگر ایک بکری کے ساتھ ہو، کچھ
شہوت خواہش (د) غیر خلوت کا شہوت
کے ساتھ تصور متوجع ہے اللہ میں ہرگز
کے وقت، خلوت سے کہ لڑی پیدا ہو سکے
بہتر چل دار ہے تر چاند سیارہ ستارہ
زشت تر، بہت بڑا، بد صورت (د) بہتر
کھلے آسمان سے نہ بہت کچھ ہو
یا اور بکری کا پڑا ہو اللہ بے سیر ناپیدا،
سے شہوت بھر کر اللہ اول زشب،
رات کما ابتدائی حصے میں قرباں محبت
راحت، لطف، ستودہ قابل شریف۔

اول کہ باشد چوں شبے ہم در میان آخرش
چوں تو روی نزدیک زن بینی زہری صدف
اول میان ماہ چوں باشد گردی گرد زن
ورنہ زیاں باشد ترا لازم بود کردن حذر
فارغ چو از قرباں شوی از زن جدا شو و دور
خود را بآب گرم شو تا پ نہ بینی درد سر
خلوت مکن با زن جو اں می کن چنداں پیر زن
نزدیک رفتن پیر زن باشد میں خوردن زہر
تعمیل در خلوت مرو باشد زیلے مر ترا
دانی کی از مغز سر مسم روشنی اند نظر
گر کش رود از سالمہ باشد قوی اند بدن
ذوقے ازاں ہم نیم بھر یابد فوائد بیشتر
دقیقہ گشتی محتلم غسلے مکن بر زن برو
درنہ شیطاں بیشکے انبا زگر دد اسے پسر
کامل چوبینی ماہ شد صحبت مکن با اہل خود
ناقص چوبینی ماہ را منکوحہ در خلوت مبر

سے پیری بھلائی (د) ہمیشہ کی بہی،
چند پیری اور آخری رات قربت نہ کرنی
چاہئے، اللہ زیاں نقصان حذر
پھر مر (د) ہمیشہ کا اول اور میان اور
آخر شیطاں کے عاف ہوئے کا وقت
ہے اس لیے محبت سے پرہیز کرنی
چاہئے کچھ مصنف اس سے پہلے کہ
بچے میں کہ خلوت مرد سے کہ پھر پوری چاہیے
آب نیکو آفرماتے ہیں کہ لڑھی عورت سے
قربت نہ کی جائے، اپنے رات گزارنے
اور نان و نفقہ میں برابری واجب ہے
سے جلد جلد محبت کرنے سے دعا بھی
کو درد کا اور نیکی بھی حضرت سعدی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے
نہ اندازہ پردوں مرد پریش زن
نہ دلو از خوشی رامن
سے ساتھ کمزاری، تندرست بھتر
بے حساب فوائد جمع قائمہ ہے مگر چو اں
والا، آواز ساقی (د) چونکہ مرد خواہی
شیطان سے ہے اس لیے اگر احتیاج
ہو جائے تو استیجا کر کے اپنے اہل کے
پاس جانا چاہیے اللہ بعض نیکار صریح
کہا کہ دوسرا صریح پہلے کی تفسیر ہے
کیونکہ پہلے صریح میں ماہ سے مراد
ہمیشہ اور دوسرے صریح میں چاند
مراد ہے، یعنی جب ہمیشہ کمال کے قریب
ہو جائے اور چاند کمال ظہور پائے پھر پوری
انکس تابش کو محبت نہیں کرنی چاہیے
شارح کا کہنا ہے کہ دونوں جگہ ہمیشہ
مراد ہے اور دوسرے صریح میں نیا
قائمہ ہے۔

علیہ مکن در طعم کس ہر شے کریابی آن بخور
 نے ترش گوئی بے مزہ نے مش آن چیزے گر
 خوابی شوی بیشک غنی مالے بیابی بیکراں
 تحلیل کن دندان خورد چون طعم خوردی لے پیر
 کثرت ایادی برکت است تنہا خورد مثل دواں
 طعمے چوتنہا می خوری ہمراہ خود شیطان نگر
 اندر طعام و آب ہم ناگہ بیفتد چوں مگس
 غوطہ بدہ آنرا بکش آموز از من ایں ہنسر
 گفتہ است ختم انبیاء ہم انجینیں لے جان
 بر پر کیے داں نہ جتے بر دیگرے دارد ثمر
 چوئل از غذا فارغ شوی فی الحال رو خوابے کن
 راحت بیابی در بدن آسودہ گردد مغز سر
 در شب طعامی چوں خوری باید روی گامی چہل
 تا تو نگر دی زحمتی نے سنج بینی درد سر
 چوئل بر تو آید میہاں تعظیم کن بحسد و وعد
 فی الحال کش در پیش او چیز یکہ داری خشک و تر

لے ترش کھانے، ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں کسی عیب نہ کھاتے،
 مرقوب خاطر شریف ہوتا تو تناول فرماتے
 حد پھر دیتے تھے تحلیل خلال کرنا دلف خلال
 کے لیے پاک صاف نکالنا ہو، ایسا نہ ہو کہ جو
 مل گیا اسی سے خلال کرنا تھ کرکے یاد دہی
 آیا دی صبح الجمعین، ہاتھ دکان جمع دہ
 درندہ، ہمراہ ساتھی، اگر دیکھ دلف، مل جان
 کر کھانے میں برکت ہے اگر کچھ شریک
 ہوں، مصنف نے بطور تہذیب شیطان کی
 شہوتیت کا ذکر کیا ہے درد وہ دھڑک
 لہم اللہ شریف رہنے سے جاکر بائے گا
 کھے، عہ، اگر آہانک، بیفتد گرہ سے
 مگس کھی، غور و زور دینا بیش امر از کشیدن
 نکالنا، آموز سیکھ کر پھل، فائدہ دلف،
 صورت شریف میں ہے جب کسی کے کھانے
 میں کسی گرہ سے تو اسے ڈوکر نکال دو کلاس
 کے ایک پر میں بیماری اور ایک میں شفا ہے
 جیسا کہ آئندہ شرح ہے شہ یعنی دہر کے
 کھانے کے بعد بیماری اور مشکل کام نہ کرنا
 چاہیے بلکہ کسی قدر مسرت چاہیے اور بات
 کے کھانے کے بعد چلنا پھرنا چاہیے، چنانچہ
 کہتے ہیں رَاذِلَہُ تَمَتُّوْا وَ اِذْ اَقْتَضٰ
 تَمَتُّوْا کَہ تم قدم پہل چالیس منی کچھ
 پہننا پھرنا چاہیے، زحمتی بیماری سے بچو و وعدہ
 بہت اندر ہے نہ کہش حق امر از کشیدن
 لانا۔

دے تو کہے ہماں شوی ہر جا کہ بجایابی نشیں
 از میز باں آب نمک خواہش مکن چیزے گر
 شخصے کہ خواند مرزا وقتیکہ سازد دعوتے
 عذرے مکن ہم معذرت چوں بشنوی ہم شور و شر
 در طعم دانی شبیتے یا طعم بھر مردہ
 آنجا سرودے دف دہل فحشے و عشرت یا نگر
 یا ساختند آن طعم را بہر ریائے ہر حق
 خوانند آنجا اغنیاء بکنند بر فقر اندر
 گر ایں چنین طعمے بود دعوت قبول آنجا مکن
 فارغ نشیں در خانہ از ایں چنین شو پر ہذر
 باب نہ دہم در بیان آب آشوبن گوید
 گر آب خوابی تا خوری باید خوری نہاں اندکے
 ساکن بخور اندر دم تعبیل در یک دم بخور
 استادہ باشی آن ماں آبے بخور جز چارہ جائے
 باقی وضو در وقت جاہم آب زمزم ہم سوز

لے در اور اگر کچھ کھی (د) جب آدمی
 کسی کا مہمان ہو تو جہاں جگہ میں چاہے
 یہ کہ شش نہ ہو عزت دانی ملگری کھائے
 اور جو کھانے کے طلب نہ کرے تھ
 مسئلہ، جب کسی دعوت میں منوعات
 شرعی ہوں تو معذرت کر دینی چاہیے تھ
 سرود کا نا دھ وہ معمول ہر ایک طرف سے
 بجایا جائے عشرت عیاشی بعض نسخوں میں
 غیبت ہے فقر و غراب (د) یہ منوعات
 اور شور و شر کی تفصیل ہے بیت کے لیے
 صدق کا طعام پکایا جائے تو اسے فقرا
 کھائیں گے مال داروں کے لیے کھانا
 مکروہ ہے، بیت کے کھانے دن تک
 دعوت منوع ہے ملاحظہ ہو صحیح الصون
 لنبیہ الذی عودۃ امام الموت ۱۴۷
 امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ البتہ بزرگوں
 کی نیا ذال دار بھی کھا سکتے ہیں تھ
 ریاضنایش، حق اللہ تعالیٰ اعیانہ الدار
 زہر روکی، ذات ذہب تھ اندک فقور
 ساکن آرام سے نہ در تین سانس چل
 جلدی (د) پانی تین سانس میں پنا منسلک
 ہے دو سانس میں پنا مبارک ہے ایک
 سانس میں پینے سے جگر میں بیماری کا خطر
 ہے، پینے سے پہلے ہر اللہ شریف کی بھی
 چاہیے اور ہر عورت کے بعد کچھ الحولہ
 پانی دانی ہاتھ سے اور دیکھ کر پنا چاہیے
 غلہ استادہ کھو کر وقت جا کھڑے ہونے
 کی جگہ، سوز پانی ماندہ، بھڑا (د) یا اور
 کھڑے ہو کر پانی پیا جاسکتا ہے (۱) دھوکا
 پانی ماندہ پانی (۲) جہاں چھو کر نہ پیا جاسکے
 مثلاً خشک ہو سے پینا ہو (۳) نرم خورین
 (د) مسلمان اور غاص طور پر کسی بزرگ کا
 باقی ماندہ پانی۔

ابے نباید تا خوری در چار جا اے جان من
 نہار و پس خلوت خود پس خم اب ہم حاجت بشر
 ابے خور یک ساعے یا بی اماں از در دھا
 ہر گہ کہ خور دی طعم را از گرم و شیریں چرب تر
 چوں تو گند داری بے ابے بدہ مخلق را
 نا چیز گردد اں گند از جوئے جنت آب خور
 ابے خورانی عام را یا بی ثوابے از خدا
 یک قح بد ہی تشنه را تو ضئے جنت صدمبر

باب شانزدہم در بیان آداب جامہ پوشیدن

جامہ پوشی اینچنان کاں دیر ماند مر ترا
 نے جہون پوشی شرتی پوش اینچنان باشد ستر
 از پنبہ پوشی جامہ را در ایں بیانی راحتے
 دستار باشد پیر بن ایزد کن ذال صفت تر
 کمناب و خرّ دیباج را باید نو پوشی میچگہ
 از پنبہ چوں رشته شد ذال ثوب کن کلی حد

لے نہار مع کے وقت کچھ کھائے بغیر خلوت
 صحبت، حاجت بشر نقضے حاجت و
 ان اوقات میں یا بی چار جا ہے کہ یک ساعے
 ایک گھنٹہ شرتی، میلا تیرب تر مرغی (ف)
 مرغی کھانے کے متصل یا بی پینا صدمے کے
 لیے اور گرم یا میٹھا کھانے کے بعد ذائقہ کے لیے
 نقصان ہے بخور کا مرغی کھانے سے آدھا
 گھنٹہ بے یا بی ہے اور دو گھنٹے بعد کے تو اس
 کے لیے خند ہے جوئے نبرد (ف) یا بی پانا
 بھی عہد صدمہ ہے اسی لیے خمر ترین کسان
 یا بی رکھا جاتا ہے کہ خورانی تو اسے اندر
 بار آشتی پیرا، عہد سوئے حاتمہ کور پوئی
 تو پیر، آتہ رہے جہون ہار یک کرا، یا غلام
 ہے شرتی مرغی، ہار یک کرا، ایک گھنٹے میں ہے
 ہر گز پوشی، پوشی پس شرتی کھ پنے والا (ف)
 کور پنے کا مقصد سر خور سے لندا
 ہار یک کرا، پنبہ جامے، زیادہ لمبا ہے
 ہو در نہ جلد صفت جامے کا پنبہ پوشی،
 دستار پیری یا پیر کن کرت، از کار پجامہ، تیرب
 صفت تر بہت موٹا (ف) تمام کپڑے روئی
 کے ہول پنبہ نہ ہوں، نہ کوئے ہوں خاص
 طور پر نہ کوئے نہ ناف سے گھٹنے تک جھاڑ
 ہے مکھ خواب مختلف رنگوں والا شرتی کرا،
 خورانی کرا، ویدک شرتی کرا، جو شرتی کے کپڑے
 سے حاصل شدہ رنگ سے بنایا جاتا ہے، از پنبہ
 شرتی، رشتہ دھا، رشتہ کرا، عہد پیر
 (ف) اگر کپڑے کا نام شرتی اور یا سوتی ہو تو
 اس کا پنبہ جامہ ہے کہ شرتی جسم سے نہیں
 جھوٹے کا اور اگر برعکس ہو تو مردوں کے لیے
 ناجائز، اسی طرح لونی یا دوسرے پنبے پر پوئی
 دھا کے سے چالا گشت سے زیادہ گھٹانی
 کی گئی ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے۔

نخا رشد از جامہا اسپید جامہ جان من
 تو دور کن از خویشتن ہم زرد و لعل و معصفر
 کم پوش لشم و چرم را سجدہ مکن بالائی آن
 بر پنبہ سجدہ افضل ست نزدیک علما معتبر
 دستار بندی ہفت گز شملہ گذاری پس عنق
 بے شملہ باشد بند شے اں بندش شیطان شمر
 شملہ کہ باشد با علم اں شملہ را روشن بد اں
 بے علم شملہ داں چناں چوں خانہ تار یک تر
 دیرے بماند پاک ہم کو تہ چوپوشی جامہ را
 ایں لبس شکل صالحاں ہم مزدم نیکو سیر
 چوں کفش پوشی موزہ ہم باید کہ پوشی زرد و لعل
 چوں کفش موزہ شد سیاہ اندوہ مینی بیشتر
 موزہ چوپوشی کفش ہم باید کہ پوشی راست پا
 چوں تو گشی ایں ہر دورا باید گشی برعکس تر
 ہر گہ کہ پوشی جامہ نو یک کف پڑ از ابے مکن
 دوبارہ موزہ قدر خواں ذال آب کن تو جامہ تر

لے عتق پسیدہ، اسپید جامہ جان من
 پیلا، لعل سرخ معصفر، پنبہ حریف معصفر،
 دو سر معصفر، تیرساکن، لیکن قدرت
 شرتی کے لیے دو سرساکن اور تیرساکن
 ہے، عہد گوندی ایک قسم سے رنگ
 ہوا کرا، (ف) شرتی بے شرم ایں چرم چلا (ف)
 (ف) اور چرمے کا لباس پنبہ ایسا کرا
 اور صاحبین کا طرہ ہے لندا افضل ہوگا
 لیکن ہے صفت لے اسی صورت میں
 منع کیا ہو جب دیا فر کا خور ہو، مکھ
 مکھ عقی کون، بندش باغضا،
 (ف) ناغہ المسلمین میں ہے رخی
 اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جامہ خور
 پر سات گز کی پیری، باندھ گئے،
 (شرح) عہد کو تہ چوپوشی پس
 صالحاں یک لوگ، نیکو سیر
 والے مکھ کفش جوتا، زرد پیلا، لعل
 شرتی (ف) جوتا اور موزہ سرخ یا زرد
 ہونا چاہیے، دوسرا، عہد صفت کی لاند
 ہے در ذال علم نے سیاہ کو تہ چ دی
 ہے (شرح) مکھ کشی تو اتار سے (ف)
 جوتا اور موزہ پہلے داغیں پاؤں میں ہیں
 بائیں میں پنبہ جامہ ہے، انار سے وقت
 اس کے برعکس ہر شے کت چلو
 دوبارہ و در نہ بعض شتوں میں دھا
 ہے موزہ قدر انا انزل کا فی
 لیلۃ القد سما

لے رزق روزی، برکت امتداد آرزوی
 لے قهر محل جہاں جمع جنت، بہشت
 قندہار مونی اور فراہوت (دفع) صرف شوق
 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والین کی رضا
 میں ہے اور والدین کی تلافی سے اللہ تعالیٰ
 کی تلافی سے جب اللہ تعالیٰ راضی ہو
 تو عمر کی لمبائی، برکت، عزت اور حسب
 کچھ حاصل ہوگا لے فرمان مگر بے حصر
 لے اندازہ (دفع) صرف تریف میں ہے
 آنجناب حضرت اخذ ام الکلمات
 جنت اؤل کے قندہار کے لیے ہے،
 باب کا بھی یہ حکم ہے، خدمت، ان کی
 زیادہ اور نظیر باب کی زیادہ کرنی چاہیے
 لے شہر میں بھی نرم آہستہ، شوق، خدمت
 لیں، کچھ شہر میں شال پینا، قدر، تہ
 حیثیت، مختصر محتاج (دفع) بلا حصر
 بے وزن ہے اگر لے بدہ کافی نشان ہو
 تو وزن درست ہو جائے گا ادب ہے کہ
 والدین کا نام نہ لیا جائے لے امر مگر
 فرمان بردارہ الاکثر، معصیت گناہ مگر
 بہرہ رزق بارشادہ الی تعالیٰ ہے و ان کما
 علی ان کما علی فی باب الیکس کذا بہ
 علم فلا کما علی ان کما علی اس بات
 پر مجبور کریں کہ میرے ساتھ اس چیز کو کریں
 کہ جس کا نہیں علم نہیں تو انکی اطاعت کرنا
 حدیث شریف میں ہے لا طاعة لمخلوق
 فی معصیۃ الخالق، اللہ تعالیٰ کی
 نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے
 آنی زبرد تو بیخ اور شکلی کے اندر کما
 علی کما علی (دفع) اللہ تعالیٰ فرمان
 ہے و لا کما علی ان کما علی

تسلطہ ہما والدین کو آفت نہ کہلادہ زحافت، ذخیرہ میں ہے کہ اگر والدین محتاج ہوں اور ان کا فقر بیٹے پر ہو تو اسے
 اجازت کے بغیر تجارت، حج اور غرہ کے لیے جانا جائز نہیں ہے، اگر بیٹے کے علاوہ فقر دینے والا موجود ہے یا بیٹا فقیر
 ہے تو بلا اجازت ایسے سفر پر جا سکتا ہے جہاں جان کا خطرہ نہ ہو ورنہ نہیں (شرح)

در رزق او برکت شود ہم عمر اگرد دواز
 مقبول باشد جا بجا مشہور اند ہر شہر
 اَلوین را راضی بکن تا بر تو راضی حق شود
 یابی تو قهرے در چناں باشند از دود گہر
 در زیر پا مادہ پدر جنت بیانی بیشک
 فرمان شال آری بجایابی ثوابے بے حصر
 شیریں سخن ہم نرم گو در پیش شال شیں بادب
 آداب شال آری بجاتا تو نگر دی مضطر
 طعنه بدہ آں را کافی جامہ پوشاں قدر خود
 نامے نخواست اَلوین راتا تو نہ گردی مختصر
 بر امر شال مامور شو الا کہ امر معصیت
 بکنند جاناں چوں تو رانی کن ازاں کلی حذر
 آف گو در پیش شال خوف است نہیں گفتن عظیم
 بے اذن شال جائے مرد، باشد ترا صد خاطر

مگر ہر کہ خوشنود شد مادہ پدر اوشد سید
 خوشنود گرد و حق براو، اور نہ سوزد در سقر
 گر می کنی بست ہزار سال عبادت بہر حق
 بہتر از حق والدین ایں نیست از خیر السیر
 گر عاق بکند طاعتے خیرات ہم روز و شب
 جائے نہ باشد مرد را الا کہ در خوف سقر
 دال عاق مادہ ہم پدر محروم از بوسہ بہشت
 دیدم چنین اندر کتب از نسخہائے معتبر
 اَلوین چوں خوشنود نے فرضا و فدا دال لقیں
 مقبول نے حضرت خدا، خیرات دیگر ہم ہند
 مردود مادہ ہم پدر ہر گز نہ باشد سرخ رو
 عزت نہ باشد مرد را برکت نہ اندر مال فرد
 خوار و خجل ہر دو جہاں آساں نیا بد آب و ناں
 تنگی بر ز قش آپنجاں کا ید پریشاں در بدر
 تلخی فراواں مرد را در وقت نزاع جان او
 در گور نے راحت و را باشد عذابے بیشتر

لے خوشنود را راضی مادر ماں پدر اوشد سید
 اچھی عادت (دفع) بیلا مصرع بے وزن
 ہے یعنی بیس ہزار سال کی عبادت اللہ
 کی خدمت سے بہتر اور اچھی عادت توں میں
 سے نہیں ہے، ہونا یہ چاہیے کہ بندہ اللہ کے
 حقوق بھی ادا کئے جائیں، اللہ تعالیٰ کی
 عبادت بھی کی جائے لے حق و تعالیٰ
 کا نافرمان اور اذیت دینے والا تیرات
 نیکیاں، روز و شب، دن رات، بوج
 بیست، گہرائی لے طریقہ محمدی میں ہے
 کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 والدین کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ جنت
 کی خوشید ایک ہزار سال کی مسافت سے
 محسوس ہوئی لیکن والدین کے نافرمان،
 قاطع رحم اور بڑھے ذاتی کو محسوس نہیں
 ہوگی لے خوشنود را راضی لے نہیں ہر باطل
 ضائع لے مردود نام مقبول، سرخ رو کا معنی
 صرور ہے، شہ خوار و خجل، حق فرمودہ،
 (دفع) یہ والدین کے آداب اور حقوق کا بیان
 تھا خوار و خجلاں وغیرہ میں ہے کہ استاد کے
 حقوق ہیں (۱) اس کا نام نہ لے (۲) اسکی
 جگہ نہ بیٹھے خواہ وہ مجبور ہو یا خود، اسکی سامنے
 یا ادب و دانا ہو کر بیٹھے (۳) ہانکے سامنے
 ہنسنے اور دگر دگر نوم صفات انصاف و محترم
 سے پرہیز کرے (۴) جو کچھ توچھا ہو مازنی
 سے توچھے، جھکے اور آخر اس سے پرہیز
 کرے، اس کے حکام کی تعمیل کرے بولنے
 اور چلنے میں اس سے سبقت نہ کرے بھرت
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آگاہ ہوں
 میں حکمتی حکم خدا، جس نے مجھے ایک
 حرف سکھایا میں اسکا غلام ہوں، بخدا کے
 ایک اہم درس کے دوران میں دیکھا کہ
 کھڑے ہوئے، پوچھنے پر بتایا کہ میرا استاد
 زادہ کون سی کیفیت ہوا اس کے دروازے
 کے سامنے اگیا تھا میں اسے احترام کے لیے کھڑا ہوا تھا (شرح) لیکن حضرات نے فرمایا اگر والدین اطاعت کے وجود کا وسیلہ ہیں تاہم اس میں

حکایت علقمہ صحابی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشیدہ بر علقمہ در وقت نزع روح او
زحمت گراں بند زباں تلخی چو بروے بیشتر
زن او یاد بر نبی گفتا کہ اے شہ مرسلان
بر شوہر م نزع گراں گشتہ است عاجز مضطر
فرمود احمد مصطفیٰ مر مرتضیٰ و ہم بلال
سیوے بہ سماں فارسی عمار را چارم شمر
رفتند شال بر علقمہ کردند تلقین مرورا
ہرگز نہ جنیدش زباں کردند بر احمد خبر
پرسید سید پاک دین ابوین دار در زندہ او
گفتند اصحابش چنین مردہ یقین او را پدر
زندہ است مادر علقمہ گشتہ ضعیف و ناتوان
فرمود سید مرسلان رو اے بلال زود تر
بر مادرش از من سلام گویند اے پیر زن
گر قدرت داری بیا خواندہ ترا خیر البشر

(بقیہ صفحہ ۶۱)
ان کے خط انص کا بھی دخی ہوتا ہے بلال
استان کے کہ وہ جس فی سبیل اللہ کی حکایت
ہے لہذا اس کا مرتبہ زیادہ ہے۔
لے نشیدہ کیا تو نے نہیں سنا، میخ
د احمد حاضر نفس ماضی قریب، بطور استقامت
نزع نکالنا، آخری وقت رحمت گراں،
سخت تکلیف بند زباں زبان کا زحمت،
کلیطہ کا جاری ہونا، تلخی چو بروے،
اے عاجز بے بس مضطر مجبور لاچار،
ہم مرتضیٰ پسندیدہ، حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، ضمیر کی تھک تھک وہ حضرات
مطلق تعلیم، بیت کے سامنے کل طبع رکھنا
تا کہ وہ سن کر پڑھ لے، اے کما دھانے،
کہیں ایسا نہ ہو کہ شہادت تکلیف کی بنا
پر انکار کر دے نہ جنید حرکت نہ کی تھی
چاک دین، دین کے پاکیزہ مردار، پیر باب
شہ مادر ماں، ناگوار کمزور، ایک شخص
دوسرے مصرع میں یہ الفاظ ہیں "رواے
بلال" بلال کے آخر میں الف تکرار ہے
زود تر بہت جلد سے گو کہ پیر زن
محبت قدرت طاقت خیرا بشر نام
السانوں سے افضل (ف) حضرت پیر
میر علی شاہ گولڑوی کے فتاویٰ میں ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دف
بشر کہتا ہے کہ ہاں ہاں ہاں ہاں
افضل البشر

گر او نہ ارد قدرتے اورا بگو تو اے بلال
در خانہ خود تو شستہ شو آید تو شافع حشر
رفتہ مؤذن مصطفیٰ بگذارد چوں پیغام این
برخواست شادان شد ضعیف اند نشیدن این خبر
او گفت سازم جان فدا بر خاک پای مصطفیٰ
کردہ عصا در دست خود آمد حضرت نامور
کردہ سلامش مصطفیٰ ہم خواندہ احمد پیش خود
افعال جملہ علقمہ کردہ بیاں او سرسبر
گفتا کہ بودہ علقمہ صاحب صلوٰۃ و صوم ہم
ہم عابد و ہم زاہد و بودہ سخی و معتبر
لیکن ز خدمت مانے من قاصر ہدے ختم رسل
زن خویش را عورت بد اے کرد مار اے دفر
ہرگز نہ کر دے گفت من نبی کرد گفت زن قبول
راضی نیم ز دوزیں سبب اے شافع روز حشر
فرمود سید زود تو میرم جمع کن اے بلال
سوزیم تا مر علقمہ کن آتش تعمیل تر

لے شستہ مخفف نشستہ
بیخبر رہ، شافع حشر، قیامت کے
دن شفاعت فرمانے دے صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم علقمہ مؤذن مصطفیٰ
بلال، برخاست اٹھی، شادان خوش
خوش، ایک نسخہ میں ہے "ضعیفہ
از نشیدن" اے فدا قربان، عصا
لاٹھی، کردہ سر کمر تمام ۷۷ علامۃ نماز
روزہ زاہد دنیا سے بے نیاز
لے قاصر یعنی کرنے والا یہ مخفف
بود، تھا، زن بیوی، عورت، عورت
شہ گفت من، میرا کہنا، اسی ہم
ہم داعی نہیں ہوں، شہ میرم
ابن معین، سرزمین، جلاشیں، از معین
کن آتشے آگ نیا کر، تعمیل تربیت
جہد۔

عجربے کرد آں پیرزن گفتا کہ اے شہر مسال
 بہر چہ سوزی علقمہ دل بند دایم ایں پسر
 فرمود سید گر شوی خوشنود بر فرزند خود
 ہرگز نسوزانم در ایابہ نجسات اندر حشر
 شو تو گواہ اے مصطفیٰ راضی شدم بر علقمہ
 خوشنود گشتم ایں زماں گر جو رک دی یا جبر
 فرمود ختم الانبیاء روز دے صاحب اذان
 دریاب حال علقمہ بروے بکن نی کو نظر
 چوں متقی صاحب اذان آمد بسوئے علقمہ
 بشنید کلمہ زد ہنوز او بود بیرون ز در
 گفتے چنین آں علقمہ متی تو د احمد لا شریک
 بست آں محمد بندہ ات ہم شہ رسول لا ہبر
 چوں مادرش خوشنود شد بر علقمہ اے جان من
 آنکہ کشادہ شد زباں آساں شدہ تلخی فیر
 آساں شدہ کنن بر او پس جان بحق تسلیم کرد
 پس مات ہذا الشاہ چوں آمد رسول مستبر

اے ہر چہ کہ کہیے، دل بند محبوب
 لحاظ سوزانم میں نہیں جلو اذان کا
 از سوز ایندن، غایت غلامی ہر
 قیامت، سکہ خود ظلم تجربہ دانی،
 ایک نسوز میں پہلے مصرع میں یہ الفاظ
 ہیں "گفتا گواہ شواے نی" سکہ
 علقہ دریاب معلوم کر، حیدر احمد
 فضل امر از دریا فتن لکھ لا شریک ہوا
 کنی شریک نہیں را جبر را ہنا بھی کھر
 طبر بچہ ہے علقہ اے اللہ کی آواز
 دروازے سے باہر آری تھی علقہ
 اس وقت کشادہ شدہ شریک کی، حشر
 تکلیف (ف) معلوم ہوا کہ زبان کی
 بندش اور اس کے علاوہ تکلیف
 والدہ کی ناراضگی کے سبب تھی کہ نہ
 نکالنا (جان کا) تسلیم سیر مات،
 ہذا الشاہ، یہ فرمان موت ہو گیا،
 یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمود سید تا در غسل و کفن بدہند زود
 خواندش جنازہ پس در کوفہ دفن ادر قبر
 شنوید اے یاران من گفتے چنین آں مصطفیٰ
 کارے نیاید طاعتے الا رضا مادر پدر
 اے بادشاہ با کرم مارا چنین توفیق دہ
 بکنیم طاعت بے ریا خدمت کتم مادر پدر

باب دوم در بیان دن و دم و اذان و قرض و قیود

در و ام نافتی جان من تازندہ باشی در جہاں
 از و ام شکند دست پا از و ام برود جان ہر
 ہرگز ندارد کس و امے کشیدن جڑ سہ جا
 در حصہ بہر کفن تزدیج و خستہ یا پسر
 چوں تو دی دے بکس باید دی قرض حسن
 خواہش مکن مہلت بدہ یادہ گودلیواں مہر
 دے خواہ بہر بوس زان و ام اُفتی در بلا
 اینجا کشتی اندوہ غم آنجا شوی ہم بے و قہر

اے سید، سر دار یعنی سر و دماغ عالم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم، ایک نسوز دم و دم
 مصرع اس طرح ہے "خوشنود جنازہ
 پس در کوفہ دفن ادر قبر" خواند
 حال ایں ہے کہ ایک جوان بہر چند دن
 شکرات موت ظاہری دے اس کے
 بعد ہی حکایت بیان کی ہے (شہ)
 ممکن ہے وہ جوان حضرت علقمہ ہی ہو،
 علقہ خوشنود سنو، صحت صحیح حاضر غایب امر
 از شنیدن بعض شوقوں میں ہے "جہر
 رضا مادر پدر" (ف) یعنی والدین کی
 فرمانبرداری کے بغیر علقہ مقبول نہیں
 ہیں سکہ کتم بخشش توفیق ہمت و وسایل
 تہا نائش علقہ بست و دم، بالیسواں
 ستاون لیتا، و ام قرض، "ادھار قرض
 کائن چونکہ ادھار تعلقات کو کاٹ دیتا
 ہے اس لیے اسے قرض کہتے ہیں چنانچہ
 کہتے ہیں القرض بقرض الحیثہ، قرض
 محبت کی قسم ہے علقہ نافتی دے تو
 دراصل نافتی ہے ضرورت شعری کے
 لیے اسے لاکر بڑھا جائے، و ام
 قرض سے شریح میں از بام ہے یعنی محبت
 سے گرا تو تھکا یا کس کوئے کا قرض میں
 جان کا خطرہ ہے علقہ بھوک کا غلہ تزدیج
 نکاح کرنا دی حضرت مصطفیٰ مصطفیٰ کے نکاح
 بوقت ضرورت قرض لینا جائز ہے علقہ بہر
 کہ ضرورت شدہ ہو کہ علقہ قرض لینا چاہے علقہ
 حسن ایسا قرض کہ قرض کو اجازت می دے
 کہ علقہ کے لئے اگر وہ جو آتش مٹا دینا کہ
 بیہودہ گوئی ذکر تو اس عالم، علقہ بہر
 علقہ جو کہ علقہ و ام قرضت، اسی میں علقہ
 میں کشتی بھٹکے گا، اچھے گاہ کا اس دنیا
 آخرت میں ایک سہ سے دنیا کی بھگ دینا اور
 آنجا کی جگہ علقہ ہے بے قرض عورت (ف) قرض واپس نہ کرنے کی صورت میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے۔

یعنی حق پرستی و مانگنا برحقان سے، چنانچہ صاحبِ حاضر فعل امر از ستانیدن حد و کرہ یعنی خوف (ف) کج کل اتنا غرض دینا ہے

پچوں تو بکس دے دی نیت بکن ناخواستن
پچوں اود ہلستاں خوشی ورنہ بکن گلی حذر
از دین گر یک دانگ را بدی بدائن تولیشتن
نزدیک حق باشد نکو از صدقہ دینار و زر
صدقہ کہ چوں مقبول شد یابی ازال اجر و جزا
یک خہ کہ از حق کسے یابی کشاکش در شتر
از دام دار خویشتن متاں گہے چیزے نفع
کشتے ستانی چوں گرد و غلہ مخور بر خصم بر
جملہ گردباں حکم این جاناں من نیکو شنو
گا دے ستانی چوں گرد و تو شیر او ہرگز مخور

بیت سوم در بیان کلام و سکوت و غیبت و عتسہ و سوگند گوید
باب و

چوں تو روی در مجلس ساکت نشین خاموش ہم
ہرگز مگو اول سخن پاسخ بدہ در و گہر
باشی تو ساکت و دزد شب چیزے مگو جز ذکر حق
سخنے کہ باشد گفتش نزدیک حق آں را اجر

ہے آسانی صاف کیا جاسکے کہ دین
غرض دانگ بھرنی مقصود ہی مقصود
و آں غرض خواہ و تار سونے کا ایک
سکہ نہ سونا (ف) غرض کی ادائیگی نہ
ہے بہتر ہے کہ اگرچہ اجر و جزا
تو ایک دانہ کشاکش کھینچنی آتی خوشنیت
(ف) صدقہ مقبول ہوا تو ثواب ملے گا اور
اگر کسی کا غرض ادا نہیں کیا تو قیامت کے
دن مصیبت ہوگی اور مصیبت سے اپنی
ثواب کے حصول سے بہتر ہے کہ صدقہ دے
موقوف مستان نہ دے گئے کوئی نفع فائدہ
رکشت کھینچ کر دین، غرض لینے کے لیے
کوئی قیمتی چیز کسی کے پاس رکھنا، غلہ
پیداوار، تجارت کی ختم زمین کا مالک،
گروے جاشہ گرد یا جو زمین میں رکھی
جائیں، گدا سے کئے، شتر و دودھ،
(ف) اگر کسی کوئی چیز زمین بھی پوتوس سے
حاصل ہوئے دیا نفع، مالک کو دے
دیا جائے یا اسکی قیمت غرض سے کم کر
دی جائے شہ بہت دوسم تیس سو
باب، سکوت خاموشی، غیبت، عتسہ
کسی کی برائی، عتسہ چھینک سوگند
قسم شہ روی تو جیسے سیف و احد ہر
فعل مضارع از رفتن جھٹکے کی محفل
میں، بار تکبر کے لیے ہے، تاکہ ملوک
شیش خط، آکل پیلہ پانچ جواب
دروہ کوئی اور چرا ہر آف، مجلس میں جا
کر خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے اگر کوئی
سوال کرے تو اسے مناسب جواب
دینا چاہیے شہ ذکر حق، اللہ تعالیٰ کا
ذکر، اجر، ثواب (ف) بے فائدہ اور
دنیاوی باتوں سے زبان بند رکھنی
چاہیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا
چھی باتیں ہی جائیں۔

سخنے نباشد کاندراں غرضے ترا اسلام و دین
غرضے معاشی نے درو آں را تو لا یعنی شمر
غیبت حرام ست بیشکے در گفتش دوزخ وری
عیبے کہ در غیبت کنی ایں است غیبت لے پسر
آنکس کہ غیبت می کند حسنا ت دے برے و د
منتاب گویا می خود مردار لچے از بشر
غیبت مکن در میچکہ بگریز از غیبت کناں
از جملگی عصیاں گناہ غیبت بدانی زشت تر
نام را داں دوزخی بوئے نیابد از جنان
ہر چند طاعت می کند داں طاعتش جملہ ہدر
دانی موکل بر زباں جملہ بلا آفات حسم
جرم زباں گر اندک است ہم جرم آں دین بیشتر
کفرے از دشر کے از وقذ فے بہتان درازو
ہرگز ندیدم در جہاں جز خاموشاں کس خوب تر

چیزیں جن کا دین سے بڑا برائی ہے ان میں سے کسی کا انکار، شرک کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، کفر و کفری
بہتر انکار اہرام لگانا، بھگان کسی کا جھوٹا عیب بیان کرنا اور بھوٹ، بیوقوفی گواہی

لے کاندراں دراصل کہ اندراں
ہے کہ اس میں غرض مقصد اسلام
اور دین کا ایک ہی معنی ہے غرض معاش
زندگی کی غرض لایعنی بے مقصد ہے غرض
شرک (ف) جس جھوٹ میں دینی جانور
دنیاوی فائدہ نہ ہو مگر وہ بے شہ غیبت
بہلا حرف مفتوح ہو تو اس کا معنی غائب
ہوئے اور اگر سلا حرف سسور ہو تو اس
کا معنی ہے کہ کسی کی عدم موجودگی میں کسی
برائی بیان کی جائے جس میں موجود ہو،
ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں نہ ہو
کہلا تارے شہ حسنا ت نکلیاں، غتے
غیبت کرنے والے کی برائی، غتے
غیبت کی گئی ہو منتاب غیبت کرنے
والا، ای خود کھانا ہے مجھے گوشت
بشر آسان (ف) اللہ تعالیٰ غیبت
کرنے والے کے متعلق فرما ہے
و غیبت خذ کفر من ینکلی
لحکم آخیرہ مینما الا یہ کہ تہبہ
کوئی شخص ہے جو مردہ بیان نہ گوشت
کھانا پسند کرے گا لکھ بکر بھاک
صیغہ واحد جاز فعل امر از گفتن غیبت
کند غیبت کرنے والے کو جملگی تمام
عصیاں گناہ زشت تر از بدہ بڑا،
شہ تمام جھوٹوں کی تکلیف و بہات
دوسرے تک پہنچانے والا، نیاید نہیں
پائے گا جن کو جنت تر متاع
شہ جوکل متاع آفات عیبیں جرم
بہلا حرف مفتوح جہر تک جہر مفتوح
جرم بہلا حرف مفتوح شہ شہ کہ وہ
چیزیں جن کا دین سے بڑا برائی ہے ان میں سے کسی کا انکار، شرک کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، کفر و کفری
بہتر انکار اہرام لگانا، بھگان کسی کا جھوٹا عیب بیان کرنا اور بھوٹ، بیوقوفی گواہی

لے اللہ کتب جعفر ثلثت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا کاذب جھوٹا امر ہے۔
 باعزت، (ف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
 "وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْمَالَ عَلٰی الْاَدْبَابِ"
 تم کو علم مال مقدس و جس پر نرا کی
 تہمت لگائی گئی ہو، بری پاک خدا مقرر فرما
 مثلاً اگر کسی نے آزاد کو قذف کیا ہے اور
 گواہی یا اقرار سے اس کا جرم ثابت ہو
 جائے تو اسے اپنی دسے لگائے جائیں
 گے، کسی کے غلام کو قذف کرنے کو زیادہ
 سے زیادہ آتا ہے، دسے قذوب کے طور
 پر لگائے جائیں گے، اگر کسی نے شرابی قذف
 سراجیہ فقہ کی کتاب (ف) در سے لگائے
 کے علاوہ قذف کی سزا ہے کہ اس کی
 گواہی مقبول نہیں ارشاد فرمائی ہے وَكَذَلِكَ
 نَقُصُّ عَلَيْكَ لَقَدْ عَلَّمْتُمْ مِثْلَ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
 اے میرے پیغمبر! تم کو علم ہے کہ اگر کوئی خوف اور
 شرم کی وجہ سے، حلف بہت تمہیں
 کھائے والا ختم نہ کرنا چاہیے، حلف و عہد
 ہے حد و حساب، جعفر شمار (ف) (ف)
 جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو سلام
 کہنے میں پہل کرنی چاہیے کہ اسیاء و کرام کی
 سنت ہے، سلام کا معنی ہے کہ میں
 مسلمان ہوں اور تو میری امت سے محفوظ
 ہے، سلام کے رد کوئی سلام کا جواب ہے
 (ف) ارشاد فرمائی ہے وَادْعُ إِلَى سَبِيلِ
 الْحَقِّ فَكُلٌّ مِنَ الْأَحْسَنِ وَشَرِّهِ
 آؤ میں دو گھبراؤ جب جس سلام دیا
 جائے تو اس سے بہتر جواب دیا و لیس
 ہی جواب دو،

قذ نے گو در بیچکے کر دے گناہاں می شوند
 سو دے ندارد مر ترا داخل بعضیاں زود تر
 کند بے لگوئی بیچکے لعنت خدا بر کاذباں
 کاذب نباشد مخرج رو اور انیار د کس نظر
 قذ نے مگو مملوک را مقذوف چوں باشد بری
 حد سے خودی در بیچکے گشتی سیاہ رود و تشر
 چوں قذف گفتن مر ترا بر بندگاں عادت شود
 مردود گردی از شہادت در سراجی کن نظر
 سو گندم غیر از خدا ہرگز نیاری بر زباں
 بزگار گردی دوزخی ایں شرک باشد خفیہ تر
 ہرگز خود سو گند تو گر چہ خودی از صدق دل
 خلاف در دوزخ بدای در خشم حق اورا شمر
 اول بزینی چوں کے اور اسلامے زود کن
 یابی جزایمعد وعد ہرگز نیاید در حصر
 چوں تو اسلامے رد کنی گر مسلم ست بد کن کو
 اورا چوینی کافر ست گو مثل اں نے بیشتر

لے ختم لشکر مولا کا بندگاں جمع بندہ غلام، بی بی مالک، کنیزک لونڈی، اعتقاد جمع غنی مالدار معتبر محتاج (ف) سلام کے آداب
 میں سے ہے کہ پنا بھولنے کو اور بڑے
 مرتبہ والا مل مرتبہ کو سلام سے ملے حضرت
 کنیزکی سلام کہے جمع جماعت مالک
 سوار مالک پیدل بنیام بھولنے والا
 بے کمر بنیام بھولنے والا
 کہنا متقل ای قذ بر جھک لیس اللہ تعالیٰ
 تجھ پر رحمت فرمائے، فرض کفایت وہ
 فرض جماعت سے ہے ایک کے ادا کرنے
 سے ادا ہو جائے کوئی بھی ادا کرے تو
 سب گناہوں سے سبقت پیل
 پیش قدمی، کوئی کان، اذکار، دانت، علم
 پرست (ف) شام سے اس پر ایک مرتبہ
 نقل کی ہے کہ حق سبحی اللہ تعالیٰ
 بخیرین اللہ اکبر من الشیوین
 و اللہوین و اللہوین جو شمس جھیک
 لینے والے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے وہ
 دانت، کان اور بیٹ کے دوسے غنہ
 رہے، وہ بات بہت ہمارا، جو میں
 باب، ختم غنہ، بکھرے اپنے آپ کو و در
 سے براہان، سند اللہ تعالیٰ نے جو کسی
 کو نعمت دی ہو اسے دیکھ کر چلنا اھم
 چاہنا اس کے نعمت نازل ہو جائے اللہ
 سے چل جائے، یہ ناسا کر ہے اور عرفیہ
 آؤ و رکھ کر کچھ بھی اپنی نعمت ل جائے
 اسے رشک کہنے ہی جو جائز ہے، عجب
 اپنی تعریف کرنا خود ستانی، عجب ہی عیب
 برائی کہ حاتم مسکر کے والا، نیا بد نہیں
 یا، نیکوئی بھلائی، یا ساء و کرام میں پانا،
 ضیف و احقر غائب صانع مٹی والا کوئی
 طاعات جمع طاعت، سنی، بہتر، عیب
 شہ گناہ چھوڑے، جیہ و صبر، غافل اعزاز
 گناہن کہ دوسروں پر اپنی برائی ظاہر کرنا، ہنگامی عیب ہر تمام آئندہ ہے گا، خود میں اپنی خوبیاں دکھانے والا، جس کی تو جاس طرف نہ ہو کہ یہ خوبی
 اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہینہ دور دشمنی والا۔

سلطان سلامے بر ختم مولا کند بر بندگاں
 بی بی کنیزک خویش را ہم اغنیا بر مفتقر
 تنہا کہ باشد مردے خدمت کند مزجم را
 را کب کند بر را جلے مینا کند بر بے بصر
 چوں عطسہ بزند مسکے تمہید گوید متصل
 گویر حکم در حال تو فرض کفایت می شمر
 سبقت کنی گر تو بر و تمہید گوئی پیش ازاں
 در گوش و دندان ہم شکم در دے زبانی لے لپہر

باب ششم در ختم و کبر و عجب و عیب و غیرت گوید

حاصل نیاید نیکوئی ہرگز نیاید گے
 بخورد حسد طاعات را چوں ہیزے تنو در
 بگذارد کبر و عجب ہم شو خاک پائے ہنگناں
 ماند بد و زرخ مدتے خود ہیں کہ باشد کینہ در

مکر فریب : غدر و عداوت اور تشدد و زور و ف کسی کے عیب ظاہر کرنے کا وبال دنیا میں سبھی کی سکتا ہے مثلاً خود اس عیب میں

[illegible]

چوں تو بگوئی عیب کس صد عیب آید پیش تو
مگر دے اندر سے ہم کن تا تو نیفتی در سقر
ہرگز کن استیغہ را اگر چہ بود حق سوئے تو
با حور شینی در جنات کشکے بیانی در صدر
کبرے کن بایچکس دل جملہ را بہتر ز خود
چوں کبر کنی با کسے باشی ز گہراں بدبتر
کبرست کار ابلیس را باید تو واضع پیشہ کن
تا حق بر بردار دتر اندر میان بحر و بر
چوں پیر و کودک مر ترا آید نظر تعظیم کن
کودک بدانی بے گنہ در پیر طاعت بیشتر
مومن ندارد کینہ اندر درون جان خود
شب چوں بخسید جان من کینہ بشوید از جگر
ہر جا شجر بیند کسے گشتہ نگوں سوئے زمیں
خدمت کند ہم پشت خم چوں بگذرد تحت الشجر

۱۰۰

عینے شدہ بر آسمان کردہ تواضع خسلق ہم
قاروں شدہ زیر زمین چوں کرد بخل و کبر سر
چوں تو شجر بینی نگوں لایع شدہ سوئے زمین
آرے ہوں گرد چنناں شانے کہ باشد بیوہ ور

بابست و پنجم در بیان اخلاص و ریاء و عباد جزآن گوید

صوم و صلوة و صدقہ ہم بہر خدا خالص کنی
نے بہر جنت حور نے بہر خلاصی از سقر
از بہر دنیا یا عمل بہر جزا عقبہ کنے
مزدور باشی بیشکے کامل نیسانی ایں اجر
حق را بسیاری آنگہے کارے کنی از بہر او
مخلص چوں گشتی جان من بینی خدا لا چشم سر
اخلاص دارد کار را در کار با اخلاص کن
کفرے بدال سمعہ و ریائے از مرئی کس بتر
چوں ذکر گوید پاسباں از بہر راندن دزد را
بزدگار گردد ذکر گو یا شد منافق بے خبر

لے کر تھر دھڑا ہمت خود دینی، ایسے اکو اچھا سمجھنا کہ ہم کو با عور اکفان کا مستجاب الدعوات دلی تھا صحت ابراہیم علیہ السلام
پڑھنا تھا ابراہیم علیہ السلام جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس بات کے ساتھ قوم جبارین کی طرف متوجہ ہوئے بلعم نے ان سے
دشمنت کی کھڑت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے خلاف دعا کی جس سے قحطی طور پر انہیں شدت کا سامنا کرنا پڑا لیکن بلعم کا ایمان
سلب کر لیا گیا برصیصا ایک راجہ تھا
جس نے طویل عرصہ عبادت کی شیطان نے
اسے گمراہ کرنے کے لیے ایسا بیباک اور مہر
کیا، ایسے نے اس کے سامنے اتنی عبادت کی
کردہ اس کا مہر ہو گیا، ایسے نے جانتے ہوئے
اسے چند کلمات سکھائے کہ جس مرض پر دم
کرتا تھا دست پڑھا تو یہاں تک کہ کبھی نہ ہو
بہار ہوئی اس کے پاس لائی گئی اس نے شیطان
فعل کے بعد اسے قتل کر دیا، ایسے کی
نشاندہی پر درافاش جو برصیصا کو گناہ
ہوا، ایسے نے کہا مجھے مجھ کر دو چ جائے
اس نے سجدہ کیا ایمان بھی گیا اور جان بھی
گئی اور اصل یہ وہاں تھا اس بات کا کہ
ان لوگوں کو اپنی عبادت پر ناز تھا کہ باب
بست و مفت ستا مسواں باب و مفت
مصیبت کو داشت کرنا نفس کو نصیبت
سے روکا، و شکر آیت فرحت پر اظہار
تک فرحت خوشی دائمی ہمیشہ ہر ساقی،
دوست بسازی تو رہاے تو بہرست اچھا
(ف) حدیث شریف میں ہے الصبر مفت
الفرج صبر خوشی کی چابی ہے شادمانہ
میں عام طور پر یہ حدیث عام کے ساتھ مشہور
ہے لیکن کتب حدیث ائمہ مشہور شریف سے
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ہم کے ساتھ ہے
شریح کا معنی ہے کشادگی کھ فرحت خوشی
نعمت دہی، مخالف، نظر کا میانی (ف) ارشاد
ربانی ہے ان شاء اللہ مع العاصی ہوئی۔
سے کو دراصل کہ او تھا و حق جنگی جانور
برندہ، بہانہ جو رہاے نہ قادر العباد و دیگر
العاف والا، اللہ تعالیٰ کے نعمت آں حکم مضبوط، پختہ (ف) طریقہ تحریر میں حدیث شریف ہے ان شاء اللہ ان فضیلت
صبر و رخصتہ شکر ایمان دوسرے میں آدھا صبر ہے اور آدھا شکر اور بہتر ہے کہ صبر کی ابتدا میں صبر کا ہے و شریح

تکلیف کن بر کار خود عجبے بطاعت ہم کم
بلعم و ہم بر صیصا گشتند ملعون خاک سر

باب بست و مفت در بیان صبر و شکر می گوید

فرحت، بخوابی دائما بدم بسازی صبرا
ہرگز ندیدم در جہاں جز صبر چیز سے خوشتر

صبر سے بکن در کار با از صبر بانی صدف فرح
ظالم چو دیدی خصم را صبر سے بکن یا بی ظفر

امید کس در دل کن امید کن بر خالق
کو درق بد بد و حش را طیر و بہائم ہم بشر

ظالم چو ظلمے می کند صبر سے بکن با کس گو
از کس بخوابی داد خود دادت دہتا داد گر

وال نصف ایماں صبرا ہم شکر را نصف دگر
حکم بکن ایں ہر دو را مون بگردی اسے پسر

لے موجودہ دارد ایک نسخے میں ہے موجود دارد معنی کے اعتبار سے مناسب ہے کہ موجود داردی، موجود مضبوط، نامرشد ہو رہا،
علامہ فرماتے ہیں الشکر خیر الموجود و صمد المفقود شکر نعمت موجودہ کے مضبوط رہنے اور موجودہ کے حاصل ہونے کا
ذریعہ ہے ارشاد ربانی ہے لکن شکرکم لکن لا تزدینکم اگر شکر کر دے تو میں تمہاری نعمتیں زیادہ کر دوں گا، بقدر
بے شمار غنی شاکر مال دار شکر گزار کو کمال
کر دے (ف) صبر کرنے والا فخر و تکرار
مال دار سے افضل ہے ارشاد ربانی ہے
اَشْكُرُكَ يَا قُوتِي الْعَاصِي يَا قُوتِي الْعَاصِي
بغیر حساب صبر کرنے والوں کو
بے حساب اجر دیا جائے گا جیسا کہ کرا کے
شکر کے مطابق اجر ملے گا مکہ فتح و الہداری
ایک نسخے میں ہے اندر رضا، سلطنت
محموت (ف) یہ شکر گزشتہ شکر کی تائید
ہے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کو
حکومت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے شکر
کر دے تھے تاہم حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی فضیلت ہے
آپ نے فرمایا کہ لکن شاکر میں صبر
کیا اور نعمتیں پر کی حق شکر دیا گیا،
تک باب بست و مفت ستا مسواں باب
تو بہر جوع، گناہوں کو لغت اور نشت
کے ساتھ چھوڑنا اور اطاعت عبادت
کی طرف رجوع کرنا، تم دنیا سے نفرت
اور آخرت کی رغبت، یہ امر کہ آج
فرما کر کہنے والا، میری قوم مرا ہے
مجموع صبر کے وقت (ف) شامت نفس
سے لڑ کر کئی گنا ہو جائے تو فوراً تو بہر
چاہیے کہ زندگی کا کوئی اعتماد نہیں،
بلکہ صدق دل کی ساقی ہے، فیما
مضی و گناہ جو گزرا، ہم پریشانی،
منکسر خلعت، (ف) جب آدمی گوشہ
گناہ کو دامت اللہ خوف خداوندی سے
باد کرے تو وہ گناہ برباد ہو جاتا ہے،

موجودہ دارد نعمتے قید شش بکن در شکر حق
زاید بر آں خوابی اگر شکر سے بگولے نامور

گرچہ مراتب بے عدد دارد و غنی شاکر دے
او کے رسد با صبراں کو صبر بکن در فقر

شا اگر سیماں گرچہ بد اندر غنا ہم سلطنت
او کے رسد با مصطفیٰ کردہ بدر دیشی صبر

باب بست و شتم در بیان تو بہ زہدی گوید

تو بہ بگو امر و ز تو ہرگز مگو فسر دا کنم
شاید میری صمد فر دانیابی لے پسر

تو بہ کئی از صد قتل فیما مضی آری ندم
چوں یاد آری آں گنہ گرد و خراب و منکسر

زہد سے بکن دستے مزین در مال دنیا جاں من
ہر ذرہ را با تو بود فسر دا حساب و ہم صبر

خدا دست ہمتہ مزین دار، اذلال، فراق کل قیامت کے دن (ف) ارشاد ربانی ہے میں نے تجھ کو شتمال فرمایا
خکیرا و من یعمل مشغول ذمہ شتمال میرا جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا اس کا ثواب دیکھے گا
اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا اس کی سزا دیکھے گا۔

لے بازمانی ترک جائے، اُن بہتر است، ایک نسخہ میں ہے باشد نکودہ، طریقہ محمدی میں حدیث شریف میں ہے ترک ذمہ
مصالحی اذکھ تعالیٰ عنہ خیر و حسن عبادۃ الثقلمین، اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان میں سے ایک
ذمہ کو چھوڑنا، اُن کی عبادت سے بہتر ہے کہ مصیبت گناہ زائل کردہ اُن کے پورے گناہوں سے اُن نشان (د)

گر بازمانی از گنہ داں گر چہ باشد ذرّہ
نزدیک حق اَل بہتر است از طاعت جن و بشر
گر بندہ با صدق دل توبہ کند از مصیبت
بر دے نمائندہ ذرّہ زائل کردہ ہا در دے اثر
در بند دنیا چوں شوی طلبش کنی از ہر یکے
محرور مانی از خد امغوض گردی منخبر
عصیاں بدانی دوستی کردن بدنیہ ہم خطا
دشمن خدا داں اَل کے موبع کہ باشد مال و زر
فارغ شدی از بیم و زردستی ز شیطاں شرّ او
زاہد ز شیطاں ایمن ست مواس نے بر دے گند
اثمال دنیا چوں کے جہی کند دانی سگے
کو ہم شکم پرے کند داں زربداں سنگ و مد
درویش خواہد مال و زر اور امداد درویش تو
ہست او مفاد در دین دیوے بدال صورت بشر

ارشاد ربانی ہے تو لو ابراہیم الموصوف
لعلکم تفلحون اسے ایمان دالو
توبہ کرو تاکہ تم کا مایہ ہو با و توبہ بندہ
مغوض ناپسندیدہ منحصر نقصان دالو
(د) حدیث شریف میں ہے جو شخص مال
جمع کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کرے یا
بہ مال انکار سے جس کو حاصل کرے یا
زیادہ مال شرح کہ عتیاں گناہ خطا غلطی
نسخہ میں (د) حدیث شریف میں ہے
حسب الذنباں سائل منی کل
خطیئۃ دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر
ہے وہ فارغ ہے کلین ہم چاندی زر
سوارستی پہلا حرف مفتوح تو چھوڑ جائیگا
فقر و شیطاں سے بدل ہے ایمن سے
دوسرا شیطانی خیال (د) انسان کا
شکار کرنے کے لیے شیطاں کا مال دنیا
کی محبت ہے جس کے دل میں دنیا کی
محبت نہیں وہ شیطانی فکر اٹھنے سے
مغوض ہے کہ سنگ کا شکر پیٹ سنگ
بجھ کر ہی اینٹ (د) حدیث شریف
میں ہے اللہ نیا حقیقہ و خطا لکھا
کلاک دنیا دار ہے اللہ اسکے طالب
کے ہیں جو مال مصادف شرع میں من
نہیں کیا کرتے کے بعد اس شخص کے
لے اینٹ اور پتھر کی طرح بے کار ہوگا
شہ درویش اللہ تعالیٰ کی محبت کا دروازہ
مفتاح درویش کے باز ایک شخص میں ملکہ ہے
کسی کے پیچھے چلنے والا، درد و درد و
شیطان (د) درد و دین کا لباس پہننے
دالو اگر مال دنیا کا طلب کرے تو وہ ذری
ہے بلکہ مصلحت السانی میں شیطاں ہے۔

لے یوفاساتہ مدینے دالی، بند قید، خطا غلطی عتیا پہلا حرف مفتوح مشقت سزا فائدہ ضرر نقصان لے باب
ہست و ہم اتیکسواں باب، محل تشریح طور یہاں مال خرچ کرنا چاہیے وہاں خرچ نہ کرنا، اتیا سخاوت ایثار قربانی،
دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا، اسکا رد کرنا، محل تنہا دست پہلا حرف مفتوح نجات پانے والا، جتنا
جمع جنت شقی تو جیسے گدار اصل شنی
تھا، مستدر بند جگر (د) حدیث شریف
میں ہے الجنتہ داسر الاستیخارہ
جنت سنجید کا گھر ہے کہ ایثار قربانی،
پیشہ طریقہ، عادت بخوابی تو نہ مانگتے تھوڑے
منوع خواستہ مانگا (د) حدیث شریف
میں ہے جس نے سوال کا دروازہ کھولا،
فتح احسنہ لہ سبعین بابا من
الفقر اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کے
سزاوارتہ سے کھول دے گا جس قدر چاہے
سوار قوت پیسا ایک کاف تصدیق کے
لیے ہے تھوڑا سا پانی ایک نسخہ میں ہے
ایرانی ہر ایک فقر، ایرانی تو لانا، ہر فقر
بود، تھا فقر خود لے ایک موسوی سفر میں
تھے ایک کے پاس تھوڑا سا پانی تھا، یہاں
ہر ایک کو لگی ہون لگی ایک نے دوسرے کو
اس نے تیرے کو پانی دیا، اسی حالت میں
نہاں شہید ہو گئے، ایک جنگ میں صحابہ کرام
زخمی تھے ایک کو پانی پیش کیا گیا انھیں
آواز آئی العطش مجھے پیاس لگی انھوں
نے دوسرے کو پانی دے دیا انھوں نے
تیسرے کو یہاں تک کر بھی پانی پہنچا
شہید ہو گئے یعنی اللہ تعالیٰ نے انھیں ارشاد دیا
ہے و ذلک زکوة علی انفسہم
و کو کاد کا بیٹھ حصہ حصہ معام
حاجت مند ہوتے ہوئے دوسروں کو
ایسے اور ترجیح دیتے ہیں کہ مستدر
جگر، مستدر ایک لگانے کی جگہ محراب ام
کر بھی اسم زلف، شیطاں سے لڑنے کی

چوں بہست دنیا یوفادربند و بودن خطا
در جمع او داں صد عنادر دین نم سو دے بل ضرر

باب نہم در بیان محل و سخا و ایثار و مساک

گر دور داری خویش از بخل و از مساک ہم
رستہ شوی یا بی جہناں شینی چو شاہاں رصہ
ایثار را ہم پیشہ کن چیزے خواہی از کے
مظہور دانی خواستہ ادن لطیف و خوب تر
صد چند کس از صوفیاں بودند عمرے مد سفر
گشتند تشنہ ہر یکے بود ایک بریک نفر
اوداد او را و بدو مردند تشنہ جملگی
اَل آب مانده بچنیں آنجا نمائندہ کس دگر
ہم صدر و مسند منزلت محراب و محفل جا لگاہ
ایثار کن بر دیگرے گردی تو شخص معتبر

جگر، وہ جگہ جہاں امام کھڑا ہوتا ہے، محل مانگاہ، محل میں عزت کی جگہ یعنی درمیان معتبر یا مفتوح ہے (د) ایثار و قربانی
صرف کھانے پینے کی چیزوں میں نہیں بلکہ یہ بھی ایثار میں داخل ہے کہ عزت کی جگہ دوسرے کو دے خود دست جگر پیسے۔

۴۸
 لے ملائے کہ کس کو کھل کی عادت ہو وہ بارگاہ خداوندی میں ناپسندیدہ ہے اور سچی محبوب بارگاہ ہے حدیث شریف
 میں ہے الشیخی حبیب اللہ دلوکان فاسقا سخی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اگرچہ فاسق ہو حضرت سعدی فرماتے ہیں
 سب قبل از روز جزا ہر مرد و زن ہستی نداشت و حکم خیر لہ تبریک و لا اور دوسرا حرف مفتوح نہ لے جاؤ کیونکہ میں زمین میں دفن کر دیتا ہوں
 نہ ہونا، مستقر ازینہ (ف) اگر کوئی شخص

دشمن خدا شخصے بدال کو پیشہ سازد نخل را
 محبوب حق داں اں کسے ایشاد بکندیم دوز
 ہرگز مبر مال فسد از ہر روز نیستی
 اں روز چوں آید ترا اں مال گردد مستتر
 از ہر دختر یا پسر مالے مکن زیر زمیں
 حاجت جو افتد شاں گہے ہرگز گوید کس خبر
 ہم بر خدا بسپار شاں میری نیسرد او گہے
 از کار شاں بیغم شوی اندیشہ را از دل بہر
 ایں مال باشد مار تو اں مار داں زُتار تو
 زُتار فردا مار تو ایں مار بر زُتار تو

مال کو زمین میں دفن کرے اس خیال سے
 کہ فرود آئے گا کس کام آئے گا کبھی بعد
 نہیں کہ ضرورت کے وقت ملے گی نہیں،
 سچے دختر لڑکی، پسیر لڑکا کلمہ بسپار پیر کو
 صبیحہ و صبرا صاف فعل امر از ہر مار مار
 کرنا میری تو مر جائے گا کس نے خوف
 (ف) اولاد و مال و خیال کو اندیشہ نہ لے
 کے پیر و کرنا چاہیے کہ یہ موت انسان کے
 لیے ہے اللہ تعالیٰ فی وقیم ہے اسے فنا
 نہیں ہے وہ مار سب زنا ہر مارا حرف
 مضمر دوم مفتوح مشدود سفید ہوا
 جو زمین کی خاص علامت ہے، حبیب
 ایک نار ہر مارا، ایں مار سے مراد مال دنیا
 اور زنا سے پہلے عفاف مقدس یعنی اپنا
 مطلب یہ کہ مال دنیا خود اور کفار کے پیر
 کر یا ایں مار سے مراد دنیا کی آگ ہے اور
 زنا سے مراد مال دنیا مطلب یہ کہ آگ سے
 مال دنیا اند اس کی حرص کو چلا دے (ف)
 مال دنیا جس میں سے اللہ تعالیٰ کے حقوق
 اور حقے جائیں قیامت کے دن اُن کی کا طریق
 بنا کر اس شخص کے لئے میں اُن دیا جائے گا
 اس لیے مال سے اپنی محبت نہ ہونی چاہیے
 کہ اس میں سے حقوق الہیہ زکوٰۃ و صدقات
 ہی اور ان کے جائیں سب بات سی انہی سوال
 باب، تو اسے عاجزی خلق پہلے دونوں حرف
 مضمر مکن حسن یعنی عادت رسانیدن پیمان
 خلق پہلے حرف مفتوح دوسرا کی مخلوق
 سچے دوزخ اختیار حاصل مصدر از ہر مار
 نذر مزارع زشت خواں سخت مزاج و اسے (ف) اچھے اخلاق والوں سے خوش خلقی سے بیش آسانی کی ہر مزاج سے اچھی طرح
 پیش آنا چاہیے تاکہ وہ بھی خوش خلقی کیسے اور آدمی اُن کے شر سے محفوظ رہے، حافظ شیرازی فرماتے ہیں ہے
 آسانیش و کونیتی تفسیر ایں دو حرف است۔ با دوستاں تعلق با دشمنان ملو

باب ام در تواضع و خلق حسن و نفع رسانیدن خلق را
 یا خلق و در زش کن نکوتا دوست گردی جملہ را
 یا نغمہ مرداں خلق کن باز شست خوباں بیشتر

لہ مہر خد سوگنا، تکر برائی کا اعداد (ف) بزرگ فرماتے ہیں التواضع مع المتواضعین حسنہ و التکبر مع المتکبرین
 صدقہ لا عاجزی والوں سے عاجزی کی ہے اور تکر والوں سے تکر صدقہ ہے، یعنی اگر بریت ہو کہ دوسرے آدمی کو تکر برائی
 معلوم ہو تو تکر سے تکر کرنا جائز ہے بلکہ بودی رہنا، مدت عصر تھا تو دکھائے، پر توں فرما رہا ستارے، قرچانہ (ف) کسی کے
 ساتھ کجاو چنے کے لیے فردی ہے کاسے
 اپنے نواحق کر لیا جائے یا اس کی نواقت
 اختیار کر لی جائے سچے قدم لوگ منکر انکار
 کرنے والا سفیر و جگر تاج ہے ہر دم سے ہر دم
 تاج گرہا، است گھڑا، تاجی عربی ہوگا،
 حریف سے درج مفہوم جمع تاج (ف) مخلوق کی
 کیفیتیں بے انتہا کرنے کا طریقہ ہے کہ ان
 سے نواقت کی جائے، اگر کوئی شخص تہا
 بات نہیں مان تو اس کی بات مان لو اگرچہ
 گھڑے کو گھڑا کی بجائے تکر بیدار اندہ
 و شہر تاجی یا تکر شہر تاج (ف) کسی کے
 برا کھنے سے تنگ نہ ہونا چاہیے لوگوں
 نے اللہ تعالیٰ کے ارے میں کیا پختہ
 کیا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم
 علیہ السلام خدا کے بیٹے، فرستے خدا
 کی بیٹیاں، بت خدا کے شریک ہیں اور
 اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ یہ
 اس کی حق سے موصوف ہو سکتا ہے البیاض
 جس سے بندہ موصوف ہو سکتا ہے البیاض
 باللہ تعالیٰ شہد مرح تعریف، مقصود ہو،
 دشنام لگانی، تکر برائی، مذمت، حرر
 نقصان (ف) جب کسی کی تعریف سے
 فائدہ نہیں ہوا کہنے سے نقصان نہیں تو
 خوش یا ناخوش بن چہ معنی دار و امام
 احمد رضا بریلی قدس سرہ فرماتے ہیں
 نہ مر اویش نہ تعریف نہ مر اویش طعن
 نہ مر اویش مدح نہ مر اویش شے
 نعم و کج خوبی کہ نہ کج و نہ
 جو حسن و جہد کہ نہ کج و نہ

ہم نکس تواضع می کند با او بکن صد چنداں
 در کس تکبر می کند صدقہ بدال با او کبر
 چوں تو بخوابی با کسے بودن بیک جا ملتے
 گر روز را گوید شب ست بنائی پر دین ہم قمر
 گر مردے منکر شود با تو ستیز دہر دے
 گوید حمایے اسب گر تازی ست میگوید ہجر
 زنجہ مشواندہ مکن خلقے چو گوید بد ترا
 مخلوق بد با بر خدا گفتند ناید در حصر
 از مدح کس خوش دل مشواندہ ز دشنامے مکن
 از مدح کس نے نفع تو نے جو کس بکند ضرر
 سنے چو گوئی با کسے بر قدر عقل او بگو
 عالم چو بینی سامع است با او بگو ہم درد و گھر
 چوں تو بدانی جاہل ست فہم نہ دار داز سخن
 سخنے بگو ہم اینچنان مردے کند قدرے اثر

لہ قائد مطابق، برابر سامع سننے والا، درد گھر، موتی، علمی نکات (ف) حدیث شریف میں ہے کلّموا الناس علی قدری
 عقولہم لعلّہم لا یؤذوکم سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کرو ورنہ جاہل بے علم جو کچھ قدرے توڑا بہت۔

۸۰

لے لطف ہرانی، قصہ زادہ فرشتی تو فروخت کرے، ہم چیں اسی طرح نئی کے ساتھ خود فائدہ، تجر تجارت کا مخفف ہے،
 لے رسالہ پتہ صیفہ جادو مرقعہ امرا
 رسالہ دین، بیکہ قیام مشورہ ہو، می کی کرتا ہے،
 (ف) حدیث قرین میں ہے جہد القاس
 من یفزع الناس بہن فی شئ وہ ہے
 جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے، لے تجر میں ہے
 کسی کتاب میں نہیں دیکھا کسی عالم سے سنا
 کہ خلق خدا کو نفع پہنچانے والے کی مثل کسی
 دوسرے کو جزا ہے کسی کے ناک روئی، رستہ
 نجات پانے والے، نظر سے ہرانی کی ایک نظر
 لگا تھا، (ف) حدیث قرین میں ہے
 انما جملہ امن فی الامن من خوف اللہ
 مکن فی امنہ و تم من و انوں پر کر
 اللہ تعالیٰ تر پر رحم نہ کرے، ہر روز وہ
 دن رات ہی میں اسی کا خلق صد کے ساتھ
 ہے دراصل سر تھا تخفیف کے لیے باوجود
 سے تبدیلی کر دیا، شصت ساتھ، قصہ
 سو ایک صفحہ میں ہے شصت دسی صد
 چوں نظر پر ماکند حق درو شب، کجا
 تن جگہوں میں بارے ایک دفعہ چیں
 ہو کہو بے نظر تا مینا، مطلب یہ کہ دن آت
 میں اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت کی تہیں سو
 ساتھ نظر فرماتا ہے تہیں اس کے شکر کے
 میں مخلوق پر رحمت کرنی چاہیے لے ترج
 تکلیف راحت امام لے سنگ زیریں
 بجلا پھر آسپاکی، تجر بے جا بعض چوں
 میں، بے تر ہے پس حرف کشور، شصت
 مسخرہ بھانڈا، تعال (ف) اگر تم حدیث حق
 انجام نہیں دے سکتے تو ہمارے چوہے
 میں کہ فرق ہے ۱۹ ہے بے روئی تو وہی
 حاصل کر لیتا ہے شے قریہ پندہ، تو حق
 وقت آں سرے، وہ پندہ کتا اچھا ہے
 بام حال فرود شہنچے، خود خریدے ایک
 نسخہ میں خود ہے کھائے، ذوق عورت،
 بھلی مطلب یہ کہ وہ پندہ کتا اچھا ہے جو لوگوں کے کام آگیا۔

لطفہ دوزی کن سخن قصہ خریدن چوں کنی
 باید فروشی ہم چنین تا سود بینی زان تجر
 نفع رسال مر خلق را در بند نفع خود مشو
 می کن چنین تا زنده بیشک شوی غیر البشر
 ہرگز ندیم در کتب نشنیدہ ام اذ عالمے
 نے چوں جزائے نافعان باشد جزائے مکر دگر
 نائے بدہ در ویش را دستہ شوی در دو جہان
 نظر سے کنی چوں برگدیر تو کند حق صد نظر
 شصت دسی صد چوں نظر پر ماکند حق درو شب
 دل تو کجا ہانی رود بایں ہمیں لے بے بصر
 رنجے بکن در دے بکش راحت رسال مر خلق را
 ایں کار دارا جرم ازین نیست کالے خوبتر
 شونگ زیریں آسپا رنجے بکش نفع رسال
 ورنہ چو خیر مسخرہ نائے طلب از در بدر
 خوش وقت آں مرغے کہ ادا فیدہ بایں مردے
 اورا فرد شد نان خرد بد بد بزن دختر پسر

لے سائل مانگنے والا، درود دارہ تاکہ
 چھوٹی سی روئی، یا قصیر کے لیے ہے،
 نہ دانت ڈیٹ (ف) ارشاد ربانی ہے
 و اکمل الشرائع خلقا شھد سرائی
 کو جزو تو بیخ ذکر و لے نان روئی تو کام
 غلب کی، فقر روئی کا ٹکڑا جو ایک دفعہ
 منہ میں ڈالا جاتا ہے، رانی تو راجس کرے
 (ف) یہ حدیث قدسی کا ترجمہ ہے ہندہ
 عرض کرے گا یا اللہ تو طلب کرنے سے
 بے نیاز ہے ذہن کے سائل کو جواب
 دینا مجھے جواب دیتا ہے، لے خزانہ
 میں حدیث قرین ہے کہ جو شخص سائل کو
 ڈانٹ دے گا اسے دوزخ میں لے جا
 سال تک عذاب دیا جائے گا ۱۲ مخرج
 لے تان دی، قصہ دے معنی میں ہے
 روئی دینا دوزخیت اس کی بجائے
 دوزخیت بیانی منزلت، پر چھانٹے تو
 شصت و دین درست ہو جائے گا، خلعت
 یوسف ک فرق سر، کی، تک سے بدیہ
 حقہ، قدر جو کچھ ہو سکے (ف) حدیث قرین
 میں ہے اکمل الشرائع خلقا شھد سرائی
 اللہ تعالیٰ سائل اللہ تعالیٰ کا قصہ سے ملے
 کے لیے، لے ایسا جمع جمع وہ چھوٹا
 والہ وقت ہو گیا، جو جامہ کرا، ہر لحظہ ہر گھڑی
 شفقت ہو رہی، نشان ان کو پندہ باب
 (ف) حدیث قرین میں ہے آکا و کاف
 ایک شتم کت کشن فی الحشر میں اور
 بیہوش کر کے والا جنت میں انشت
 شدت اور دوزخ میں انگلی کی طرف اشارہ کرتے
 ہوتے تان کشن کے ترجمے میں ان ولی مرنے کے
 تان خادم غرمت کرنے والا، لو کہ فانی
 تو غرمت کرے تو آہیہ، انھما کونہ، بین
 (ف) حدیث میں ہے شہادت، اور دوزخ میں کیا
 دوزخ ہے، لے کہ کسی شخص کا آئے
 تو اس میں سے کچھ خادموں اور خیر کو بھی کھلا جائے، تمام کو مانتا نہیں کھا، چاہیے۔

سائل چو آید پیش دراز تو خواہد نائے
 منے کنی چوں نان از دیا خود کنی اورا نہر
 گوید خدا ناں خواہم مارا ندادی لقمہ
 از د چورانی سائلے گوید مراراندی زور
 چوں تو برانی سائلے زو بانہ داری لقمہ
 یابی عذابے زیں گنہ سالے ہزار سے در سقر
 چوں پیشہ بکنی نان دی رہشت یابی منزلت
 خلعت بگیر از خدا تا بے ہی بر فرق سر
 سائل چو آید ہدیہاں از حق تعالیٰ بردرت
 صد چند کن تعظیم آں اورا بنخشے ماقدر
 ایسا م را پرورے نائے بدہ ہم جامہ را
 ہر لحظہ کن شفقت برو تا یاد ناید شاں پد
 خدمت کند چوں مردے باشد چو خادم پیش تو
 باید نوازی ہر زماں اورا بدایں نور البصر
 گر یک دنان پیش آورد تو لقمہ لقمہ بخش کن
 یابی فیصلت بیشتر آں ہر دورا تنہا مخور

ایں حکما براغنیانے بر فقیر و گرسنه
او خود بود محتاج ناں نانے کجا بد بد در

باب سی و یکم در بیان حلم و غضب گوید

حلمے کن با جملگی محبوب گردی بیشکے
هرگز نباشد نزديق از حلم چیزے خوبتر
جابل چو گوید بد ترا حلمے کن چیزے مگو
خلقے ترا ناصر شود بکنند یاری یک در
مردم چو خوانند علمبا عالم شوند اندر جبال
حلمے نباشد چوں در او شجرے بدانی بے ثمر
خشمے کن بر بیچکس غاصب بدال منضوب حق
چوں بر تو بکند کس غضب سخنی مگوئی کن صبر
عفوئی بکن بر مردماں خشمیکه داری خود فرو
تا بیچکس نزدیک حق چوں تو نباشد دوست
خشمے بیاید چوں ترا کو ہے نباید نزد تو
آں خشم چوں خوردی فردیابی مرز شہد و شکر

لے علمبا مع حکم اعتقاد مع غنی الراد
گرسنه غلو کا محتاج ناں رونی کا محتاج
دگر و درو ملے باب سی و یکم انکسوان
باب حکم بر داری، بر داشت، غصه
غصه ملے جملگی تمام (ف) بر طور صاف
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
مہم سے کوئی چیز بہتر نہیں ہے، یہ
غلبہ نہیں کہ حقہ بانی صفات علم
سے کم ہیں جگہ جابل سے علم، اجڑ
نہر مد کا باری امرویکت و گ
بل بل گردن) اگر جابل تم سے بگا
کو تباہی تو کل سے کام لوسنے والے
پہ خود اسے ملاست کریں گے کہ خود
نرمی (ف) علم بہتر، ایچ صفات
وہ جس عالم میں علم نہیں وہ دنیا و جنت
سے جس کا جمل نہیں ہے ملے ختم غصہ
غاصب غصہ کرنے والا صاحب جہ
جس سے اللہ تعالیٰ ناز میں ہے نہ عفو
معاف کرنا، خود فردی بیارنا، ارشاد
باری تعالیٰ ہے و انکا علمین الغیظ
و العافین عن الذنوب ان الله
یحبکم المصلحین، ایمان اردوں
کی صفت یہ ہے کہ وہ غصہ نہیں جلاتے ہیں
اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ
احسان کرنے والوں کو پسند رکھتا ہے
شے کو سب (ف) خشمے کا برداشت
کرنا بہت گراں دکھائی دیتا ہے جب
آدمی خشمے سے تو اسے شہد و شکر کی
لذت حاصل ہوتی ہے۔

لے ناگہ جاکر زود تر بہت جلد (ف) اہل جنت کی یہ صفت ہے کہ اگر کسی اچانک غصہ آجی جائے تو اسے فوراً ہی جاتے ہیں
لے حق اللہ تعالیٰ، منتظر جمع ہوتے ہیں خوف ایک لمحہ میں ہے منتظر مال دار (ف) طریقہ محمدی میں صحت شریف میں ہے جس میں
مردم صفتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن رحمت میں جگہ دے گا اس کی پروردہ داری فرمائے گا اور اسے جنت میں اصل

دال اہل جنت آل کے دوسے پوینی این صفت

ناگہ کند خشمے بکس ہم باز آید زود تر
چوں علم کس را داد حق با علم شد آل منتظم
چوں او نباشد نیغے اندر جہاں مردے دگر
خشمے کہ آید مر ترا استادہ باشی می نشیں
در شستہ باشی خب تو الا بنوش آب لے سپر
خشمے کہ بکنی روز را تا شب نباشی میچال
خشنود کن منضوب را یابی جزائے بیشتر
جائیکہ خشمے بد بود کشتن ایچی خواہد ترا
حلمے کن گرد زیاں می کن جوابش سخت تر

باب دوم در بیان امر معروف و نہی از منکر گوید

شد امر معروف فرض ہم شد نہی از منکر ہی
بر جملہ مومن مسلمان پیرو جواں ہم بندہ تر

خشمے کا اذاعہ علی شکستہ و اذا
فکس خشمے و اذا غصبت خشمے
جب اسے نعت دی جائے تو نکر کرے
جب قدرت پائے تو بخشن دے اور غصہ
ہو اور شکر ہی کی نالعت کی بنا پر تو بخشن
کرے ملے خشمے استادہ کھڑا ہوا، شکر
برجوا، ورا اور اگر شستہ بیجا ہوا دراصل
نشتہ تھا خب لست جا، سوجا الہ و
در اصل ان لانتا آیت لہو تر خوب خشمے
بانی ایک نسخہ میں ہے الا بنوش آب لے سپر
(ف) آدمی کو جب غصہ آئے تو کھو پر بنوش
جائے بیجا ہو تو لیکل جائے یا خشنود
بانی بی لے یا دستورے غصہ جاتا رہے گا
یا کم جو جائے گا ملے تاہر کہ خشنود را می
منضوب وہ شخص جس سے ناراضگی ہے
لے تاہر کہ جس جگہ کشتن قتل کرنا یا ان
(ف) اگر ناراضگی کا سبب ذاتی معاملہ ہو تو
دگر دکرنا چاہیے لیکن اگر کوئی بے نیکی کا
انہما کرے یا دوسرے قتل ہو تو اسے سخت
جواب دینا چاہیے نہ باب سی و دوم،
تیسواں باب امر علم معروف و نہی
منکر کرنا منکر نہ، یا پسندیدہ شے جو تمام
پر پڑھنا اللہ علام، حر اکا در (ف) قاتل
پاک میں ایمانداروں کا یہ صفت بیان
فرماتے ہیں کہ مومن با علم و ف
و شکر ہی عن المنکر ہی
حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو
حدیث شریف میں ہے جو شخص بڑا کام
دیکھے تو اسے مانع سے روکے یا نہ ہو

تو زبان سے ورد دل سے جڑ جائے اور یہ ایمان کا ضعیف درجہ ہے۔

لے تکریم و عذر نصحت گوئی دل، دل کا کان، تو بہ نیکو بھی طرح شنو سن آئستے ہی گھٹو، حسن ابھی خندا صفا صاف ستیری تیرے لودج ماکدر، تا صاف چھوڑ دو (ن) تکریم اگر طب و دیا لیں پر مشتمل ہو تو اسے ہاگل ہی چھوڑ دینا چھ نہیں کام کی بات سن کر بے باک اندر لو غرور ہی بات چھوڑ دو لکھ بند نصحت سن کر بد عملی (ن) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے انظر فی ذالک ما کان ولا تنظر فی ذالک من قال یرید نیکو کس نے کہا ہے یعنی باعمل ہے

یاد عمل ہے یہ دیکھو کہ کیا کہا ہے، البتہ بد عقیدہ اور بے دین کی گفتگو نہیں سننی چاہیے
تذکرہ راجوں بشتوی از گوش دل نیکو شنو
زشتے بگوید یا حسن خندا صفا دع ماکدر
پندے چو گوید علی آں را بصدر عزت شنو
در فتنی او نظرے مکن در علم اومی کن نظر
از امر کردن یا منع چوں کس عداوت می کند
بگذار امر و منع ہم از دوسے بکن کلی حسد
پندے چو خواہی تا دبی اول بدہ مرغوش را
پس پندہ مراہل را منکوہہ زخستہ را پس
سرگیش گلابہ منع شد کہل مکن دیوار را
سرگیش گلابہ چوں کنی گردد ملائک منتظر
پاشک نمیز تو دیگ فناں گر چہ شود خاکسترے
گوید نجس آں خاک را یوسف امام معتبر

مساد اس کی کوئی غلط بات دل میں پہنچ جاتے لکھ عداوت دشمنی بگزار چھوڑ دے
 خندا صفا دع (ن) خدا کی بر زمین سے ہے اگر آدمی کو معلوم ہو کہ میری بات سنی جائے گی تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے ورنہ واجب نہیں یعنی خاموشی اختیار کر لگتا ہے لکھ نصحت پر پہنچے خود عمل کرنا چاہیے
 بھاری پوری اور اولاد کو نصو دینا چاہیے بیش تر نصیحتیں ہے لکھ نہ سراج و کلک لکھ
 محسوس لا یعنی نہ بدعتیہ کہیں سے ہر شخص محافظ ہے ایسے ہر ایک سے باز پرس ہوگی چھوڑ دو سر دل کو نصحت کی جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے انا مشورون الناس بالحق و بشتوی انفسکم لعلکم تہتدو
 گوئی کا حکم دیتے پرادر اسنے آپ کو کھلا دیتے ہو کہ میں کون، گلابہ کہہ دو اہل قرنی اور اب (دینی) کا جو کھل کھل کر باریک ملک فرستے منتظر نفرت کرنے والا (ن) یعنی میں گوہر زیادہ پر معرفت گوہر تو اس سے کھل اور دیوار کی پانی کو نہ مانوس اور دشمنوں کی نفرت کا باعث ہے، گزشتہ شعر میں کہا تھا کہ کہیں خود نیکی عمل پیر ہو کر چاہیے اس مناسبت سے یہ مسئلہ بیان کر دیا کہ مبلغ اور محنت کو اپنا خاطر و باطن اور اسی طرح اپنی رائے کو پاک صاف رکھنی چاہیے لکھ پاکت اور پیریز
 دیکھا صیف و صاف حاضر فعل ہی از حقین، دیکھ ہندو نان و دینی خاکستر داکھ جس پر یہ یوسف امام الیوسف حضرت امام الیوسف کے شاگرد رضی اللہ عنہ اور ان الرشید کے درویش عین جیش، (ن) امام الیوسف کے نزدیک کوہِ طبرہ کی داکھ جیسے امام محمد کے نزدیک پاک چادر اسی بے غشوی ہے، ایسے قول کی رعایت کرتے ہوئے وہی کوہِ طبرہ کو دیکھا جیسے اسی طرح جی چاہیے کہ ہندو یا داکھ پر داکھ کر اس کے گرد اپنے کی داکھ اور تنگ جمع کر دی جائے اگر تو سے پروردگار کی پکائی جائے تو اس میں کچھ مفاد نہیں۔

لے عصیاں تا فرانی تالے رو کئے والا (ن) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کہ جس قوم میں گنہ گئے جاتے ہوں اور وہ قدرت کے باوجود انہیں منع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملا عام میں مبتلا فرمادے لکھ ترک نہی معروف را، تو نہی کے حکم دینے کو ترک کرے (ن) جس شخص کو بڑے کاموں کے روکے کی قدرت پرادر ہر رک کا خطہ بہ اسے روکن واجب ہے حدیث تریف میں ہے ان المساکت عن الخلق شیطان اخر من حق بیان کرنے سے خاموش رہنے والا کوکھ شیطان ہے لکھ بات سے دوسو تین سو تین سماع سننا، قوالی، رقص و سجادہ گانا، خوش آوازی سے پرہیز کرنا لکھ

از شہر بعضے مردماں بکنند عصیاں ہم گنہ
مانع نکرود دیگران گیرد بلاشاں عام تر
ترک کنی معروف را نے نہی از منکر کنی
افتی تو ہم اندر بلا خود را یکے زلیشاں شمر

بابی دسوم در بیان سماع و رقص و سرودی گوید

دال نعتے صوت حسن ہم بخشش از حضرت خدا
توزینوا الحانکم بر خواں حدیث مشتم
آواز خوش جاں بشنود و گوش رسد عاشق شود
خواہد نخستیں جائے خود قصدے کند ہوئی زبر
ز دوسے کند کاہد بر دل قالب بگیرد دامنش
ایں نوع را تو رقص خواں تاکے تر باشد خبر
سرے خدا دانی سماع محروم زین نعمت بے
مرداں بداند قیمتش نامرد کے داند قدر

قرآن پاک خوش آوازی سے پرہیز، حدیث تریف میں ہے سرینو اصولکم جالغہ، آن، مصنف نے روایت المعنی ذکر کیا ہے مشتمل مشہور، (ن) ترک کرنا چاہیے آواز سے پرہیز سحر سے بھی گوئی اور قوالوں کی طرح بگڑ کر چلنا تمام قرآن ۱۲ اشعار سے قوت روزی، خواہد، نخستیں پہلی قصہ ارادہ زبر اور (ن) چونکہ رقص کا تعلق عالم بالا سے ہے اور اچھی آواز اس کی غذا ہے اس لیے اچھی آواز سن کر اپنے اعلیٰ مقام کی طرف جانا چاہتی ہے لکھ بر دل باہر قالب جسم توسع جسم (ن) اولیاء کرام کو رقص و آواز صبر اس قسم سے تلقین رکھتا ہے اور غیر اختیار داری ہوتا ہے، تکلف اور تصنع کے ساتھ رقص اور اضطراب کا اظہار مذموم ہے، لکھ سرور از، مرداں کا ملین نامرد ناقص۔

لے روکا جائز میرے حوالے سے ہے (د) حضرت مصنف فرماتے ہیں سماع اس شخص کے لیے جائز ہے جس کی خواہشات اور
میرے ہوں اور روح اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی ملاقات کے شوق سے زندہ ہو ورنہ اس سے اجتناب بہتر ہے لے میرے
المتدبر لکن مجتہد بھی بھائی ہوا، ایسے خود

اور سماع باشد روا آنکس کہ میرد نفس او
جلنے بود زندہ در دوزخ ترا بہتر ہزار
چوں بشنوی صوت حسن تحمید گو بر حال خود
مجدوب چوں گردی از و پیدا شود حال دیگر
تا مر ترا قوت بود در قص مکن لے جان من
منکر مشوایں حال را داں قیل وقال بیشتر
مطلق بدان حرمت غنا مشنویابی ہیچکے
طنبور بر ربط چنگ و نے جملہ حرام ست در غبر
در طبل ہم حرمت بدان الا کہ طبلے غایاں
دف ہم مزین در پیچ بجائز در عروسی لے پسر
دانی غنا فسون زنا از سر ہوا چوں بشنوی
بیشک بیفتی در بلا بر بند زین کلی نظر
اندرا سماع چوں بشنوی کس نعرہ کہے می زند
ہرگز مشو مفرد زان شاید کہ باشد از مکر

(د) حالت مجتہد اور مجتہد میں جو
افعال غیر اعتیادی طور پر ہوں ان
پر طاعت نہیں ہے بلکہ قوت طاقت
برداشت، قیل وقال گفتگو، بیشتر
بہت زیادہ (د) اگرچہ سماع اور نفس
کے ہونے میں مختلف اقوال ہیں تاہم اولیاء
کرام کے حال پر منکر ہونا چاہیے بلکہ لائق
عام، ان کی تہذیب کے، غنا کا نامی جمع
ہو، کھیل کود جیسے شے کی جمع خلاف قیاس
مشاجر سے ہیچکے کسی جگہ، طنبور پہلا حرف
مضموم سارنگی، برنگ آداب، ہنر سارنگی اس
میں ایک سیالہ ہوا اور دونوں جھونکے گئے
میں، طنبور اور ربط دونوں الفاظ سے نکالے
جاتے ہیں چنگ ایک ساز جو تھم سے جویا
جاتا ہے، لے ہنری خبر بہت شریف
(د) لہو لعب کے طور پر لگانا سنا
در کجا مطلقاً حرام ہے نہ شرک آلات کے
ساتھ ہوا اس کے بغیر، حرمت شریف
میں ہے سماع صوت املا بھی
معصیت و الجلو میں علیہا حقیق
والتلذذ بها من الکفر، ہوو
لعب کا لگانا سنا گنا ہے اس پر بیچنا
فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا کفر
ہے یعنی ناجائز ہے، شرح
آجھ کو تا قیام میں تقریر ہم کیا ہے
غشیر و سنال اول طاووس دیا ہے تو
بلکہ طبع و حوصلہ، الا کہ عرف، مشاء، طبل
غازی وہ و طبل جو جامہ ہنر کی فتح کے موقع
پر بجا جاتا ہے (د) و طبل کی جگہ ایک جانب
چھوٹے ہوتا ہے، عروسی شادی (د) مختصر سیار العلوم میں ہے کہ اوقات سرور میں سماع، سرور کو قوت دیتے ہیں لہذا اگر سرور صراح
توسلے کی سماع ہے مثلاً عید اللہ شادی کے موقع پر، شرح غنا کا، اسوں میں تر تریاں ہوتا خواہش نفسانی، بشی تو کہے گا،
(د) بعض روایات میں ہے، دف، و تہذیب الزنا کا نواز کا ہنر ہے یعنی اس تک پہنچانے والا ہے نہ نفرت بلکہ والا مقبول فریاد، مکر فریب،

لے بات سی و چہارم جو تیسواں باب، لایع ہو و گوی، عزافت، نزد شطرنج کے مقابل ایک کھیل جس میں چھ خانے ہوتے
ہیں لے بازی کھیل گاؤ گائے کر کو حاد (د) حدیث خزین میں ہے کل لہو موسون، باطن، الا شلا فتر تا دینہ فترہ
سرمدہ عن قوسہ و ملا عندہ مع اھلہ موسیٰ کی ہر کھیل ہے فائدہ ہے سوائے کہ کھوڑے کو سدرہا، تیرا لکھا
(د) چہارم کی تیاری ہے، اور اپنے اہل سے خوش طبعی کرنا، مصنف کا مقصد جو نہیں بلکہ مواضع مشرور کا استنباط ہے (د) شرح
لے بازی کھیل لے کشت خواب کی جمع کوک
خزیر، سوز تر گیلاد (د) نزد شطرنج
والا مردود الشہادہ ہے شطرنج میں اگر
مال کی شرط لگائی گئی ہو یا ایک سبب نماز
وقت سبب سے فوت ہو جائے، اس میں
بھونق قسمیں کھائی جائیں اب شخص سے
مردود الشہادہ ہے ارشاد ربانی ہے انما
الحسب والمیسر والایلام رحمہ
من عمل الشیطان فاجتنبوا
لعدکم فذلک جوت، انشاب، جوالو
پالے پید ہیں، شیطان عمل میں اس سے
بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ، حریتہ میں حریت
نیزہ سے عروسی نہ پت سے جوڑ، پھر سے
کھینچے گئے، غبر سے نشت اور خون
میں ہاتھ دیر ہے، (د) شرح لے ماداں جمع
مادر (د) یہ نزد اور شطرنج وغیرہ کھیلوں کے
دیکھنے کا حکم ہے، طریقہ نمونہ میں ہے،
مشاہد لا المعاصی عن رضا
نفسہ حرام، خوشی سے معاصی
کو دیکھنا حرام ہے، یہ بھی حد میں سوا
اس سے پہلے مصنف تیسویں باب میں
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دن میں بندے
پر رحمت کی تین سو سالہ نظر فرماتا ہے،
(د) چونکہ لے کھیل خواہش نفسانی کے
تحت ہوتے ہیں یا عواذ اندی اور نماز سے
غفلت کا سبب بنتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ

بانی چہارم بیان لاغ بازی و شطرنج گوید
بازی حرام ست جملگی جز لاغ بازی اہل خود
آنکس کہ بازی می کند اور بدان چوں گاؤنر
در نزد یا شطرنج کس دستے بازی می کند
در لحم خوکاں خون شاں گوئی کند اور دست تر
در نزد یا شطرنج چوں بیند کے نظر سے کند
در شر مگاہ مادران آنکس کند گوئی نظر
حضرت خدا بر مسلمے سی حد نظر دوزے کند
شطرنج بازاں زین نظر محروم دانی لے پسر
شطرنج بازی شافعی لا باس گوید آں زبان
گردی نباشد در میاں خشنے نگویند یک در

لے بات سی و چہارم جو تیسواں باب، لایع ہو و گوی، عزافت، نزد شطرنج کے مقابل ایک کھیل جس میں چھ خانے ہوتے
ہیں لے بازی کھیل گاؤ گائے کر کو حاد (د) حدیث خزین میں ہے کل لہو موسون، باطن، الا شلا فتر تا دینہ فترہ
سرمدہ عن قوسہ و ملا عندہ مع اھلہ موسیٰ کی ہر کھیل ہے فائدہ ہے سوائے کہ کھوڑے کو سدرہا، تیرا لکھا
(د) چہارم کی تیاری ہے، اور اپنے اہل سے خوش طبعی کرنا، مصنف کا مقصد جو نہیں بلکہ مواضع مشرور کا استنباط ہے (د) شرح
لے بازی کھیل لے کشت خواب کی جمع کوک
خزیر، سوز تر گیلاد (د) نزد شطرنج
والا مردود الشہادہ ہے شطرنج میں اگر
مال کی شرط لگائی گئی ہو یا ایک سبب نماز
وقت سبب سے فوت ہو جائے، اس میں
بھونق قسمیں کھائی جائیں اب شخص سے
مردود الشہادہ ہے ارشاد ربانی ہے انما
الحسب والمیسر والایلام رحمہ
من عمل الشیطان فاجتنبوا
لعدکم فذلک جوت، انشاب، جوالو
پالے پید ہیں، شیطان عمل میں اس سے
بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ، حریتہ میں حریت
نیزہ سے عروسی نہ پت سے جوڑ، پھر سے
کھینچے گئے، غبر سے نشت اور خون
میں ہاتھ دیر ہے، (د) شرح لے ماداں جمع
مادر (د) یہ نزد اور شطرنج وغیرہ کھیلوں کے
دیکھنے کا حکم ہے، طریقہ نمونہ میں ہے،
مشاہد لا المعاصی عن رضا
نفسہ حرام، خوشی سے معاصی
کو دیکھنا حرام ہے، یہ بھی حد میں سوا
اس سے پہلے مصنف تیسویں باب میں
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دن میں بندے
پر رحمت کی تین سو سالہ نظر فرماتا ہے،
(د) چونکہ لے کھیل خواہش نفسانی کے
تحت ہوتے ہیں یا عواذ اندی اور نماز سے
غفلت کا سبب بنتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ

کی نظر رحمت سے محرومی کا سبب ہیں لے شافعی محمد بن ادیس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار امور میں سے ایک امام
الامام حرج نہیں، یہ مکر خلاف اولی کے ہے استنباط کیا جاتا ہے گردی مال کی شرط خشنے بدکلائی، گالی گھونچ (د) امام
شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر شطرنج کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ نماز قوت نہ ہو، مال کی شرط نہ ہو، بدکلائی نہ
ہو، جینے والا فقر دوزے اور مقصد یہ ہو کہ اس طرح میدان جنگ کی تدبیر معلوم ہوں گی۔

لے علیک سلام کا جواب دیکھ کر اسلام منقطع فرما کر لے والا بلکہ قطع سکھانا غرض سے جہاد غرض مقصد، ناخوشی پر لاشی
تھکاؤ ساتھ ایک گھڑی، سہ گری مال کی شہ محض منوع مطلق قید کے بغیر نہایت بڑی رت حضرات اسلاف و شرف
کا استیلا وقت ہے جب شرط کے بغیر کیا جائے اگر شرط لگائی گئی ہو تو یہ حرام ہوگا اور ناجائز بلکہ برائی قرار دے
ملعون یعنی قاتل (د) کوئی آواز دے

دوسرے وقت پر پڑھ کر کوئی آواز دے
جس سے دوسروں کی بے پردگی ہوئی
ہے وہ استیلا ہوگا آواز دہانی تو دہانے
نہایت آواز فرستی تو مجھے صبر و صبر
حاضر فعل مضارع از حضرتان، دو
دہانہ آواز جائز شرعی (د) یہ امور حرام
کی نیادی کے جس میں آواز ہے ان میں
یک طرفہ آواز سے مثلاً ایک شخص
کہے کہ اگر تم جیت گئے تو میرا تمام دولت
لو اور اگر تم جیت گئے تو میری کوئی چیز
نہ کہے ثالث (د) اگر شخص (د)
مطالبے میں شرط لگائے کہ میں سو روپے
میں آواز دو طرفہ یعنی دو شخصوں میں
ہے ہر ایک یہ کہے کہ اگر تم جیت گئے
تو میں نہیں آتی رقم دوں گا اور اگر
میں جیت گئے تو آواز دو طرفہ لگوں گا
ہے اور اگر میں سے (د) یک طرفہ شرط
ہو ایک شخص کہے کہ اگر تم سابق ہو گئے تو
اتنا انعام دوں گا اور اگر میں سابق ہوا
تو تم مجھے نہیں دو گے یہ جائز ہے (د) بلکہ
شخص درمیان میں آواز دے جس کے
بارے میں یقین نہیں کہ وہ جیت گئے
جائے گا یا نہیں ہے گا، دو شخص اسے
کہیں کہ اگر تم دو دونوں سے آگے نکل
گئے تو میرا تمام مال تم دونوں سے آگے نکل
یہ کہے تو تم میں کچھ دینا پڑے گا
اب اگر وہ شخص جیت گئے تو آواز دو طرفہ
دوسرے مصرع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرفہ شرط حلال ہے جب میرا شخص درمیان میں آجائے اور وہ کہے کہ اگر تم میرے
شخص کی خبر دے دو طرفہ شرط میں ہے کہ ایک طرفہ شرط میں ضروری نہیں، ممکن ہے اس جگہ یا عند وقت ہر قسمی یک طرفہ شرط حلال
ہے یا جب میرا شخص درمیان ہو، اب دوسرا مصرع درست ہوگا۔

پہلے کس سلام می دہر گوید علیک اور اواں
لے فوت وقتے زوشود باشد ازاں نے مفتخر
تعلیم غرض سے کا فراں باشد ہمیں اصلی غرض
دہر دفع ناخوشی یک ساعتے اسے نامور
رکھنے چو باشد درمیاں محظور مطلق آن نماں
در لہو بازی مرد ماں بینی بکن شاں صد زبر
بازی کو تو ہم مکن مردود گردی در شرع
چوں تو پرانی آن زماں ملعون شوی ہم خاکسار
اپنے دوانی یا شتر تیرے فرستی یا دوسے
دانی روا این چیز ہا اگر دی دریں جائز شمر
شرط گردہر دو طرف بیشک حرام است جان من
دانی حلال از یک طرف آید میاں ثالث نفر

اب اگر وہ شخص جیت گئے تو آواز دو طرفہ دے گا یہی جائز ہے، شارح کہتے ہیں
دوسرے مصرع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرفہ شرط حلال ہے جب میرا شخص درمیان میں آجائے اور وہ کہے کہ اگر تم میرے
شخص کی خبر دے دو طرفہ شرط میں ہے کہ ایک طرفہ شرط میں ضروری نہیں، ممکن ہے اس جگہ یا عند وقت ہر قسمی یک طرفہ شرط حلال
ہے یا جب میرا شخص درمیان ہو، اب دوسرا مصرع درست ہوگا۔

لے پاسے بردہ کو تو جس کی ہاتھوں پر
ہوں اسے تمام سرور کہتے ہیں، تو کسی نماز
تاج سر جس طرح کے سر پر ہوں کی کوئی ہر
دلیلی (د) ایسے جالوروں کا گھر میں رکھا
باعتبار برکت اور جنات سے محفوظ رہنے
کا ذریعہ ہے، لیکن ابو و صلب کے لئے ذریعہ
لے شکرہ شکرہ کی پرندہ پرانی تو آواز دے گا
ہمیشہ لے کھی کھی، صبر و صبر (د) لے گا
یعنی جالوروں کا شکار حلال ہے بشرطیکہ
ابو و صلب یا پیشہ کے طور پر ہو بلکہ ملک
میں بازی قیل، یا سہاں یا حافظ صبر و صبر
قبر علیہ (د) گھر، کھیتی یا زور کی مخالفت
یا شکار کے لئے کن رکھا جائے تو اسے دور
نقصان عمل کا موجب ہے صبر و صبر
میں سے جس نے کھیتی یا جو یوں کی مخالفت
کے علاوہ کن رکھا اسے عمل سے ہر دن ایک
قلم کم ہر سال ۱۲ شرح لے قاتل پیرا
کے والا، اللہ تعالیٰ، نگہبان حفاظہ
نور دھونڈو، تو کل بھر و سہ بھر دھول
ہر تھا (د) بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ
کیا جائے اور کہے دھرم کی حفاظت کا سہارا
دیا جائے تو سہولت طرف فرستی تو نیکیا
نہایت سہولت نہایت تعمیل جلدی (د) شکرہ
کی طرف سے جیسے اور کہ یا شکرہ جیسے
کے ساتھ ہی سہولت نہایت کا بڑھانا شکرہ
ہے نہ آموختہ سہولت ہوا، کہ خود کا
مطلب یہ ہے کہ نہیں کھانا، دواں دواں
ہوا (د) جالور کے سہولت ہونے
ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب اسے
لایا جائے دایں آجائے اور شکرہ رکھ
کھائے کہ جرح زخم نہ لگے ذبح کیا یا
طیبت پاک تر کھی شہ و دواں کھی لکھی
تو نہایت طلب تلاش حرمہ مرا ہو تو
کھا،

لے ہر کہ کو تو پائے پر یابی خرو سے تاج سر
از خود مکن ہر دو جہد تا دیو ناید خسانہ در
شکرہ پرانی دامنہ از بہر صید ہر زماں
ایں وجہ و جہے پاک داں میکشکار ای شہ سپر
باسگ مکن بازی گہے ناقص شود اعمال تو
جز سگ کہ باشد پاسباں یا صید گیر داز قبر
خالی نگہباں مر ترا از سگ نگہبانی مجو
میکش تو کل برخدا ورنہ توئی از سگ بتر
در سوئے صید تیر را چوں تو فرستی یا سگ
شکرہ پرانی سوئے آن گو تسمیہ جمیل تر
باشد سگ آموختہ از صید چیسرے کم خورد
ہم شکرہ باند اپنچناں خوانی دواں آید ہمسر
گیرند ایشاں صید را با جرح میر و صید چوں
ذبح نہ حاجت اندراں منبوح داں طیب شمر
گرمندہ یابی فرج کن در میر و دواں سور
باید نہ نشینی از طلب گرمندہ یابی خوش بخور

سُبحَ تَکْوِیْنُہُ اَنتَ یَاقِیُّ، بِاَمْرِ حِجَّتِ (ف) شُکْرًا وَ اِکْرَامًا اَللّٰہُ تَعَالٰی سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ شَرِیْفٌ مُّجِیْبٌ کَرِیْمٌ کَیْفَ اَنتَ یَاقِیُّ اَللّٰہُ تَعَالٰی اَدْرُجْ مَرَجًا تَوَحُّدًا

وز گز پوزنی صید را جرح نشد مردار داں
در آب افتد بام هم آں صید را هرگز نموز
در آتش سوزد و در مردار دانی بیشک
روشن بگردم پیش تو ای مسئله چو شمس و قمر

بابی و پنجم در بیان فتح کردن و خوردن جانور را

بسم الله الرحمن الرحیم
 اگر ترک گیری عاذاً مُردار شد زان کن حذر
 ذبح چو باشد مسلمے مردے بود خواهی زنی
 یا کودکے عاقل بود کوزح داند هم بخور
 در ذبح بُری چادر گ حلقوم دوشه رگ هم مری
 زین جمله گری سہ رگ حلقوم باشد یادگر
 مذبح باشد پیشکے آنرا بخور از جان و دل
 کردی فراموش تسمیہ یا کش بدان فوراً بخور

کاٹنا شرط ہے کہ فراموش گفت فراموش بھلایا ہوا، فراموش جلد رفت، مسلمان ذبح کرے اور جسم اللہ شریف قبول جائے تو حوج نہیں اگر قصداً ذبح کرے گا تو نور تمام ہوگا۔

۱۔ اہل کتاب یہودی اور عیسائی، عیسائیوں کا ایک فرقہ جو یہودیت کی طرف میلان رکھتا ہے، تفسیر مصطفیٰ میں ہے یہ ایک فرقہ ہے جس نے کئی حصہ عیسائیت سے اور کچھ یہودیت سے اپنی بنیاد اندر دستور کی عبادت کرتے ہیں ان کا مذہب حضرت امام غزالی کے نزدیک حلال اور صالحین کے نزدیک مکروہ ہے، اہل فرقہ مسلمان جو ہر بات دین میں سے کسی چیز کو حلال یا حلال نہیں ہے، مصطفیٰ بروہا ضامی، عالمی بروہا ضامی ۱۔ اہل فرقہ عبادت تفسیر روایہ ان کو ان جوتے نہیں، اور غزالی نے دین میں سے کئی چیز کو

اہل کتاب و صابیاں و زایل قبلہ ہر کہ بہت
 مذبح شاں باشد و اطیب بدان ہم خوشتر
 بسمل کنی از بہر بُت یادِ عمارت چاہ و جوئے
 وقتیکہ آید نو عروس آید کہ از خواہ سفر
 یا ز حمتی نیکو بود یا بہر زرع دباغ درز
 آباد کنی موضعے یا میر آید در شہر
 مکر وہ باشد ایں ذبح کس را شاید تا خورد
 جز اہل سجن و بندیاں آں کس کہ باشد مفتقر
 غیر ایں خالق بزرگچس نرسد کہ بخورد لحم آں
 مکر دار داں مذبح را ذابچ چو کا فر می شمر
 چنگل کہ دار دھڑے لیشک بہائم ہم خورد
 داں لیشک چنگل ہر دو را باشد سلح ای نامو

الذی یحییہ ولایہ، ارا علی حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ شہ چنگل بنحو ظاہرینہ ایک مسافر مفتوح دانت تھم
میں میر جویہ بسلاح چھتیاں، تا خود مشہور دفایہ محال اور کرم فلول کا بیان، جہاں اور جو بول یاد انھوں نے شکار کرتے ہیں کرم
میں صرف بچوں اور اطفال کا ہوا کرم جو نے کی منتالی نہیں کہ کدہ کرتے تھے ہیں اور اوتھ کے انت میں خلا لکیر محال میں مسئلہ کوڑے کوڑے
اور اس میں نے لے جانو کرم میں کیونکہ چھتیاں ہیں اور ارشاد دانی ہے کہ کچھ علیک الخجائت میں صیبت میں رضیت بجزوں کرم کہتے ہیں۔

لہ کرگت پلاوت متوجہ گیتہ، بڑے جسم اور سیاہ آنکھوں والا ایک جانور کی پیشانی پر سبک ہوتا ہے، عربی میں اسے غرض کہتے ہیں، طاکاک
 مود، جو بڑی، گاؤں کی دشتی چھٹی گائے کو زور پگلی گھارٹ، گیشہ حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک حلال ہے حضرت امام محمد کے
 نزدیک ناجائز ہے، ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دانت کے بچے تشریف فرما تھے ایک کلبہ نے ان کو آب کو سینگ
 مارا چا آب نے اس کی ٹانگ پر کڑے زمین پر دے مارا اور ذکر کر کے شکر اسلام کو فرمایا یاد کر یہ چھل کی گھینس ہے یہ دانت ہار گوا
 رسالت میں عرض کیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تائید فرمائی ۱۲ شرح تہذیب گوہار بعض خبر مشرک کہ مٹی اس کے حلال اند
 حرام ہونے کے دلائل مختلف ہیں اس لیے

ہم کرگت ہم طاؤس محمد کردہ است نخصت مصطفیٰ
 آہو خورد خرگوش ہم گاواں دشتی گور خر
 لحم شمار و بغل ہم مشکوک داں اندر شرع
 لحم فرس غطور شد نزدیک نعمان معتبر
 مکروہ داں جلا لہ را جسے بکن علفی بدہ
 سہ روز جس ماکیاں یک مفتہ میش دہ بقر
 چوں خام یابی گوشتے اں را خورد بریاں بکن
 آتش برائے طبع داں شرط است لے جان پدر
 باخہ خورد خرگنگ ہم و جنس اینہا کن حذر
 طافی خورد جھینگہ خورد ہر چوں کہ باشد ملخ خورد
 ماہی ملخ ایں ہر دورا ذبحے مکن تجیس خورد
 آمد لست مصطفیٰ خوردے سپر زوہم جگر

اجتناب چاہیے۔ دشتی گور اور غطور منوع قور
 حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 امام گراوی (ف) گوشت کے بارے میں اختلاف
 ہے مکتبہ ۱۱ امام محمد کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے
 لیکن نے کہا کہ آپ نے وصال سے تین روز
 قبل اس سے رجوع فرمایا، صاحبین کے نزدیک
 حلال ہے ۱۲ شرح تہذیب گوہار بعض خبر مشرک کہ
 دو روز شدہ وہ جانور جو نجاست اور غلط
 کھائے، جس قید اس طرح بند کرنا کہ نجاست
 دکھائے، علف چاہہ خوراک، ماکیاں مٹی دشت
 ذبح ہونے والے (ف) ذریعہ نجاست کھائے
 سے اگر غیر پیدا ہوگی پورا ہونے اور گوشت کھانا
 اور دودھ پینا مکروہ تحریمی ہے جب تک اسے
 بند نہ کیا جائے اور صحیح ہے کہ ایں آبی ذبح
 تک بند کیا جائے کہ گوشت اور دودھ سے
 بدل جائے جسے مکہ خاتم کی برائیاں ہوتی ہیں، ایں
 آگ طبع پاکانہ طور پر ذبح جانور پیدا (ف)
 خود خانی میں ہے کہ چاک گوشت کھانا حرام ہے بلکہ
 کے لیے اگر ذریعہ ہے، دھوپ میں رہنے سے
 اگر خشک ہو جائے کھانے کا نہیں ہے باقی
 تحریر کی کہ اگر ذبح جس اینہا کی حدیث صحیح ہے
 علاوہ وہ جانور جو مٹی میں پیدا ہوئے ہیں انہی
 میں ہی رہتے ہیں احادیث کے نزدیک حرام ہیں،
 طافی وہ چھٹی جو آت کے بغیر جائے اذنی کے

اور ان کی تفسیر کے جھگڑا بھی کی ایک قسم سے عربی میں اریان کہتے ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو جو کہ حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ
 قدس سرہ ایک نسخہ میں جگہ سے سنا ہے کہ جوساب کی طرح سیاہ ہوتی ہے اسے ہنسی میں گوشت کہتے ہیں، بیج کوڑی، چھل کے انڈوں
 سے جب پانی ہٹ جائے تو ان میں سے کوڑی پیدا ہوتی ہے جو بڑی آتی ہے، تہہ آتی چھل پر پتے دو دن بڑھ مسموم ہوتی
 مگر طبعی (ف) چھل اور کوڑی ذبح کے لیے کھائی جائیں گی، حدیث شریف میں ہے اَجَلٌ لَنَا وَحَاتٍ الطحان کا الکلبہ
 ہمارے لیے دو خون حلال ہیں نفی اور جگر

لے شکندہ اور جہادی ردوگان انتہا یاں، عامل سے مراد تناول فرمانے والے، مکہ مرآۃ بڑے بول داں، مشاویس میں منہاب
 جمع ہوتا ہے، ذبح مادہ کی شرکاء، ذکر ترکی شرکاء، خایہا پورے، خصیتیں، غطور منوع، حرام خون منفعی، ذبح کے وقت
 بیٹے والا خون (ف) ریوی کھلی ہڈی میں جو

لیکن شکندہ جنگی بارود گاں اسے جان من
 بیج ازہبی و مرسلان عامل بخودہ اسے سپر
 غدد مرارہ بول داں فرج و ذکر باخہ ایھا
 مکروہ شد ایں شش بداں غطور خون منفعی
 چوں نرم یابی استخوان میخا تخصص کن لسی
 باریک کوب دس خورد و قتیکنہ بینی سخت تر

بابی و ششم در بیان ماہیا و روزہ و حیثیت و ش

سہ باری خواں فاتحہ باتسمیہ ناغہ مکن
 ہر گر کہ آید ماہ نو اسے ماہ نو اندر نظر
 انا فتخنا غرہ خواں ناغہ مکن در خواند نش
 ناید بلائے پیش تو یابی ہمہ فتح و ظفر
 ماہ محرم زربیں اندر صفر ہیں آئینہ
 اول ربیع آب رواں آخر غم لے مہ نگر

مغیر ہے وہ بھی مکروہ ہے ۱۲ شرح
 استخوان ہڈی، میخا جبار غلط منفعی
 چوں کوب کوب (ف) ذبح کئے ہوئے ماکلاں
 مالور کی ہڈی حلال ہے نرم ہو تو نجاست کھائی
 جائے اور سخت ہو تو جگر وغیرہ سے کوب کر
 کھائی جا سکتی ہے مسئلہ ۱۱ جن اعضا کے
 متعلق حضرت میں مافک دار نہیں انکا
 کھانا جائز ہے مکروہ مرغی کے پیٹ سے نڈہ
 نکلا اس کا کھانا ناجائز ہے مکہ بابی و ششم
 چھتیسواں باب ماہیا میں ہے، مسدود
 والے، جس نعمت فاسد ہے باقی میں
 شرح میں ہی بار دہیں مرتب ہے، شارح نے
 بعض مشاعر سے ۳۴ ماہیا نقل کی ہے
 ہمارے نام بلاؤں کے غم غم غم ہے ماہ نو
 زبا چاند اسے ماہ نو ہے بیٹہ آقا
 فتخنا یعنی سورہ فتح غمہ بیٹے کے تلافی
 تین دن، ناید نہیں آئے گی، ظفر کا سیاہی
 نافع المسکین میں ہے چاند دیکھنے وقت
 یہ دعا پڑھنی چاہیے اللہم افتح لہا
 هذا الشهر اولہ صلاحہ و اولہ
 نجاحہ و آخرہ فلاحہ اے اللہ ہمارے
 لیے اس ماہ کی ابتدا کو بہتری، درمیان کو
 کامیابی اور آخر کو کامیابی بنا دے
 سونا اول ربیع، ماہ ربیع الاول آپ داں
 جاری یابی آخر ماہ ربیع الثانی آخر بکری
 (ف) بڑوں سے منقول ہے کہ مختلف
 مہینوں کی ابتدا میں مختلف چیزوں
 کا ذکر کرنا چاہیے اور دوسری طور پر باعث
 خیر و برکت ہے، اگرچہ بعض حضرات
 نے کچھ دوسری اشیاء ذکر کی ہیں ۱۲
 شرح مختصراً

در سال دانی بیشکے اشع عشر روز نحس
غافل مشو زان روز از جمله کارے کن حد
ماه محرم یازده هم از صفر ده هم بدال
از شهر اول چارے هم از ده آخر شهر
اول جمادی بیست هفت هم بست دوازده
نیز از رجب داں بیست و دوم بیست و سه شعبان
رمضان چهارم ماه شد شوال را، مفتقر بگو
ذی القعدة مفتقر بست داں فی الحج، مفتقر لے پیر
در غرة ثالث تنج هم بالست و پنجم شازده
کارے کن جائے مروغالی نباشد از خطر
در سوم، ششم سیزدهم هم ہشزدهم بالست و سہ
هم بست و ششم جان من کارے کن خاصہ سفر

بابی و مفتقر در بیان پیری جوانی می گوید

چون در چهل عمرت رسد کاهل نه نشینی یکدی
بگذار غصیاں ہم گز طاعت عبادت بیشتر

این سه چهل سال عمر عزیزت گذشت - مزاج تو از حال طفلی گذشت

شماره اشع عشر ماهه خاتمه بر منبر علم بازم
گزاره تاریخ و هم در سنه اول ماه مبارک
ربیع الاول آخر ربیع الثانی (د) (د)
نخست واسطه باره و نول میں سے
چار اس شعر میں چار اشعر شعر میں دور
چار اس سے اگلے شعر میں مذکور ہیں۔
(۱) محرم کی گیارہ (۲) صفر کی دس،
(۳) ربیع الاول کی چار (۴) ربیع الثانی
کی دس تاریخ سے اول جمادی تا جمادی الاخر
بست و هفت تا بیست بست و دو
پانچس آخر سن جمادی الثانی بست و
تیس (۵) جمادی الاول کی یہ
(۶) جمادی الثانی کی ۲۲ (۷) رجب کی
۲۲ (۸) شعبان کی ۲۳
(۹) رمضان المبارک کی چار (۱۰) شوال
کی سات (۱۱) ذیقعدہ کی تہ اشع عشر
(۱۲) ذوالحجہ اشع عشر تاریخ سے غرة ابتداء
(د) ان دو مہینوں میں ماہ کے مہینوں
دولوں کو ذکر ہے ۵-۴-۳-۲-۱-۰ ان
دولوں میں عمارت، زراعت اور سفر
کا آغاز ذکر کیا جائے، سنہ اس شعر میں
پچھ تاریخوں کا ذکر ہے ۳-۲-۱-۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲

اپنید مویٹ چوں شود گردنِ خوباں منہم
پیری مگر شد نیستی در نہ چرا از دے حذر
گر شاه باشد کامران جملہ جہاں در ضبط او
ذوقے نہ اور را راحے چوں پیر باشد منکسر
بر پیر کس را نے نظر نے کس بر در حمت کند
رانند اور امر دماں جز را ذوق جن و بشر
چوں پیر گردد مرے بکند ندا حضرت خدا
باریک شد ہم استخوان اسپید مویٹ شد ز سر
از کس سخن ہم نشووی چیزے نہ مینی در نظر
زورے نداری دست پابلشکت مہر انکر
آں مشکک چوں کافر شد داں اغواں چوں زعفران
شد تیر قامت چوں کماں گشتے تے پمچوں وتر
شوئیت نہ بیند بچکس وقتے نہ پرسد دوستے
چاکر نہ گیرد کس ترا واجب بیانی آں اجر
بر من بیانا من ترا بہتر ازاں مے پر درم
صد جو رہد ہم در جہاں بچد قصرے از گہر

لے منہم دور چھلگے دابے ہری
بڑھایا، مگر شاید کسی عیب و غباری
تقدیر پر مہر کا مرقن کامیاب نہ ہو
کرنیوں ذوقِ لذت، راحت
آرام، منکسر شکست، بے بس سے رائے
بھگا دیتے ہیں، دھندلا دیتے ہیں
سوا از آن ذوق دینے والا، اللہ تعالیٰ
لکھ تھا خطاب، استخوان ہڈی،
اسپید سفید مہر، مشک، زعفران
کی ہڈی جھک گئی تھ مشک کستوری
کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اس مہریت
کی بنا پر اس سے مراد سیاہ بال ہیں
کافر چونکہ سفید ہوتا ہے اس سے مراد
سفید بال ہیں، اغواں یعنی مہر و خمار
زعفران کیسے چونکہ اس کا رنگ سرخ ہوتا
ہے اس لیے مراد زرد رنگ ہے، پمچوں
تیر کی طرح سیدھا، کماں تھکا ہوا،
وتر چل جس پر تیر چڑھا کر چلاتے ہیں مراد
یہ ہے کہ جسم چلنے کی طرح چھین و تر ہو
گیا شہ سب سے تیری طرف، وقتے کسی
وقت، چاکر نوکر و احباب مقررہ مہر و
اجر معاوضہ شہ جو رہتی عورتیں
جہاں جمع جنت قصر محل ہر مہر

لے صد و عدد و حساب چوں کیے ستر جہنم (ف) حضرت حسن بھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دھال کے بعد کسی نے خواب

میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے
سابقہ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے فرمایا میری
روح بارگاہِ خداوندی میں پیش کی
گئی ارشاد ہوا اگر تمہارے سفید بالوں
کی حصار ہوئی تو ہمیں جہنم میں بھیج دیتا،
تم بڑھاپے میں آتے کیوں روئے تھے کیا
میرے کرم سے نا امید تھے؟ لے تیری
جب حال اس طرح ہوتا ہے کہ کوڑے کا کام
کاج نہیں کر سکتے، ابھی کا رخ کرنا اور
جوانی کو نصیب جانور (ف) حضرت سعدی
فرماتے ہیں۔

خیر سے کس نے فلاں و نعمت شمار
راں پیشتر کا بٹک برآید فلاں نہاد
لے ستر شمار، لکھی (ف) نعمت کی قدر
اس کے جانے کے بعد ہی ہوتی ہے۔
لے ذوقِ عزت والا حدیثِ شریف
میں ہے گا قید چوں شکی ای جیسا کرد
کے دلیاں جھوٹے شہ باب ہی بہتر
از تیسواں باب سچ علم رحمت جاری،
تکلیف علت ہماری محنت منتقت۔
لے تقریب جمع لغت نیکو سیر اچھی عادت
والا (ف) حدیثِ شریف میں ہے اشد
الناس بلاء الا نیکو سیر، الا مثل
قالا مثل سب سے زیادہ تکلیفیں

انبیاء کو پیش آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ،
گناہگاروں کے لیے ذریعہ مغفرت اور
نیکوں کے لیے ترقی درجات کا باعث
شہ سلطان بادشاہ مرقاں مغیر بلند
درجہ لوگ (ف) حدیثِ شریف میں ہے
الصدقۃ خمسہ البلاء ممدود بلاد
کوٹنا دنیا سے ممدود مہاروں کے لیے وسیع
رکھتے ہیں ہر کے لیے ترقی شہ حق ستم، مثل
جمع علت ہماری (ف) تکلیف اور ہماری مسلمان
کے لیے نعمت کردہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے، ذوقِ عزت و دراز خدائی کا دعویٰ کرتا ہے کسی درد سر نہیں ہوتی۔

بر پیر دارم راحے کاں را نباشد حد و عد
اسپید مویٹ نور من چوں نور سوزم در سقر
پس حال چوں باشد جنیں نایہ ز پیراں کار با
کارے بکن در حال تو نعمت جوانی را شمر
قدہ جوانی پیر را اگر تو پرسی اسے جواں
آں پیر گوید پیش تو چنداں کہ نایہ در حصر
چوں تو بہ بینی پیر را خدمت بکن از جان و دل
تا تو نشوی پیر نکو شخصے بگردی ذوالقدر

بابی و ہشتم بیان رنج و جزا و عنت و محنت گوید

رنج و بلا داں نعمتے برد و ستاں نازل شدہ
دشمن نیاید ایں نعم جز مومن نیکو سیر
چوں مر تر ارنجے رسد صدقہ بدہ از جان و دل
سلطان نہ زہرے میدہد ہر مردماں معتبر
شہ ہر تن کہ یابی بے علل آں تن یقین بے برکت
حق دوست داراں تے شب روز دردی دوسر

کے لیے نعمت کردہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے، ذوقِ عزت و دراز خدائی کا دعویٰ کرتا ہے کسی درد سر نہیں ہوتی۔

نہ ملک بادشاہی شام لائق حضرت ابوبکر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی جو طرح طرح کی مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا ہوئے، ان کا علاج
 ہمارے، حضرت ترقی پسند علیہ السلام ہمارے
 مسکرا اللہ تعالیٰ کے نبی جنہیں انکی ہر قسم
 نے طرح طرح کی آزمائشیں دے کر شہید کر
 دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پھر انہیں
 زندہ کر دیے حضرت ابوبکر علیہ السلام جیسا
 دندہ بھی کے بیٹ میں ہے نہ صدقہ کو دیکھ
 دف، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایلا ہے کہ وہ
 خدا رسول مال مال اور بندہ ان خدا بانی بانی
 نے محتاج حضرت شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کی
 بارگاہ میں دنیا کی قدر بھی کے نبی علی ہدیٰ کو
 کا فر کو اس کا ایک صورت بھی بخلا نہ دے گا۔
 ہے محبت پوشیدہ ہے خبر باقی بھی ہے نہ جہا
 در خود ایک نسخہ میں اسکی جگہ داندہ دو جو
 ہے دف، میں اللہ میں حضرت شریف میں ہے
 المؤمنین لا یضلو عن ذلک وقتہ میں ہے
 ظاہری ذات اور قلت سے نفی میں ہے نہ لہذا
 جو شخص کسی تکلیف یا بیماری میں مبتلا ہو
 ہے کامل ایمان میں بلکہ اس کا ایمان خالص
 میں ہے مقصد یہ کہ رضا بقضائے الہی ہوتی
 وصف ہے اس شرح ہے علت بیماری خود
 نبی شریف ہے وقتہ عت سے حق اللہ و
 چاہے ساتھ دینے کے علم بیماری میں غم (دف)
 حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صورت
 کو کفار کا پیمانہ دیا کسی نے عرض کیا وہ بہت
 بھی عورت ہے بھی بیمار نہیں کوئی فرمایا انھیں
 فیضا اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اگر وہ
 فرما دیا، خلاصہ یہ کہ اور بیماری اللہ تعالیٰ کی
 محبت کی علامت ہے شہ جادوگر چار سو گنا
 مگر تکلیف ایک نسخہ میں دو اور بھی ہے مگر
 دار و دار ہے شہ حقت سوزن میں میں رات
 دف، حضرت ترقی پسند میں ہے ایمان نصف ملکہ اور نصف
 صبر ہے، ایمان کے بعد علاج کرے اور علاج نہ
 دیا میں نہیں ہے ملکہ عا ذکر درود شریف اور
 قرآن شریف میں مستعمل ہو یا خصوصی کردہ تو نیرت سے پچھے کہ اس کے پاس میں دار ہے کہ ناجوہ بیماری کی دوا ہے۔

ملکیست رحمت جان من ہر کس کجاشایان
 ابوب دانہ قدر آں جرمیس ویونس نامور
 صد گونہ نعمت دشمنان دارند بس اندر جہاں
 از بہر نانے دوستان باشند حیران منتظر
 دانند خاصان قدر آں محب عالم شادازو
 مای چه دانند قدر عشق پروانہ دار دایں خبر
 گر مومنے اندر جہاں در خود دنیا بد زیں یکے
 کامل نہ دانی مومنش ایمان او اندر خطر
 در تن نہ بیند علت قلت بمال خویش تن
 نہ ظلمے او را کند خوار و خجل مسم بے وقر
 چوں حق نخواہد بندہ را سازد یکے از دوستان
 شقمے بر تن کزے بدل مالے نہ بیند در نظر
 بر تخت شاہی چار صد سالے بدہ فرعون ملک
 بیمار گاہے اولشد نے دید وقتے درد سر
 صحت چو یابی شکر گو زحمت چو بینی صبر کن
 با کس لگو من زحمتی تا بگذرد مدت سفر

لے دار و دو انکی بھر و تقصیر کو تا ہی سرائے دجاں شانی شادینے والادف اشفاق اللہ تعالیٰ کا کام ہے جب وہ چاہتا ہے وہ
 سے فائدہ سلب کرتا ہے نہ گنہگار نہ
 دف، میں اللہ میں حضرت شریف میں ہے
 تکی قسم ہے (۱) فراموش کی ادائیگی اس کے
 تین ہوا رہے ہیں (۲) حرمان سے آفت
 پر اس کے بھر دیتے ہیں (۳) مصیبت میں
 پہلے صبر کے اس کے نو سو رہے ہیں (۴) شرح
 اللہ پر سید اسے بوجھنے کیلئے عبادت کے لئے
 مسافت و صلا گروہ کو اس چارہ اور بعض کے
 نزدیک تین ہزار روز غیاث اللغات، دف، میں
 کی عبادت سنت ہے حضرت شیخ عطار فرماتے ہیں
 در راہ میں ہمارے گداز ایک صحت اور سنت اللہ
 طریقہ ہے کہ زمین کے کھنے کے پس چھو کر
 اس کے سر کاٹو اور پھر کھو کر چھو جائے کمال
 ہے، ابھی اتنی ہی جگہ اور اس سے عا کردانی
 جائے شہ زحمتی ہمارا (دف) حضرت شریف میں ہے
 فیض ملک دن اللہ تعالیٰ فرمائے کہ اسے انسان
 میں بیمار ہوا اور اسے میری عبادت کی بندہ چوں
 کرے گا یا اللہ اتنی ہی عبادت کس طرح کرنا تو
 رب العالمین فرمائے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا
 تو نے اسکی عبادت کی شہ ہم مشکل صحت کر
 بہت دشوار دف، میں بھی کو کھانہ میں کرنا بھی
 ہے لیکن عبادت کی سنت میں داخل نہیں۔
 لے فرقت تھا وقت وقتی نماز غلطیہ لینے لینے
 شہت چھو کر شفیق تو رہا حق ہو مگر بہتر
 شہ زحمت بیماری اوقات وقتی نماز دانی یا
 تو قائم کر (دف) نماز فرض کسی حالت میں ترک
 کرنا چاہیے مگر اگر کوئی بیمار ہو سکے تو چھو کر
 پڑھے چھو کر بھی پڑھ سکے تو لیت کر اٹھا
 سے پڑھے، حضرت ترقی پسند میں ہے ہمارا انسان
 کے کہ ہوں کو اس طرح سے ہوتا ہے جس طرح
 یعنی نوے کی میل کو، مریض کو چاہیے تو
 استغفار کرے، صدقہ دے اور علاج
 کرے شہ مطلب یہ کہ اگر کوئی بیمار ہو تو

دار و طلب ہم بعد آں تکیہ مکن بردار وے
 تقصیر در دار و مکن جز حق ندان شانی دگر
 از صبر یابی گنجا پوشی مصائب درد و غم
 انظار چوں بکنی تو ایں چنداں نیابی از ابر
 بیمار را چوں نشنوی فی الحال رو پر سید نش
 گر چه مسافت در میاں باشد گروہی بیشتر
 چوں تو نہ پرسی زحمتی گوید خدا بے واسطہ
 من زحمتی شتم زمان وقتے نہ پر سیدے خبر
 بیمار چوں پرسی اگر چیزے بدہ در دست او
 از وے طلب جاناں دُعادر ہر مہمے صعب
 بیمار چوں گردی گہے فوٹے مکن تو وقت را
 غلطیدہ شستہ کن ادا تا تو نیفتی در سفر
 زحمت بدان رحمت خدا اوقات چوں دلی پا
 فوٹے کنی گر فرض را بیشک بیفتی در سفر
 چوں تو بپرسی زحمتی فی الحال صدقات ما
 دار و مکن بیمار را جز صدقہ دادن اسے پس

صدقہ دے بغیر علاج نہ کرے مگر پہلے صدقہ دو پھر علاج کرے۔

لے بعض نفلوں میں دوسرا مصرع اس طرح ہے "کارے ہم آید ترا چون صدق پیش کردیم" (ف) صدق اللہ تعالیٰ کے لیے ہی جیسا کہ

صدقہ بدہ در راہ حق جز نام او دیگر مدہ
ہر یک ہم آید ترا صدقہ بدہ تو مال و زر
صدقہ بگرداند بلا آمد حدیث مصطفیٰ
بدہ دلازی عمر را ہم ابرہیابی اسے پسر

بابی نہم در بیان مصائب و تعزیرات پہلے تعاقب دارو

صبرے بکن چوں مر ترا آید مصیبت جان من
یابی ثوابے انبیاء از حدیثوں ہم از حصر سر
گر ترا وقتے رسد رنج و مصیبت یاد کن
جملہ مصائب دینجا پہنچے سر جن و بشر
گر خزع و فزع میکنی اندر مصیبت رنج خود
سودے ندارد مر ترا عسروم مانی از ابر
از آہ و لطمہ نعرہ ہم شوق چوب و خدش خد
از تنف موی ریش و سر باید کنی کلی حذر

ہے اسکا ثواب حضوریت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و آہ و لطمہ نعرہ ہم شوق چوب و خدش خد
از تنف موی ریش و سر باید کنی کلی حذر
ادھی بدن عوی الحیا اہلیتہ وہم
میں سے نہیں جو خزاںوں پر طراپے شے اور گریبان بھارے یا جاہلیت کی بات کہے۔ بلند آواز سے مدعا منوع ہے البتہ
آکھو پہلے میں مرج نہیں۔

لے سرگم خفتن زمین پر سونا ترک سخی گفتگو ترک کر دینا مانتن گرسنہ بھوکا رہنا (ف) فقیہ ابوالملیح فرماتے ہیں

سنگے مکن چوں جاہلاں خفتن زمیں ترک سخن
ماندن گرسنہ روز و شب تنہا شستن در بحر
تاریک کردن خانہ را نے شمع را افروختن
نے سخن رفتن بیچگہ ترک گلابہ بام و در
بیکاریے از کار با ترک تجارت ذرع و زن
با جامہ بودن رنگیں کردن کبودی یا خضر
اندر مصائب جملہ را از مرد باشد خواہ زن
مظہور آید برہنہ در شرع کردن فرق سر
الاکہ باشد علی کہ مرد نش ظاہر شود
اسلام اندر رختہ جزا و نہ بند کس دگر
ہر اندھے کا نہر جہاں آید بہ پیشت جانمن
شمعے میرد یا شود چرے ز فلعے منکر
دیگر شوی چوں گرسنہ یا ظالمے ایذا کند
دانی مصائب جملہ را راجع شوی بکنی حذر

ابن حبیب کے لیے تین دن تک کھر
یا مسجد میں بیٹھنے میں حرج نہیں تاکہ لوگ
۲۴ تعزیرات کریں کہ جب عورت عورت جعفریہ
کی شادی کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ
و آہ و لطمہ نعرہ ہم شوق چوب و خدش خد
از تنف موی ریش و سر باید کنی کلی حذر
ادھی بدن عوی الحیا اہلیتہ وہم
میں سے نہیں جو خزاںوں پر طراپے شے اور گریبان بھارے یا جاہلیت کی بات کہے۔ بلند آواز سے مدعا منوع ہے البتہ
آکھو پہلے میں مرج نہیں۔

[illegible]

پانی کا پتہ جتھڑ کے پاس (خاف) سکھوں پہ کفر کو لان کی طرح اور ایک المشت نبی سے ملنے ہو، خواہ کی قبول پر غلاف ڈالنے سے مختصر ہے جتھڑ اولیاء کو کمزور اوقات پر اسی ارادے سے غلاف ڈالنا کہ وہ اوقات اسی حکیم کی نگاہ سے دیکھے اور ایصالِ ثواب کے بغیر نہ گزارے جائز ہے علامہ مبراہیؒ نے تاجی قدسیؒ کو بار بار مبارک کشف النور میں صحابہؓ اور انوارِ امام احمد رضاؒ پر لکھی کہ انسانی رخصتوں پر غلاف نہ ڈالو بلکہ اگر بہت جتھڑ نہ گتھڑ یا بال پانی اف، قبر پر نہ ڈالو یا کھڑو وغیرہ ڈالنا بیکار اور کفر ہے یہ چیزیں میت کی طرف سے عہدہ کر دی ہو تو اسے فائدہ پہنچا دے کی طرح بہرہٴ بھول اس میت سے قبر پر نہ ڈالنا ہے اور جب تک نہ رہی ہے تو اسے ایسی میت کو نہ ڈالنے کا۔

گوئی نبوی بیچکے چوں گم رہاں جانان من
بزه کار گردی بیشکے جُست گورما دریا پید
آنجا مبر صندوق را چہ نے خور آشام مہم
خندہ مکن ہنرے گوگرد و لت پیموں حجر
نقش و نگارے چوں کئی در گرد ماہا گج زنی
مکر وہ باشد در کتب صدقات باشد خوب تر
صدقات بہر روح او گر مے دی برے رسد
در شب جمعہ داں ہفتہ را برے دہند آں دہ قدر
آیند ہر یک مُردگاں رخصت گرفته از خدا
گویند را ز خویش را حزن و فرح راحت نظر
ببینند حال مال و زر خود را ز خویش و اقربا
گویند بازاری دُعایا بد دُعایابی خطر

عبدالحی محمدت دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں
امام غزالی کے کیمیائے سعادت میں امام
الحمد رضا بریلوی نے الوار البشارۃ میں
صدر الشریعہ مولانا امجد علی نے بہار شریعت
میں فرمایا کہ ادب رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی جالی مبارک کو کولوسہ نہ
دے۔ یعنی بوسہ دینا خلاف ادب ہے
رنگاہ نہیں ہے بلکہ حیرت نے جامعہ صدوق
یکس ایک نسخہ میں ہے مطبوعہ پکا بکھانہ
محمود اشام ہرمی نے لکھا ہے خندہ بنی مزہ
بہرل بیہودہ کوئی حقیر تراف، قبر میں صدوق
دکھ کر دے ہے البتہ اگر زمین نرم ہو تو جانا
ہے اگرچہ بوسہ کا ہو، ایسی صورت میں
صدوق میں بخوبی ذال دی جائے اور
ادب وارے تھے کو فک اکود کر دیا جائے
سے نقش و نگار میں بوسے گچ سفیدی
بیودہ، قبر جائے خنابہ وہاں نقش و
نگار کا کیا فائدہ، ارد گرد سے اگر خینہ بنا
دی جائے تو جائز ہے البتہ ادب سے بھی
پرہیز چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس علامت کے طور
پر ایک بڑا پتھر رکھا ہے مسئلہ عبادات
نایا اور بہرہ اور اگر ان مجاہدین کا قلاب
میت کو کھینچے ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ
پور شاہ الصدور علامہ سیدی اور شاہی

۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ ملے گا، اللہ اس کو اپنے ساتھ لے گا۔ (صحیح مسلم)

پایا مال گرد داسپ پایا برق بزند صاعقه
اندوچھے افتد کے شیرش کشد یا خوک نہ
وانکس کہ سخن بہر حق گوید شود کشتہ دران
دیگر یکے مرث بدای شد شازدہ جملہ نفر
وانکس کہ بہر مال و زر جنگے کند با کافران
یا بہر نام بختے چنداں نیابد او جسر
آنکس کہ بخورد زخمکے بر رو مقابل دشمنان
با او چہ نسبت آنکے زخمے خورد و پشت و کمر
مقبول رود اندر جہاں شادی کنان خندہ زنان
از سالہا چوں پانصد مد بر شہید پیشتر
شہر گز کے را در جہاں دنیا نباشد آرزو
الا شہید را حق گر چہ بیاد کشک زد
چوں مومنے از صدق دل خواہ شہادت از خدا
یابد تو شہدا در جتے میر و زتب یا در دسر

اللهم ادرني شهادتي سبيلك واجعل موثقى بلد حبيبتك اے اللہ! تجھ کی راہ میں شہادت اور مرز طبر میں موت نصیب فرما، مصنف فرماتے ہیں کہ جس شخص کی یہ آرزو ہو کہ اگر چہ بخارا اور دوسرے نوبت ہو جائے شہید کا درجہ پائے گا۔

شہداء گواہ از مردگان در دل میپندارای سخن
اند در جنات چو دل زندگان بخورند شربت ہم شمر

باب چہل و یکم در بیان اسباب بنوائی و تدبیری فی کون

اسباب فقر و مدبری چل چیر تو میداں یقیں
مسطور میں اندر کتب راوی است جعفر معتبر
طعمے مخور باشی جنب آبے مخور از نایزہ
ہم دور کن از خویشتن آوند ہائے منکسر
بوشے مکن ہم برہنہ جاروب در شہمازن
مگذار ہم آوند در جاناں من بکشاہ سر
تھے زن بگیر دنام شوی نے شوی گیر دنام زن
نے نام مادر نے پدر خوانند دختر پاپسر
طعمے مخور ہم بے ادب نے بد دعا فرزند را
پر کالہ باشد نانہا آں راز در ویشاں محسر

وہ اہل بیسوال باب بیسویں کا داری
تیرکی کی بددستی سے بیکل غفلت چل چالیس،
مستور لکھا ہوا ترقی روایت کرنے والے
جعفر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ
عنه عنہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اپنے ابا کرام کے واسطے سے
بی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسباب
فقہ روایت کیے ہیں اگرچہ انہوں نے یہ
عصاحت نہیں کی کہ وہ اسباب حق چالیس
ہیں تاہم انہوں نے چالیس ہی بیان کئے
ہیں بہتر ہے کہ کسی حدیث کی تفسیر دینی جائے
بلکہ شریعت مبارکہ کے کسی بھی ادب کا ترک
اور مکرر کا ان کتاب فقہ کا سبب ۱۲ شرح
کے جناب جس پر غل و غلطی واجب ہوگا کہ وہی
از غفلت ہی اپنے آپ سے آؤند یا برق جمع
آؤند منکر سے ابراہیم بول چیشا بہتر
نگاہ کا ادب جعادت مزین دانا، نہ بغیر،
مگر اگر دیکھو آؤند ترقی کتاہ نہ ہو چاہے
بغیر دف جس طرح بالکل برہنہ ہو کر چشما
کہ نامزد ہے اس طرح کھڑے ہو کر چشما
کہ نامزد ہے اس طرح کھڑے ہو کر چشما
شورہ کا وزن پندرہ باب دفتر لکی پسر
لاکاف ہر دو دن ایک دوسرے کا نام
ہیں آداب زندگی اور حسن معاشرت سے ہے
کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا، جس طرح والدین
اور اہل اہل کو اس کے لکھنا ناموس ہے کی
طرح شاگرد استاد کا اور مرید مرشد کا نام
نہ لکھ کر لکھ کر لکھنا ناموس ہے کی
طرح شاگرد استاد کا اور مرید مرشد کا نام
دینا، لوگوں پر لعنت ہے، فقیروں اور
بھلاہوں سے روٹی کے ٹکڑے خریدنا
موجب فقر ہے۔

قائم نوشی جان من شلوار را در میچگه
 شسته میند دستار هم گوشه نگیری از بشتر
 در خشک موشانه مکن استاده باشی هم مکن
 شاه شکسته خویش شود از دے مکن کلی حذر
 مقرر موار شرمگاه مستان گبی جانان من
 هم موئے را بر شرمگاه از چل ندائی بیشتر
 در پیش پیراں هم مرد بر آستانه هم مشیں
 تحلیل دندان هم مکن هر چونکه باشد از سحر
 وقتے نسوزی پوستے از سیر خوابی از بلبل
 پچوں عنکبوتے بنگری از خانه کن بیرون در
 زندہ پس مغن نے در نمازے کاہلی
 با کذب ہم عادت مکن نے در فرجے کن نظر

فوق پر طبع خرمکہ اور جن کو جانے تو اسے دیا جائے زندہ چھوڑنا انسان اور رزق کی کلاسیک احکام میں کون کا مارنا منع ہے، غناز مستحق ہے
 ادا کرنی چاہیے، منافقین کے مشتق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (۱) اذا قاتلوا فی الصلوٰۃ فاما الی الصلوٰۃ قاتلوا کما یقاتلوا فی سائر الاحوال
 میں تو مستحق ہے کہ شہید ہوتے ہیں، چھوڑ دینی جائز ہے (۲) کسی کی دہریاں ہوں انہیں قاتل کرنے کے لئے (۳) دشمنوں میں صلح کرنے کے
 لئے (۴) میلان جنگ میں جی چاہی کے طور پر، حدیث خریف میں خود کو قاتل اللہ کو حکم ہے کہ زندہ اور مرد کی رائی دیکھو، ای شرکاء میں ملکر اور جو سب لسان ہے

وقتی کہ شوی دست و رو خشک کن بادامی
 پوشیده دوزی جامه پوئ مد برشوی جان پد
 پوئ تو گزاری فجر را ز دس میا مسجد برو
 گردی بفاقه مبتلا آید به پیش صد ضرر
 خوابی کنی در صبحم ادا آید پیش تو
 با کار دس ناخن میبرن هم بدن را لیس
 تخم شکافی خربزه صد فاقه آید پیش تو
 سوگند خوری راست پوئ روزیت گردد تنگتر
 در نفقه تنگی هم کن فرزند اهل خویش را
 دست نه شسته پوئ خوری بر دزد تو مال
 کاسه و صحنک زود شو پوئ تو خوری طعمی درو
 شیطان بریند پوئ همی لیسد و ا جان پد
 جنگی خصومت گفتگو در خانه کردن روز و شب
 از تو گر یزد رزق تو هرگز نیاید پیش در

۱۔ شئی کو دھوئے میز و ماحر حاضر فعل مصادر از مشتق دامن گیر ہے کہ کارہ پوشیدہ پہنا ہوا دوزی تو سے از
 دامن سینا تہر بوجت (ف) ہاتھ اور سر دھو کر دمال یا تو سے خشک کرنے یا پیش کرتے یا تہر بندے کہنا ہے سے
 نہیں مای طرح اگر ضرورت ہو تو کہنا تاکہ کسی جگہ سے گزری تو ادا کرے ہر قسم کی نماز و روزہ جیسا تمنا کرتی ہو کہ اگر نقصان
 (ف) بخر کے بعد چاہیے کہ کسی جگہ کو بیچ طرح
 ہونے تک بچھا ہے اور اگر ضرورت ہو تو ب
 سے تھکے باہر نکلے مگر صبح کے وقت
 اور بارہ بجتی، بے بکری کا روزہ جہری، چاقو،
 (ف) حدیث شریف میں ہے قوم العیوب
 یعنی السہر متی صبح کا سونا زرق کر دینا
 ہے، ناخن چھری چاقو یا دانوں سے د
 کاٹنے جائیں شقی یا ناخن تراش سے کاٹنے
 یا ایسے جگہ کو بیچ خشکی کو بچھا کرے
 جیسے خرزہ خرزہ کو گندہ شربت کی
 گندہ بہت تنگ (ف) غرض علاج کے
 غیر خرزہ کے جھکے جیسے نہ چاہئیں
 زیادہ نہیں بھی زکائی جائیں اگر کسی کی
 باعث لغز میں ہے نفقہ خرچ کر دینا
 اہل خویش کو دالے، بیوی بچے نسبت دھوا
 ہو (ف) اگر کویش ہو تو اہل و عیال کے
 اخراجات میں شئی دینی چاہیے، کھانے سے
 پیلے اور دھوا ہاتھ دھونا اور کپ کرنا سنت
 ہے اس کا ترک موجب فتنہ ہے کاتہ
 پیار صحتک بڑی پلیٹ خود و عیال
 حاضر فعل امر از مشتق لیست جانا ہے
 دینا اس کو شہر حکومت لڑائی، اگر بڑھکا
 ہے (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے
 اہل و عیال کو اسے اللہ نے کہ بیوی کو ازار
 ہے اسے ملزم ہونا چاہیے کہ میں خدا کی
 قیامت کے دن اس کا دشمن ہوں گا اس
 لیے اپنے اہل و عیال کے ساتھ پیار و
 اختیار کرنی چاہیے نہ بہت زیادہ نرمی
 بہتر ہے اور نہ ہی بہت زیادہ سختی۔

لے کل جالیس بڑکس کھڑے محتاج حاجت مند کے بھی صدقہ گھر سوچو بہت نفع لے لے بات چل آدم یا لیسواں باب
... تو مرقیہ مالدار کی تھ ثروت مالدار کی جھکی تمام بھوٹی مورتی نہیں کچھ خزانہ کے دائم ہمیشہ گداری نوادہ کرے چاشت پر غار
ایک مردن گورنے سے نصف المہار دیکھ رہی جاتی ہے کم از کم چار رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت جب تک کہ ایک دو

ہر چہل کہ گفتگو ترا بنویس اندر جان و دل
محتاج نے گردی گہے ہر روز یابی صد گہر

باب چہل دوم در بیان تو نگر میگوید

اسب ثروت جھکی نی چیز دانی بیشکے
گر تو کنی آن چیز مانگے بیانی بیشتر
دائم گداری چاشت را ترکش نہ گیری بیچکے
روزہ بداری بیض را باشی بخسانہ یا سفر
پوشہ خیر نی صمد ہرگز نخسی آن نماں
تسبیح گوئی ذکر ہم غفران بخوابی ہر محسّر
فکر خدا گوہر زمان مصحف بخرا از مال خود
میخراکماں تازی ہمیں خدمت مکن مادر پدر
سورہ جمعہ شبہا بخواں منزل روز و شب
دائم بخوانی واقعہ از بعد مغرب خوب تر

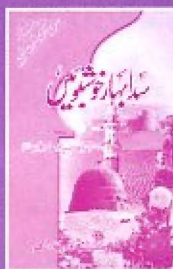
نیزہ بلند ہو تو در رکعت نماز اشراق رہی
جانی سے حرکت نہ کری تو اسے دھجھوڑے
بیوقوفی ہرید کی تیرہ ہرودہ اند بندہ کے
روئے، ان دھن کی راتیں خوب روش
ہوتی ہیں دف نماز چاشت اودا یا مچھ
کے روزوں کو لواب بہت ہے اور ہوتی
خیر و برکت ہے پیچیدہ ہمیشہ خیر تو اظہ
مستحکم مچ کے وقت خیر تو در سبک جان
کہنا غفران مغفرت گفتگو تر ہو رہی
(دف) دن رات میں کم از کم ستر بار نماز
چاہیے، سوچی کی دعا مقبول ہے سورت
تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ اس وقت
ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ
میں قبول کروں کیا کوئی مغفرت طلب کرنے
والا ہے کہ اسے بخش دوں، حدیث میں یہ
استغفار فرمائیے کہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ
العظیم لا الہ الا ہوا الی القیوم
والتوب الیہ تو جس نے اسے گناہوں کے
گناہ سمنہ کی معاف کے بار بھی بول تو
بخش دے گا جس کے لئے نہ مصحف قرآن
پاک پھر اور پھر قرآن پکارتا ہوا عربی کلام
(دف) اللہ تعالیٰ کا شکر نعمت کی زیادتی کا
موجب ہے ارشاد رہا ہے نہ لہ شکرت
لا من ینفکک، قرآن پاک کا گھر میں
رکنا باعث برکت ہے اور اس کا قریہ
ہے کہ تلاوت کی جائے، ہر کماں اپنے
پاس رکھنا سنت ہے اور جہاد کی تیاری کا
والہی اگرچہ غیر مسلم بول بھی ان کی
خدمت کرنی چاہیے و کما جہاد کی

الدنیا معہ و فی الدنیا ان کے ساتھ اچھی طرح زندگی گزارو (ترجمہ) رات کو سورہ جمعہ، دن رات میں کسی وقت
سورہ مزمل اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ پڑھنی چاہیے باعث خیر و برکت ہے (دف) یہ ترتیب کتب مشائخ میں بھی ہوئی
ہے ۱۲ شرح۔

کے نقش پا پر نابینہ جموات تبرکات (دف) سولہویں باب میں گزرا ہے کہ روزہ اور بھادو یا سرخ مینا چاہے سیاہ ہونے سے علم و
اندہ آگے، ناخن کاٹنے کے لئے جمہر کا دن بہتر ہے حدیث شریف میں ہے جمہر کے دن ناخن کاٹو یا کمر قصیں اٹھا لیں گی ۱۲
شرع کے پیش کو پہنچے غلام انگوٹھی عقیق مشہور ہے خوب نابینا برے عارف، حدیث شریف میں ہے عقیق کی انگوٹھی پہنو کروہ بارک ہے نابینا اگر
راہنما یا چاہے تو اسکا آئندہ بکڑ کر اسے مقصد
ملک پہنچا تا چاہے بھی باعث برکت ہے شیخ
لے حدیث وعدہ عقیق کوڑا مارا تو بھادو
(دف) ارشاد رہا ہے اور خباب العقود
وعدہ لہا کہ حدیث شریف میں وعدہ
خلائی کوٹنا نفوں کی علامتوں میں شمار کیا
گیا ہے، مسجد کی صفائی، اس میں چراغ
جلا نا، نصف چھانا، اسٹنہ کے لیے دھوئے
مست کرنا باعث برکت ہے کھٹکھٹا سدا
عاقل و بالغ آزاد پر عمر میں ایک دفعہ حج کرنا
فرض ہے شریک اس کے پاس آمد و رفت
کی سہولت، کھلے پینے اور در حضور و رات
کے اخراجات بول اندھا کسی تک اہل خیال
کا توجہ بھی دے سکے حضور سید کوئی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اہم ترین واجبات میں
سے ہے حدیث شریف میں ہے منیٰ میں اہل
قبروں و جنت لے شفا عتی جس
میرے وعدہ اللہ کی زیارت کی میری شفاعت
اسے دے واجب ہوگی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو
النیوۃ الوضیۃ از امام احمد رضا بریلوی د
جوامع البیان از مولانا شاہ نعم علی خاں قسری
تجارت کی بنا دیکھو یہ بھی چاہیے شرح سے معلوم
ہوتا ہے کہ شران کے نسو میں صدقہ پہنچے تجارت
کے دہائی مدد لیا چاہیے کہ باعث خیر و برکت
ہے کہ مسند کبریٰ (ترجمہ) حدیث شریف
میں ہے جس طرح میرے پاس کھڑے ملاقات نہیں
ہیں، میری بھی بارگاہ جانور سے سنت کم اور فائدہ
زیادہ کہ غاصد خاص طور پر ارادہ بدھ عاشورہ
دس محرم پھر کیا احتیاج کی کم زیادہ دف غسل

نورہ چو پوشی نقش پا باید کہ پوشی زرد را
ناخن چو خوابی گر بری در روز پنجشنبہ ہر
چو توب پوشی خاتمے پوش از حقیقی ای ن من
محبوب خواہ دست تو دستے بدہ مقصد ہر
عہدے کے کہ بنی باکے نقش مکن اسجان من
جاروب در مسجد بن مالے بیانی بیشتر
حجے بکن از بہر حق می کن زیارت مصطفی
اندر تجارت صدق را کن پیشوا و رہبر
در خانہ داری سرکہ را خالی مکن خسانہ ازو
برکت چو خوابی مال را رو گو سفندے نو و خر
غسل جمعہ دائم مکن خاصہ کہ غسل الربیع
در روز عاشورہ پیر اضعا ف ایام دگر
امیر جو گندم بکم انگہ ازال نا لے پسز
غلہ کہ داری کیل کن از وزن کن کتی حلد

کسی بھی جمعہ نہیں مکن جو کہ روز نشاندہ مع کے دن باعث برکت ہے، غسل میری اور عذر و ذکا کھٹے نہیں کہ وہ سال میں ایک وقت عاشورہ
دن و صحت دن کا بیان باب میں گزرا ہے بشہ آئینہ آئیں میں پھر دیکھیں، ہمارے چاندن و دن وقت، چونکہ ایسا کوام معلوم اسلام الشریعہ
تبادل فرماتے ہیں اسلئے کہ ہم میں جو طریقہ ہے، میں شریعت میں تمام طریقے کی ہیں اس لیے ان کے لئے سے اعتبار کرنا چاہیے۔



مکتابہ قادریہ لاہور

Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193